یاری

تحریر :انوشے احمد

یہ منظر تھا کراچی کی مشہور یونیورسٹی کا جہاں کچھ طالب علم اپنی منزل (کلاسس) کی طرف رواں دواں تھے اور کچھ گارڈن میں بیٹھے جوان نبا نبئ کبھی نا بچھڑنے کا چونا نمبر 3 لگا رہے تھے ایک دوسرے کو تو کچھ سائیکالوجی کے سٹوڈنٹ اس دن کو کوس رہے تھے جب ان لوگوں نے سائیکالوجی پڑھنے اور لوگوں کی نفسیات کا جائزہ لینے کا عظم کرتے

اپنی نفسیات کو قابل علاج بنا دیا تھا تو کچھ زولوجی باٹنی کے سٹوڈینٹ مینڈک کی آنتوں کے ساتھ محبت سے کھیلنے کے لیے بے چین ہو رہے تھے تو کچھ کبوتر کو گنجا کرنے کے لیے بے تاب تھے ان پیاروں کی شکل دیکھتے ہی جانوروں کی قوم کو اپنی موت کے فرشتے نظر آنے لگ جاتے تھے تو کچھ نالائق سٹوڈینٹ رٹا مار رہے تھے تو کچھ سمجھدار طالب علم جسٹ لائیک یور رائیٹر گوگل پر سرچ کر کے کوئیز کے جواب دے رہے تھے ہاؤ انٹیلیجنٹ (آئی ایم) --- یہ کراچی کی نامور یونیورسٹی تھی جس نے کراچی کے طالب علموں میں اپنا خوف قائم کیا ہوا تھا تمام اساتذہ جہاں پڑھائی کے معاملے میں سخت تھے تو اپنے سٹوڈنٹس کے لیے والدین کی سی شفقت رکھتے تھے جبکہ ہاں سٹوڈنٹ بغیرتی میں اعلی تھے جو استاتذہ سے بھی فلرٹ کرنے سے باز نہیں آتے تھے

سب ڈپارٹمنٹ اعلیٰ درجے پر فائز تھے تعلیم کے ساتھ ساتھ یہاں طالب علموں کو ان کے ہنر اور اسپیشلٹی سے بھی آگاہ کرایا جاتا تھا اور ان تمام ڈپارٹمنٹ سے ہٹ کر BS (کامرس) کا ڈپارٹمنٹ بھی تھا جہاں ایک گروپ اپنی دوستی کے نام سے مشہور تھا سات طالب علموں پر مشتمل یہ گروپ دوستی کی اپنی مثال آپ تھا یہ ان لوگوں کا آخری سال تھا جسے سوچتے سب افسردہ تھے یہاں تک کہ وہاں کی وائس چانسلر میم بھی البتہ وہ اس آخری سال کے بعد بھی اپنی پڑھائی جاری رکھ سکتے تھے اور ان ساتوں نے یہ تہیہ بھی کیا تھا مگر یہ تو آگے چل کر پتا لگنا تھا وہ گریجویشن کے بعد کرنے کیا والے تھے ۔

"کس کی موت کا سوگ منا رہا ہے" یہ آواز زوہان کی تھی صاف رنگت بھوری آنکھیں سیاہ بال بلیک جینز اور نیوی بلیو ٹی شرٹ میں ملبوس وہ سادہ سا مگر بے حد خوبصورت لڑکا تھا ارشد مئیو کا بھانجا جو خود چیخ چیخ کر یہ بات بتاتا تھا کہ سنو میں ارشد مئیو کا بھانجا ہوں مجھے چھیڑا تو چھیڑنے کے لائق نہیں بچو گے ڈی ایس پی ارشد مئیو کا بھانجا --

"زوہان ھدی تجھے پسند کرتی ہے" عبداللہ (شپاٹر) نے گردن گھمائے زوہان کو دیکھتے ہوئے اپنی بات کہی جو ابھی کولڈڈرنک منہ سے لگا چکا تھا زوہان کے منہ سے پھوار نکلی زوہان کرنٹ کھا کر عبداللہ کو دیکھنے لگا ہاتھ میں پکڑی کولڈڈرنگ ٹیبل پر رکھی گئی ۔

"شپاٹر تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے وہ بھوتنی--" زوہان نے سفید رنگت ، کالی آنکھوں اور مغرور نین نقوش کے مالک عبداللہ کو دیکھتے بوکھلاتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی اور بے ساختہ جھرجھری لی -

"دیکھ وہ تجھے ہی دیکھ رہی ہے " عبداللہ کینٹین میں داخل ہوتی ھدی کو دیکھتے گویا ہوا لان کے سادہ پیرٹ گرین سوٹ میں گلے میں شفون کا پرنٹ ڈوپٹا لیے وہ یونیورسٹی کی بے حد خوبصورت لڑکیوں میں سے ایک تھی اور ان کے بیج کی تو شاید واحد خوبصورت لڑکی --

"تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو کلاس نہیں لینی ؟ " ھدی زوہان اور عبداللہ کے ٹیبل پر کرسی کھینچ کر بیٹھتی ہوئی بولی ساتھ ہی اس نے جوس کا آرڈر دیا ۔

"ھدی تم زوہان کو پسند کرتی ہو نا " عبداللہ نے فٹا فٹ اپنے دل کی بات پوچھی ھدا نے ایک نظر عبداللہ کو دیکھنے کے بعد زوہان کو ایسے دیکھا جیسے اس کا معائنہ کر رہی ہو اور پھر وہ ایسے ہنسی کہ اس کے سفید گال سرخ ہو گئے ۔

"میں سیریس ہو " عبداللہ ائیبرو ریز کرتا بولا ۔

''میرا دماغ خراب ہے جو اس لنگور کو پسند کروگی '' ھدی ہنسی بامشکل کنٹرول کرتی بولی ۔

''میرا دماغ تو جیسے جل چکا ہے جو اس بھوتنی نمبر ون کو گھاس ڈالوں گا'' زوہان اپنی بے عزتی پر دانت پیستا ہوا بولا ۔

''اور تمہارے گھاس ڈالنے کا تو جیسے میں انتظار کر رہی ہو '' ھدی ناک سے مکھی اڑاتی ہوئی بولی ۔

''کیا پتا '' زوہان نے کندھے اچکائے۔

"تم سے اچھا میں عبداللہ کو پسند کر لو" ھدی جل کر بولی عبداللہ کی آنکھیں چمکیں ۔

"کیا ہو رہا ہے ؟ " یہ آواز ولید خانزادہ کی تھی جو سٹوڈینٹ کیمپ سے فارغ ہوتا بلیو جینز اور بلیک شرٹ میں کف فولڈ کیے ھدی کے برابر آکر بیٹھا تھا وہ اس یونیورسٹی کا ہینڈسم بوائے تھا اور اسی نام سے مشہور تھا کرسٹل نیلی آنکھوں کا مالک نفاست پسند ولید خانزادہ ۔

"کلاس شروع ہونے والی ہے میں تم لوگوں کو کب سے ڈھونڈ رہی تھی" یہ آواز مہرین ظفر کی تھی جو میتھ میں نالائق ہونے کے باوجود

کامرس کی سٹوڈینٹ تھی یہ شرف بھی مہرین کو اس کے رٹا مارنے کی سپیڈ نے بخشا تھا وہ بے حد پرکشش سانولی سی مگر دلکش نین نقوش کی مالک لڑکی تھی اسے دیکھتے کوئی کہ ہی نہیں سکتا تھا کہ سانولے رنگ سے عشق ممکن نہیں ۔

"میں بھی کلاس لینے کے لیے آنے والا تھا مگر یہ ھدی بھی نا کیا ضرورت تھی یار مجھے پرپوز کرنے کی -- تمہیں پتا ہے مجھ پر کتنی لڑکیاں مرتی ہے جب میں انھیں گھاس نہیں ڈالتا تو تمہارا چانس ناممکن ہے " عبداللہ کولڈڈرنگ پیتے ہوئے اطمینان سے بولا جبکہ عبداللہ کی بات پر ھدی کا حیرت سے منہ کھلا تو زوہان نے اسے گھورا جبکہ ولید نے اپنی ائیبرو ریز کی تو مہرین کی آنکھیں پھیلیں ۔

"ھدی تم نے عبداللہ کو پرپوز کیا ؟" مہرین نے صدمے سے پوچھا جبکہ مہرین کی بات پر عبداللہ نے کالی آنکھیں جھپکاتے سر اثبات میں زور و شور سے ہلایا ۔

"مہرین -- تم " ھدی عبداللہ کی منحوس معصومیت پر اسے گھورتی ہوئی مہرین کو دیکھنے لگی جو اسے ہی صدمے سے دیکھ رہی تھی شاید اپنی صفائی میں کچھ کہتی مگر ۔

"مہرین تم بھی کیا مجھے پسند کرتی ہو جو اس طرح صدمے میں ہو " عبداللہ نے سنجیدگی سے پوچھا ۔

"یکھ -- میں میتھ میں کمزور ہو آنکھیں میری اب بھی ٹھیک ہے الحمدللہ -- تمھیں پسند کریں یہ آنکھیں اس سے پہلے انھیں ڈونیٹ نا کر دوں" مہرین عبداللہ کی بات پر منہ بگاڑتے ہوئے بولی ۔

"بس کرو مہرین ظفر مجھے پتا ہے تم مجھ سے محبت کرتی ہو" عبداللہ نے مہرین کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا زوہان نے عبداللہ کو گھورا جس کا عبداللہ نے کوئی نوٹس نہیں لیا ۔

"عبداللہ تم یہ بات بولنے سے پہلے ایک دفعہ آئینہ تو دیکھ لیتے" مہرین نے دوبدوک کہا ۔

''صبح دیکھا تھا '' عبداللہ نے اتراتے ہوئے کہا ۔

''تو کتنی دفعہ منہ دھویا پھر ؟'' مہرین نے زہر اگلا زوہان اور ولید کا قہقہہ چھوٹا عبداللہ نے انھیں گھورا ۔

''واہ دل خوش کر دیا میری دوست '' ھدی نے مہرین کو ہائے فائے کرتے کہا ۔

''تم شرم کرو ابھی کہ رہی تھی عبداللہ کو پسند کرتی ہو اور ابھی بنا تھالی کا بینگن بن گئی '' عبداللہ لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ ٹکائے بولا ۔

''بیگن؟ تمہیں میں بیگن کہا سے لگتی ہو ؟ '' ھدی نے آنکھیں دیکھاتے پوچھا ۔

''اوہ سوری ۔۔ تم تو آج کچی بھنڈی بنی ہوئی ہو '' عبداللہ ھدی کے کپڑوں پر غور کرتا سوچتے ہوئے بولا۔

"ولید تم دیکھ رہے ہو نا اسے مجھے بھنڈی بول رہا ہے " ھدی نے ولید کے کشادہ بازو پر ہاتھ رکھتے روہانسی ہوتے ہوئے بولا۔

"شپاٹر " ولید نے پُرزور عبداللہ کا نک نیم لیتے کہا عبداللہ کے سات دوست اور زیادہ تر لڑکے عبداللہ کو شپاٹر ہی کہتے تھے جس کی وجہ عبداللہ کا کہی بھی کسی بھی وقت بنا ماچس کے آگ لگا دینا تھا۔

"دوست دوست نا رہا پیار پیار نا رہا زندگی ہمیں تیرا اعتبار نا رہا ۔۔ اعتبار نا رہا " عبداللہ ولید کو دیکھتے پھر ھدی کو دیکھتے واپس کرسی پر بیٹھتے زوہان کے کندھے پر سر ٹکاتا ہوا گنگنایا۔

"ولید یہ تم لوگوں کا دوست کم سٹار پلس کا ڈرامہ زیادہ ہے" مہرین عبداللہ کی ایکٹنگ پر تمسخرانہ انداز میں بولتی فرائز منہ میں ڈال گئی۔

"تم جلتی ہو ہماری دوستی سے -- مہرین ظفر" عبداللہ زوہان کے کندھے سے سر ہٹاتا مہرین کو دیکھتا زوہان کی ایک زور دار کس لیتے ہوئے بولا۔

"یہ تو کسی دن ضائع ہو جائے گا مجھ سے ارشد مئیو کے بھانجے کی عزت پر ہاتھ مار رہا ہے" زوہان اپنا گال رگڑتا ہوا بولا۔

''میں تو پیار کر رہا تھا یار تو بار بار مامے کی دھمکی کیوں دیتا ہے مجھے ''

عبداللہ بدمزہ ہوتا بولا آنکھوں کے پردے پر ہٹے کٹے پہلوان ڈی ایس پی ارشد مئیو کا ہیولہ لہرایا تھا لیکن ارشد مئیو صاحب عبداللہ کو کچھ کہتے ہی نہیں تھے ۔

''میں عورت ہو جسے تو پیار کر رہا ہے بدتمیز انسان '' زوہان نے منہ بناتے عبداللہ کو خود سے دور جھٹکتے کہا زوہان کی نظر سامنے سے آتے نیلوی ویڈ کپل پر گئی ۔

''ایک دفعہ پھر مبارک بات ۔۔نکاح مبارک ہو '' زوہان نے حمدان اور علیشے کو دیکھتے ہوئے باآواز بلند کہا علیشے اور حمدان چچا زاد کزنز تھے ان

کی بات بچپن سے ہی پکی تھی علیشے حمدان کے چچا کی بیٹی تھی تو حمدان علیشے کے تایا کا بیٹا تھا علیشے بچپن سے ہی حمدان سے محبت کرتی تھی مگر حمدان محبت کے لفظ سے ہی غافل تھا محبت لفظ استعمال بھی کرتا تو اپنی ٹیچرز کے ساتھ فلرٹنگ میں -- ان دونوں کا کل ہی تازہ تازہ نکاح ہوا تھا جس پر حمدان نے پُرزور احتجاج کیا مگر اپنے باپ کے bata کے جوتے کے ڈر سے خود کو سمجھا ہی لیے بس تین بار قبول ہے تو کہنا تھا ۔

زوہان کی بات پر حمدان نے آنکھیں گھوماتے ہوئے ولید کے برابر میں سیٹ سنبھالی بلیو جینز اور ڈارک براؤن شرٹ میں حمدان ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا تو علیشے جو گولو مولو سی سفید رنگت پر بلیک + براؤن

خوبصورت آنکھوں کو چشمے سے ڈھانپنے ہوئے تھی ہاتھوں میں مہندی لگائے پنک کلر کے سلوار سوٹ میں سر پر اچھے سے ڈوپٹہ لیے بے حد پیاری لگ رہی تھی وہ قد میں حمدان کے سینے تک آتی تھی ۔

''نئی نویلی دلہن '' ھدی اور مہرین نے علیشے کو چھیڑا جو مسکراتی گلابی پڑتے گالوں سے درست چشمہ پھر درست کر گئی ۔

''ہاں تو دلہا میاں نکاح کے دوسرے دن یونیورسٹی کون آتا ہے ؟'' زوہان اور ولید نے ہم آواز پوچھا ۔

"غازی حمدان خان "تین حرفی جواب موصول ہوا ۔

"علیشے حمدان خان بھی " عبداللہ نے بات مکمل کی جبکہ عبداللہ کی بات پر علیشے مسکرائی ۔

"وہ بھی میری وجہ سے ورنہ ابھی گھر میں بیٹھ کر برتن دھو رہی ہوتی" حمدان نے احسان جتایا جبکہ حمدان کی بات پر علیشے نے ناک چڑھائی اور ہننہ کرتے رخ پھیرا ۔

"یہ کیا سین ہے ؟" ھدی نے دلچسپی سے پوچھا ۔

"کچھ نہیں اسے عادت ہے بڑھا چڑھا کر بات کرنے کی" علیشے بولی ۔

"تمیز سے بات کرو سنا نہیں پھپھی نے کیا کہا تھا میں تمہارے سر کا تاج ہو" حمدان نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ لیے کہا جب سے وہ پھپھی کا داماد بنا تھا اس کے نخرے ساتوئے آسمان پر تھے وجہ پھپھی کا لاڈ پیار زیادہ بڑھ جانا تھا جبکہ علیشے تو اپنی ماں کو سوتیلی ماں بنتا دیکھ کلس کر ہی رہ گئی ۔

"اور میں اس سو کلو کے تاج کو سر پر سجانے سے زیادہ تابوت کی زینت بنانا پسند کروگی" علیشے دو بدوک بولی ۔

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے ڈوریمون " حمدان علیشے کے ہیلدی ہونے پر چوٹ کرتا بولا علیشے نے سرخ ناک سے حمدان کو دیکھا ۔

"شرم کر بیوی ہے تیری " زوہان نے حمدان کو شرم دلانی چاہی ۔

"ہننہ اٹھارہ گھنٹے کی بیوی " حمدان نے جل کر کہا ۔

"اتنی ہی تکلیف تھی تو منع کر دیتے نکاح سے میں نے گن پوائنٹ پر قبول ہے نہیں بلوایا تھا" علیشے ہاتھ میں تھامی پریزنٹیشن ٹیبل پر غصے سے رکھتی ہوئی بولی۔

"تاکہ تمہارا جلالی سسر bata کے جوتے سے مجھے جنت کی سیر کروا دیتا" حمدان ٹیبل پر ہاتھ مارتا غرایا۔

"زبان کو لگام دو غازی کے بچے میرے سسر کے بارے میں کچھ کہا تو منہ نوچ لو گی تمہارا سانڈ کہی کے" علیشے یک دم ٹیبل سے فوک اٹھاتی حمدان کے گلے کے قریب کرتی بولی حمدان کی سٹی پٹی گل ہوئی

وہ کبھی فوک کو دیکھے تو کبھی علیشے کو جو دوسرے ہاتھ سے بار بار چشمہ ٹھیک کرتی حمدان کو ہی گھور رہی تھی ۔

"او باجی کیا کر رہا ہے تم " دفعتا کینڈرین والے انکل کا بیٹا علیشے کی سمت بڑھتا اپنے کندھے پر رکھے رومال سے پسینہ صاف کرتا بولا ۔

"لالہ تم پیچھے ہو جاؤ ۔۔ اس سانڈ نے میرے سسر کو جلالی بولا آج میں اس کا خون کر دوں گی " علیشے حمدان کے گلے کی خوبصورت ہڈی کے قریب چاکو کرتی بولی کوئی کہ سکتا تھا اس لڑکی کی کا کل اپنے بچپن کی محبت سے نکاح ہوا تھا ؟۔۔اور آج یہ لڑکی اپنے شوہر کی گردن کو کاٹنے کے در پہ تھی ۔

"باجی وہ تو ٹھیک ہے مگر اس سے کچھ نہیں ہوگا یہ چھری لو" لالہ نے علیشے کے سامنے چھری کرتے کہا ۔

"اوہ تھینک یوں لالہ " علیشے نے چھری تھامتے کہا حمدان کا حیرت کے مارے منہ کھل گیا جبکہ مہرین ، ھدی ، زوہان ، ولید اور عبداللہ سٹوڈینٹ سے بھری کینڈین سمیت یہ منظر دلچسپی سے دیکھ رہے تھے ۔

''علیشے میں تمہارا شوہر ہو'' حمدان نے کھائی سے آتی آواز میں کہا۔

''نہیں نہیں حمدان تم میرے سر کے سو کلو کے تاج ہو'' علیشے طنز کرتی ہوئی بولی۔

''باجی اتنا دیر کیوں لگا رہا ہے تم اتنی دیر میں تو ہم چار پیاز کاٹ ڈالے'' لالہ نے بے زاریت سے کہا۔

''میرا گلا ہے پیاز نہیں کٹ گیا تو لالہ تو چکی پیسے گا جیل میں''حمدان نے تھوک نگلتے چھری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم کیوں پیسے گا گلا تو باجی کاٹے گا انشاء اللہ " لالہ نے مسکراتے ہوئے کہا حمدان نے گھبرائی ہوئی آنکھوں سے علیشے کو دیکھا ۔

"اٹھارہ گھنٹوں کی دلہن بیوہ ہو جاؤ گی موٹی " حمدان نے علیشے کو ڈرایا ۔

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے سانڈ غازی " علیشے غصے سے بولی ۔

"یار لالہ تیری کیا دشمنی ہے حمدان سے جو تو اسے قتل کرنے پر باضد ہے ؟ " زوہان نے لالہ کے گلے میں ہاتھ ڈالتے دلچسپی سے پوچھا جبکہ لالہ نے ایک آہ بھرتے حمدان کو غصے سے دیکھا حمدان نے منہ بسورا ۔

"کیا بتاؤ زوہان بھائی اس آدمی نے میرا بچپن کا پیار چھین لیا مجھ سے " لالہ نے دل پر ہاتھ رکھتے مسلتے ہوئے کہا جبکہ لالہ کی بات پر پوری کینٹین نے لالہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا کم گھورا زیادہ وہ سترہ سال کا بچہ کس بچپن کے پیار کی بات کر رہا تھا ۔

''بچپن کا پیار ؟ '' عبداللہ نے دوسری طرف سے لالہ کی گردن میں ہاتھ ڈالا ۔

''بے شرموں میرے گلے پر چھُری رکھی ہے اور تم دونوں کو اس کی دو دن پہلے کی پیار بھری کہانی سننی ہے ؟ '' حمدان نے زوہان اور عبداللہ کو شرم دلانی چاہی ۔

''چپ کر '' عبداللہ نے حمدان کو ڈپٹا ۔

''ہاں بول لالہ '' زوہان نے لالہ کو کہانی سنانے پر متوجہ کیا ۔

"ہاں تو یہ کہانی ہے میرا اور میرا غنچہ گل کا" لالہ نے دکھی ہوتے کینڈین کی چھت کو دیکھتے ہوئے فلیش بیک میں جانے کی کوشش کی جو کم از کم آج تو کسی صورت ممکن نا تھا ۔

"او فلیش بیک کے ہیرو سیدھا بول میرے پاس وقت نہیں زیادہ تیری بدولت " حمدان علیشے کے ہاتھ میں چھری کو دیکھتا سیخ پا ہوتا بولا ۔

"غنچہ گل کون ؟ " مہرین بھی دلچسپی سے پوچھنے لگی جبکہ ھدا ولید اور علیشے بھی اسی طرف متوجہ تھے ہاں مگر علیشے نے حمدان کے گلے پر چھری ہنوز رکھی ہوئی تھی ۔

''میرا بچپن کا پیار'' لالہ نے آہ بھرتے کہا۔

''پورا انڈے سے تو نکل باہر --۔ بچپن کا پیار ہننہ '' حمدان کو تپ چڑھی علیشے نے اسے گھورا حمدان نے منہ بسورتے چھری کو دیکھا جبکہ لالہ بھی بدمزہ ہوتا حمدان کو گھورنے لگا۔

''تم بولو لالہ '' ھدا نے بات پر توجہ دلائی۔

"غنچہ گل سے ہم محبت کرتا ہے اس کے لیے روز گلاب کا پھول لے کر جاتا تھا" لالہ نے کہا مہرین ھدا اور علیشے سمیت تمام لڑکیوں نے ہوٹنگ کرتے آہ بھری جبکہ ولید عبداللہ زوہان سمیت تمام لڑکوں نے دلچسپی سے لالہ کو دیکھا تو حمدان نے آنکھیں گھوماتے علیشے کی نظریں خود پر محسوس نا کرتے علیشے کے ہاتھ سے چھری لینی چاہی مگر علیشے نے فورا گردن گھمائے حمدان کو گھورا حمدان اپنے ارادے میں ناکام ہوتا بڑبڑایا "چار آنکھوں کی بھوتنی"

"تھا مطلب ؟" عبداللہ نے پوچھا۔

''ہاں تھا کیونکہ تمہارا اس خبیث دوست نے ہمارا محبت کو ہم سے جدا کر دیا'' لالہ نے پھر سرخ ہوتی ناک گال اور کان سے حمدان کو گھورتے ہوئے کہا۔

''غازی تمہیں شرم نہیں آئی'' علیشے نے دل پر ہاتھ رکھتے آنکھوں میں دو موتی لیے حمدان سے کہا حمدان نے بے زاریت میں نفی میں سر ہلایا علیشے کلس کر رہ گئی۔

''اسے کہاں شرم آتا باجی ۔۔ ہمارا محبت چھین لیا ہم سے ہم یاد کرتا غنچہ کو دن رات'' لالہ نے بھرائی آواز میں حمدان کو ہاتھوں سے

کوستے ہوئے کہا سب نے حمدان کو شرم دلانے والی نظروں سے دیکھا لیکن وہ غازی ہی کیا جسے شرم آجائے ۔

''اس کی کالی ناگن جیسی زلف اس کی موٹی موٹی آنکھیں پایل کی چھن چھن'' لالہ نے باقاعدہ ناک صاف کرتے کہا لالہ کی حالت پر ھدا اور مہرین بھی علیشے کے ساتھ بنا آواز کے رونے لگی ھدا نے اپنا ہاتھ ولید کے بازوں پر رکھتے ایک سسکی بھری ولید نے گردن گھمائے ھدا کو دیکھا جو سو سو کر رہی تھی ولید نے جبڑے بھینچے حمدان اور لالہ کو دیکھا ان دونوں کی وجہ سے اس کی ھدا رو رہی تھی جس کی آنکھوں میں وہ آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا ولید نے ٹشو باکس اٹھایا دینا تو وہ ھدا کو چاہتا تھا مگر سب سے پہلے ٹشو اس میں سے عبداللہ ، زوہان مہرین لالہ اور

علیشے نے اٹھائے اور بد قسمتی سے ٹیشو ختم ہوگئے کیونکہ کم ٹیشو تھے ولید نے ٹیبل پر ٹیشو باکس رکھتے اپنی پاکٹ سے رومال نکالتے ھدا کو دیا جس نے سو سو کرتے ولید سے رومال تھاما۔

"پانی دوں ؟" ولید نے محبت سے پوچھا حمدان کی نظر ولید پر ہی تھی ۔

"مجھے دے زم زم تو نہیں مگر اپنے قاتل کی کینٹین کا پانی ہی میرے آخری وقت میں لکھا ہے" حمدان نے کہا علیشے نے پھر اسے گھورا جبکہ ولید حمدان کی بات کو اگنور کرتا ھدا کے منع کرنے پر لالہ کی طرف متوجہ ہوا حمدان بڑبڑایا "پیار میں مجنو خانزادہ"۔

''لالہ آپ فکر نا کرے میں منا کر لاؤ گی آپ کی غنچہ گل کو'' علیشے نے لالہ کے بہتے آنسوؤں کو دیکھ کر کہا۔

''باجی تمہارا خشم نے ہمارا غنچہ گل کو بھگا دیا ہمارا زندگی سے'' لالہ آنکھوں پر باقاعدہ ہاتھ رکھتا رو دیا۔

''ہاں لالہ فکر نا کرو ہم سب منائے گے آپ کے لیے غنچہ گل کو'' عبداللہ نے بھی علیشے کا ساتھ دیتے کہا۔

"کیسے مناؤ گے ؟" حمدان نے دلچسپی سے پوچھا۔

"جیسے مناتے ہیں ہم بتائیں گے غنچہ کو کہ لالہ کتنی محبت کرتا ہے اس سے" زوہان نے جزباتی انداز میں جواب دیا۔

"وہ نہیں ملے گا۔۔ ہم نے بہت ڈھونڈا وہ ہمیں بھی نہیں ملا" لالہ نے سو سو کرتے ایک دفعہ پھر بھرائی آواز میں کہا۔

''ایسی کی تیسی جو کراچی میں کچھ گم جائے اور ارشد میئو کے ہوتے نا ملے -- میں ابھی ماموں کو وٹس ایپ کرتا ہو دیکھتا ہو غنچہ بھابھی کیسے نہیں ملتی '' زوہان ماتھے پہ بل ڈالے بولا اور موبائل نکالا ۔

''میرے جزباتی لال تصویر ہے تیرے پاس ؟ '' حمدان پیر چھلا کر اطمینان سے پوچھنے لگا جبکہ زوہان نے دانتوں میں زبان دباتے لالہ کو دیکھا ۔

''کیا سچ میں تمہارا ماموں ہماری غنچہ گل کو ڈھونڈ دے گا ؟ '' لالہ نے چمکتی آنکھوں سے پوچھا ۔

''لالہ میرے ماموں کو ہلکے میں نہیں لو۔۔ تصویر دو غنچہ گل کی بس پھر دیکھنا'' زوہان نے اتراتے ہوئے کہا لالہ زوہان کی بات پر مسکراتا اپنا موبائل لینے کے لیے بھاگا اور ٹوں ہوتے ہی زوہان کو تصویر موصول ہوئی جسے بنا دیکھے جزباتی زوہان نے اپنے ماموں کو نا صرف سینڈ کیا بلکہ وائس نوٹ میں سارا ماجرا بتاتے غنچہ کو ڈھونڈنے کا کہا۔

''یار حمدان مجھے تجھ سے یہ امید نہیں تھی کہ تو دو محبت کرنے والوں کو جدا کرے گا'' ولید نے حمدان کو دیکھتے افسوس سے کہا۔

''تم لوگوں نے کہانی ساری سن لی لیکن لالے کی جان سے یہ نہیں پوچھا کہ میں نے جدا کیسے کیا اس کی غنچہ گل۔۔ کو اس سے ''

حمدان دونوں ہاتھ سر کے پیچھے لے جاتا پیر پھیلا کر گل کو لمبا کھینچتا ہوا بولا ۔

"ہاں یہ تو بتا لالہ " عبداللہ دلچسپی سے بولا ۔

"اس نے ہمارا غنچہ گل کا رسی ۔۔" لالہ اپنی بات مکمل کرتا کہ زوہان کو اپنے ماموں کی کال ریسیو ہوئی زوہان کو لگا غنچہ گل مل گئی ہے اتنی جلدی پہلے وہ حیران ہوا لیکن پھر اتراتے ہوئے کال ریسیو ہی نہیں کی بلکہ سپیکر پر ڈالتا لالہ سمیت پوری سٹوڈینٹ کے مجمعے کو اپنے آئی فون کی جانب متوجہ کیا ۔

"اسلام و علیکم ماموں -- اتنی جلدی مل گئی بھابھی (غنچہ گل) ہماری

" زوہان بال سیٹ کرتا بولا جبکہ زوہان کے منہ سے بھابھی لفظ سنتا

لالہ کے ماتھے پر بل پڑے -

"بیٹا یہ تیری بھابھی بہت خوبصورت ہے غائب تو ہونا تھا اسے -- "

ارشد مئیو کی آواز سپیکر سے گونجی آواز میں غصہ تھا یہ شاید طنز تھا جسے

وہ لوگ سمجھ نہیں پائے -

"ماموں کیا کر رہے ہیں پٹھان کی محبت ہے اور آپ کو پتا غیرت کے

معاملے میں پٹھان کتنی گندی گالیاں دیتے (اب زوہان اپنے ماموں

سے عزت کے نام پٹھان کے ہاتھوں پیٹنے کی بات تو نہیں کر سکتا تھا

ورنہ کبھی اس کا ماموں اسے ہی مارنا شروع کر دیتا) اور کسی کی عزت پر نظر نہیں رکھتے ماموں" زوہان عقل مندی سے کام لیتے اپنے ماموں کو سمجھانے والے انداز میں بولا اور ساتھ ہی ساتھ لالہ کے کھلتے منہ کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے بند کروایا۔

"ڈنگر کی اولاد۔۔ یہ کس کے ڈنگر کی تصویر بھیجی ہے تو نے مجھے ۔۔ میں ڈی ایس پی ہو یا ڈنگر سیٹر۔۔ اور تو یونیورسٹی جا رہا ہے یا تبیلے میں ۔۔ یہ بھینس تیری بھابھی ہے ؟ " ارشد مئیو کی روعب دار آگ بگولا آواز کیفیٹیریا میں گونجی جبکہ زوہان کی آنکھیں پھیلی وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا تو ولید اور عبداللہ نے لالہ کو دیکھا جو کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے لڑاکا

عورتوں کی طرح ماتھے پر بل ڈالے زوہان کے آئی فون کو گھور رہا تھا تو حمدان کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔

"یہ تمہارا ماما میری غنچے گل کو ڈنگر بول رہا ہے" لالہ کو بے حد برا لگا جبکہ زوہان نے فورا سپیکر بند کرتے فون کان سے لگاتے ماموں کو سوری بولتے کال فورا ڈسکنیکٹ کی۔

"کیا بھیجا تھا تو نے لالہ میرا ماموں اتنا غصہ کیوں کر رہا" زوہان نے لالہ سے پوچھا۔

"میری غنچہ گل کی خوبصورت تصویر" لالہ نے جواباً تحمل سے کہا۔

"تم لوگ بھی دیکھو غنچہ گل کی خوبصورت تصویر" حمدان ہنوز اطمینان سے قہقہہ ضبط کرتا بولا عبداللہ زوہان سے موبائل جھپٹنے کے انداز میں لیتا تصویر کو دیکھنے لگا اور تصویر دیکھتے اس کی آنکھیں پھیلی تو زوہان نے اپنا موبائل واپس لیتے ولید کے ساتھ تصویر دیکھی وہ تصویر ایک بھینس کی تھی جس کی واقعی خوبصورت ناگن جیسی زلف میرا مطلب ہے پونچھ تھی تو بڑی بڑی ڈھائی انچ کی آنکھیں اور پیروں میں تو واقعی پازیب تھیں میرا مطلب گھنگروں واہ رے لالے تیری خوبصورت غنچہ گل ---

ولید ، زوہان اور عبداللہ کے دل سے واہ نکلی۔

"یہ بھینس تیری بچپن کی محبت تھی لالے " ولید نے صدمے سے پوچھا جبکہ ھدا عبداللہ کے ہاتھ سے موبائل لیتی تصویر دیکھنے لگی تو علیشے بھی چھری حمدان کے گلے سے ہٹاتی ٹیبل پر رکھتی اپنے سسر کی شان میں کی گئی گستاخی کو بھولاتی ھدا کے ساتھ تصویر دیکھنے لگی تو مہرین بھی ان کے ساتھ متوجہ ہوئی ۔

"اور تو نے اس کی بھینس کو کیسے جدا کیا" ولید نے اب حمدان سے پوچھا ۔

"بھینس نہیں مارا غنچہ گل" لالہ غصے سے بولا ۔

''ایک وقت کا ذکر ہے --'' حمدان نے بات شروع کرنی چاہی -

''ٹائم نہیں ہے کلاس شروع ہونے والی ہے جلدی بولو '' علیشے وقت دیکھتی بولی آج اس کی سب سے کھڑوس ٹیچر کے سامنے پریزنٹیشن تھی وہ اسی لیے تو یونیورسٹی آئی تھی ورنہ اس کی ماں نے تو منع کر دیا تھا آج یونیورسٹی آنے سے -- اس پریزنٹیشن کے لیے علیشے بے حد نروس تھی تو باقی تمام کلاس علیشے کے چھ دوستوں سمیت آکسائیڈڈ تھی کیونکہ آج علیشے سے سب کو بدلہ لینے کا موقع ملنے والا تھا جس پروفیسر کے صرف کوئیز اور پیپرز میں بنا پروفیسر کا سامنے کیے علیشے اس کی فیورٹ لیسٹ میں تھی اور وہ سب لاکھ محنت کے بعد بھی زلیل ہوتے رہتے تھے آج اس سینٹا کلوس کی فیورٹ شاگرد کا امتحان جو تھا -

"دو دن پہلے میں نے لالہ کو چائے کا آرڈر دیا تھا اس نے اپنے لیے چائے بنائی ہوئی تھی میں نے وہ چائے لینی چاہی جس پر اس لالے کی جان نے میرے ان ہاتھوں سے -- ان ہاتھوں سے چائے کا کپ چھین لیا" حمدان کہتا اپنے دونوں ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔

"آگے" علیشے نے ہنکارا بھرتے کہا۔

"پھر میں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا میری غنچہ گل کے دودھ کی چائے ہے یہ صرف میں پی سکتا ہوں پھر کیا تھا اس نے غازی کے ہاتھ سے چائے کا کپ چھینا تو غازی نے بھی اس کی بھینس

بھگا دی" حمدان نے فرصت سے جواب دیا جبکہ لالہ کو وہ ہولناک منظر یاد آیا جب اس کی بھینس کو اس حمدان نے رات کے اندھیرے میں اس کے گھر میں پہنچتے چوروں کی طرح گھستے ہوئے اس کی غنچہ گل کی رسی کھولی تھی اور بھینس کو بھگانے کے ساتھ لالہ کو دیکھتا خود بھی وہاں سے رفو چکر ہوا تھا -- لالہ نے محلے کے ہر گلی کوچے میں اپنی غنچہ کو دیکھا تھا وہ کہی نہیں ملی اسے -- لالہ نے منظر یاد کرتے اپنے آنسو صاف کیے جبکہ پورا سین سننے کے بعد سب نے حمدان کو لعنت پیش کی جسے حمدان نے خوشی خوشی قبول کر لیا جبکہ علیشے ، ھدا اور مہرین سمیت سب نے لالہ اور حمدان کو غصے سے دیکھتے اپنی کلاسس کا رخ کیا کیونکہ ان لوگوں کی چغل بازی میں لڑکیوں کے قیمتی آنسو جو بہے تھے جبکہ زوہان ولید اور عبداللہ سمیت تمام لڑکوں نے

ان دونوں کو گھورتے ہوئے لڑکیوں کے پیچھے کلاسس میں جانا ہی مناسب سمجھا۔

''تو نے ہماری محبت کو جدا کیا اللہ تجھے محبت میں ڈبو ڈبو کر مارے گا مارا'' لالہ نے ٹیبل سے برتن اٹھاتے حمدان کو دیکھتے کہا۔

''تیری بدعا تو جب لگے گی لالے کی جان جب غازی محبت کرے گا'' حمدان اپنی جگہ سے اٹھتا بالوں میں انگلیاں پھیرتا آنکھ ونگ کر گیا۔۔

سب لوگ اس وقت کلاس میں موجود تھے کہ علیشے کے فیورٹ ٹیچر نے قدم رکھا وہ فیورٹ تو نا تھے پٹھانی کے مگر کیا کرے دوست تو آپ کے کرش کو بھی محبت بول بول کر عشق کروا دیتے ہیں یہ تو پھر پروفیسر تھے ۔۔سب لوگ ہی سر نیازی کو دیکھ کر سیدھے ہوکر بیٹھے تھے ۔۔ سر نیازی جن کے بال اور داڑھی کا ایک بھی بال ایسا نا تھا جو سیاہ ہو اپنے ناک کے وسط میں چشمہ اڑسائے پوری کلاس کو دیکھتے اپنی مخصوص جگہ پر کھڑے ہوئے انھیں سٹوڈنٹس سینٹا کلوس کہ کر پکارتے تھے وجہ ان کا حلیہ تھا لیکن ایک بات پر سب کو اختلاف تھا کہ سینٹا کلوس تو گفٹ دیتے ہیں مگر سر نیازی صرف اسائنمنٹ وہ اس بات پر بھی شکوہ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ شکوہ کرنے کے لیے سینٹا کلوس کو ان کا نام بھی پتا ہونا ضروری تھا اور نام بھی تو دینے

والے سٹوڈنٹس ہی تھے اگر یہ نام سر نیازی کو پتا چل جانا تھا پھر وہ زلالت سے بھر پور گفٹ ضرور اپنا اس عمر میں نیا نام رکھنے والے والدین (سٹوڈنٹس) کو دیتے -- ہاں ایک چیز خاص تھی سر نیازی کی کہ وہ سٹوڈینٹ سے کچھ لیتے بھی تھے گیس کرے کیا لیتے ہونگے ؟؟ چلے اپی کے اینڈ میں پتا لگ ہی جائے گا آپ کو ---

"یس تو مائے ڈئیر سٹوڈنٹس" سر نیازی نے بولنا شروع کیا۔

"آج پریزنٹیشن ہے اور سب سے پہلے میں پریزنٹیشن کو پرفارم کرنے کے لیے اپنی فیورٹ اور پڑھائی میں سب سے زیادہ سنجیدہ اور مخلص سٹوڈینٹ علیشے خان کو بلانا چاہو گا" سر نیازی نے کہا جب کہ

علیشے نے گردن ادھر ادھر گھمائے ایسے دیکھا جیسے کوئی اور علیشے بھی اس کلاس میں موجود ہو جبکہ اس کے برابر میں بیٹھے حمدان نے اپنا نچلا لب دبائے علیشے کے ایکٹ پر اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا وہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ نہیں بیٹھتے تھے مگر آج سب دوستوں کی وجہ سے وہ لوگ ساتھ بیٹھے تھے دوستوں کا ماننا تھا پہلا کپل ہے یج کا وہ بھی میرڈ ساتھ بیٹھو جس پر حمدان نے ہری جھنڈی دیکھاتے اپنے بیک بینچر ہونے کا محبت بھرا ثبوت دیتے اپنی جگہ چینج کرنے سے منع کر دیا تھا تو بیچاری علیشے کو ہی زندگی میں پہلی بار بیک بینچر بننا پڑا ۔

"تمہیں ہی کہ رہے ہے موٹی تمہارے علاؤہ اس نام کی دوسری کوئی بھوتنی نہیں ہماری کلاس میں" حمدان نے کہا جبکہ حمدان کی بات پر

علیشے نے رخ حمدان کی طرف پھیرتے اپنے سینڈل میں مقید پاؤں کو زور سے حمدان کے سنیکرز میں مقید پاؤں پر مارا وہ سو کلو کا غازی بلبلا اٹھا سر اور پوری کلاس نے حمدان کو دیکھا جو چہرے پر تکلیف کے اثرات لیے علیشے کو دانت پیستے ہوئے دیکھ رہا تھا ۔

"کیا ہوا مسٹر نالائق " سر نیازی نے پوچھا یہ نام حمدان کے لیے ان کی چار نظروں (دو آنکھوں + چشمہ) میں پرفیکٹ تھا ۔

"کچھ نہیں سر شاید ایک موٹی چھپکلی پیر پر گر گئی تھی " حمدان نے ضبط سے جواب دیا جبکہ اس کی بات کو سمجھتی علیشے نے رخ ہنسنہ کرتے پھیرا ۔

"چھپکلی تھی یا ڈائناسور ۔۔ جو آپ ایسے بلبلا رہے ہیں.. " سر نیازی نے کہتے اپنا دھیان بک پر مرکوز کیا جبکہ سر نیازی کے منہ سے اپنے لیے ڈائناسور سنتی علیشے نے اب حمدان کے دوسرے پیر کو ظلم کا نشانہ بنانا چاہا مگر حمدان نے اپنا پیر فورا علیشے کا ارادہ سمجھتے ہٹایا ۔

"ڈائناسور " حمدان علیشے کو دیکھتا دانت پر دانت جمائے طنز کرتا بولا علیشے نے رخ سیدھا کرتے حمدان کو خونخوار نظروں سے گھورا ۔

"مس علیشے خان ۔۔ آپ کو چاہیے آپ مسٹر نالائق سے دور رہے ۔۔ آپ ایک برائیٹ سٹوڈینٹ ہیں اور میں نہیں چاہتا آپ کا فیوچر تباہ ہو"

سر نیازی نے علیشے کو حمدان کے برابر میں بیٹھا دیکھ کہا جبکہ سر نیازی کی بات پر مہرین کو اپنے کرائم پارٹنر (حمدان) کے لیے برا لگا۔

"سر اب برائیٹ ہو یا سرف ایکسل فیوچر تو یہ ہی ہے علیشے کا" مہرین نے کہا جبکہ سر نیازی نے مہرین کو گھورا۔

"کیا مطلب ہے مس مہرین ظفر آپ کا؟" سر نیازی نے پوچھا۔

"سر آپ کی فیورٹ سٹوڈینٹ کا اٹھارہ گھنٹے پہلے مسٹر نالائق سے تمام شرعی احکامات کے تحت اللہ کو حاضر ناظر مانتے گواہان کی موجودگی

میں رضائے الٰہی سے ---" عبداللہ قرات کے انداز میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا جیسے سینٹ اسمبلی میں بل پاس کروا رہا ہوں نان سٹاپ بولنے لگا مگر آخری جملے پر پوری کلاس نے دہل کر عبداللہ کو دیکھتے

"ارے رے رے" کہا عبداللہ نے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کیے کلاس کو دیکھا اور سب کو پرسکون رہنے کا ہاتھ سے ہی اشارہ کیا۔

"نکاح ہو چکا ہے" عبداللہ نے اپنی بات پوری کرتے تمام سٹوڈنٹس کو پرسکون سانس لینے کا موقع دیا عبداللہ کے انداز پر سب نے چہرہ کتابوں میں چھپائے اپنی ہنسی ضبط کی جبکہ عبداللہ کی بات پر سر نیازی نے گردن ایک دم حمدان کی طرف گھمائی اور سب سٹوڈنٹس

کی ہنسی چھوٹی کاش وہ لوگ تین دفعہ فلیش بیک کر سکتے اس سین کو ۔

"کیا مجبوری تھی آپ کی ؟" سر نیازی نے حمدان کو افسوس سے دیکھتے علیشے سے پوچھا حمدان کو اپنی بے عزتی برداشت نا ہوئی ۔

"مجبوری نہیں محبت کی شادی تھی " حمدان نے کہا جبکہ سر نیازی کو تو کیا کلاس میں کسی کو بھی حمدان کی بات پر ردی برابر بھی یقین نا تھا وہ دونوں ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہتے تھے یقین کرتا بھی تو کوئی کیسے اور ان کے پانچ دوست تو ان کی رگ رگ سے واقف تھے ۔

"مس علیشے --" سر نیازی نے علیشے کو مخاطب کرنا چاہا -

"مسز علیشے حمدان خان " حمدان نے سر نیازی کی بات کاٹتے جتاتے ہوئے انداز میں تصیح کی جبکہ حمدان کا علیشے کو یوں اپنے نام کے ساتھ مخاطب کرنا علیشے کے دل کی ایک بیٹ مس کر گیا علیشے کے گال سرخ ہوئے جبکہ پوری کلاس نے ہوٹنگ کی تو سر نیازی نے سب کو گھورتے خاموش کروایا اور توجہ علیشے اور حمدان پر مرکوز کی -

"اوکے مسز خان -- کیا آپ کی محبت کی شادی تھی ؟ " سر نے علیشے سے پوچھا علیشے فورا سنبھلی جبکہ سر نیازی کی چلاکی پر حمدان

نے انھیں منہ بناتے دیکھا جبکہ پوری کلاس اپنی پریزنٹیشن نکالنے لگی انھیں معلوم تھا علیشے کا جواب "نہیں " ہوگا تو حمدان نے بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتے علیشے سے اسی جواب کی توقع کی ۔

"جی سر " علیشے کے جواب پر ہر سٹوڈینٹ کے ہاتھ سے پین کتابیں اسائنمنٹ جو جو تھا سب زمین بوس ہوا یہاں تک کہ مہرین کے ہاتھ سے پانی کی بوتل چھوٹی تو سر نیازی کو بھی دو پل کے لیے کرنٹ لگا جبکہ حمدان نے گردن گھمائے حیرانگی سے علیشے کو دیکھا ۔

"تم دونوں کی محبت کی شادی تھی ؟" عبداللہ کو صدمہ ہوا تو مہرین اور ھدا نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا ۔

"ہم لوگوں سے یہ بات چھپائی -- یہ کیسی یاری نبھائی ؟ " زوہان نے کھڑے ہوتے کڑے تیوروں سے کہا جبکہ زوہان کی بات کم شعر زیادہ پر سب نے واہ واہ بھی کی جسے زوہان نے کھلے دل سے وصول کیا۔

"مجھے یقین نہیں ہو رہا" ھدا نے نفی میں سر ہلاتے کہا ان سب کی حالت ایسی تھی جیسے انھیں زندگی کا سب سے بڑا صدمہ لگا ہو۔

"سر ہماری شادی محبت کی شادی تھی -- میرے تایا تائی مجھ سے محبت کرتے تھے اور میرے ماں باپ غازی سے -- یہ تھی ہماری

محبت کی شادی" علیشے نے کہا جبکہ علیشے کے جواب پر سر نیازی نے سر جھٹکا تو پوری کلاس قہقہہ لگا اٹھی ۔

"چلیں مبارک ہو آپ کو شادی کی اور اللہ آپ کی حفاظت فرمائے " سر نیازی نے انوکھی دعا دیتے بات ختم کی پوری کلاس نے حمدان کی سخت بے عزتی پر باقاعدہ دوستی نبھاتے کھلے دل سے دشمن بنتے "آمین " کہا ۔

"سر میری وائفی کی پریزنٹیشن " حمدان نے اب بدلہ لینے کے لیے پرسکون کھڑی علیشے کو بے سکون کیا علیشے نے بے دردی سے اپنا ہونٹ دانتوں میں دبایا جبکہ حمدان اپنی سیٹ پر پرسکون ہوتا بیٹھا ۔

"آئیے مسز خان" سر نیازی نے علیشے کو بلایا علیشے اپنی پریزنٹیشن اٹھائے بورڈ کی طرف بڑھی جبکہ سر نیازی سٹوڈینٹ کی رو میں آگے اپنی سیٹ سنبھال کر بیٹھے سب کی نظریں علیشے پر تھیں علیشے نے بولنا شروع کیا مگر گھبراہٹ کے مارے علیشے بولتی رہتی اور بار بار اپنے سر پر سیٹ ڈوپٹے کو سیٹ کرتی جاتی جس پر علیشے کی پریزنٹیشن کو اچھا جاتا دیکھ عبداللہ نے علیشے کی نکل کرتے بک کو سر پر رکھا علیشے کی نظر عبداللہ پر گئی علیشے نے غصے سے عبداللہ کو دیکھتے بامشکل اپنی توجہ مرکوز کی کہ عبداللہ کی حرکت کو نوٹ کرتے زوہان ولید حمدان سمیت تمام لڑکوں نے علیشے کو تنگ کرنے کے لیے اپنے اپنے سروں پر کتابیں رکھیں تو لڑکیوں نے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا

علیشے کی برداشت سے باہر ہونے لگا وہ بیچاری اتنی مشکل سے زندگی میں پہلی دفعہ پریزنٹیشن دے رہی تھی اور یہ سب اس کی بینڈ بجائے جا رہے تھے علیشے نے ٹوپک کو ڈسکرائب کرتے پھر اپنا ڈوپٹہ سیٹ کیا تو سب لڑکوں نے پھر بکس کو اپنے سروں پر رکھتے علیشے کو چڑایا علیشے نے یک دم غصے سے ٹیبل پر مارکر رکھتے سر نیازی کو دیکھا جو کبھی بک کو دیکھتے ہوئے دو سے تین نظر علیشے پر ڈال چکے تھے مارکر کی آواز پر سر نیازی نے علیشے کو نا سمجھی سے دیکھا۔

"سر سمجھا لے انھیں یہ سب میری نکل کر رہے ہیں" علیشے سر نیازی کے سامنے انگلی لہراتی غصے سے بولی جبکہ لڑکوں نے فورا اپنے

سروں سے کتابیں ٹیبل پر رکھتے ایسی معصوم شکلیں بنائیں کہ علیشے کلس کر رہ گئی سر نیازی نے سب کو دیکھتے علیشے کو دیکھا۔

"مسز خان ۔۔ کوئی آپ کی نکل نہیں اتار رہا اور آپ ٹوپک ڈسکرائب کر رہی ہیں مجھے تو کسی کی آواز نہیں آرہی آپ اپنے کام پر فوکس کرے" سر نیازی نے علیشے کو ڈپٹا انھیں ہر گز پسند نا تھا سیریس ٹوپک کے بیچ میں مداخلت علیشے شرمندہ ہوتی واپس اپنے کام میں مصروف ہوئی تو لڑکے پھر اپنی حرکت سے باز نا آئے ۔

اب لڑکے بار بار علیشے کے ہاتھ میں پہنی چار چوڑیوں کو دیکھتے اپنے ہاتھوں میں دوسرے ہاتھ کو گول چوڑیوں کی شیپ میں ڈالتے چوڑیاں

پھنے کی ایکٹنگ کرنے لگے علیشے نے بامشکل اپنی پریزنٹیشن ختم کرتے سر نیازی کو دیکھا جن کی نظریں صاف بیان کر رہی تھیں کہ انھیں علیشے کی پریزنٹیشن خاص پسند نا آئی وہ کافی مایوس لگ رہے تھے ۔

"مس علیشے خان سے مسز خان بنتے ہی میری فیورٹ سٹوڈینٹ بھی مسٹر نالائق کی صحبت میں مسز نالائق بنتی جا رہی ہے یہ میرا خیال ہے باقی میں امید کرتا ہو دوبارہ آپ اچھے سے پریزنٹیشن دینے کی کوشش کرے گی" سر نیازی نے اپنی بات کہتے باہر کا رخ کیا علیشے روہانسی ہوئی جبکہ سر کے جاتے سب کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا ۔

''مسز نالائق '' سب نے علیشے کو اس نام سے چڑایا علیشے نے پیر پٹخے بنا بیگ لیے باہر کا رخ کیا اس نے بہت محنت کی تھی اپنی زندگی کی پہلی پریزنٹیشن کے لیے جس سے وہ سالوں سے بچتی آرہی تھی مگر اب بچنا ناممکن تھا اسے لیے اس نے جان مار کر بھر پور کوشش کی اپنا بیسٹ دینے کی وہ ایسی ہی تھی جب دل وجان سے محنت کرتے اسے ناکامی ہوتی تھی وہ بے حد اداس ہو جاتی تھی ۔

''ماما یار مجھے نہیں کرنی ابھی شادی ۔۔ ماما ہیلو '' مہرین نے فون کان سے ہٹائے گہری آہ بھرتے سانس لی اس کی ماما اس کی شادی کے

ہاتھ منہ دھو کر ہی نہیں بلکہ نہا دھو کر پیچھے پڑ چکی تھی علیشے اور حمدان کے نکاح کے بعد اور اب تو وہ اتنا سیریس تھیں کہ دو ماہ پہلے مہرین کے لیے آئے رشتے کو گھر پر چائے کے لیے مدعو کر چکی تھی مہرین کو رہ رہ کر علیشے اور حمدان پر غصہ آرہا تھا۔

"نہیں مان رہی آنٹی ؟" ھدا نے مہرین سے پوچھا وہ لوگ اب کینٹین میں موجود تھے۔

"نہیں" مہرین نے افسوس سے کہا۔

''تو کر لو نا شادی ویسے تم نے کونسا پڑھ لکھ کر پاکستان کا قرضہ اتار دینا ہے اچھا ہے شوہر کو مقروض کر دینا '' عبداللہ کی زبان میں کھجلی ہوئی ۔

''عبداللہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی '' مہرین غصے سے بولی ۔

''بی بی اپنے شوہر کا پھاڑنا میرا میری بیگم پھاڑے گی '' عبداللہ نے برگر کھاتے کہا ۔

''کیا ہوا ہے ؟ غصے میں لگ رہی ہو مہرین ''زوہان جو ابھی ولید کے ساتھ سٹوڈینٹ کیمپ کے آفس سے آیا تھا مہرین کو غصے سے سرخ پڑتا دیکھ پوچھنے لگا ۔

''مہرین کو آج دیکھنے آنے والے ہیں '' ھدا نے بتایا ۔

''دیکھنے کیوں ۔۔ پہلے کس نے نہیں دیکھا تمہیں '' زوہان نے نا سمجھی سے پوچھا ۔

"ابے ڈھکن دیکھنے مطلب رشتے کے لیے" عبداللہ نے کہا زوہان کے چہرے سے شرارت پل میں غائب ہوئی وہ کچھ دیر مہرین کو کھڑا دیکھتا رہا پھر ایکسکیوز کرتا قدم کینڈین سے باہر لے گیا ولید نے سنجیدگی سے زوہان کی پشت کو دیکھا تو ھدا ہیٹ ڈاؤن ہوئی مہرین کو دلاسا دینے لگی

۔

"حمدان کہا ہے ؟" ولید نے عبداللہ سے پوچھا ۔

"مسز غازی کو منانے گیا ہے ۔۔ شادی کے بعد اور کام ہی کیا ہوتا ہے" عبداللہ نے جواب دیا ولید نے قدم زوہان کی سمت بڑھائے ۔

علیشے گارڈن میں بینچ پر بیٹھی پھولوں کو دیکھ رہی تھی جب حمدان بینچ کے بیک پر ایک قدم رکھتا زمین پر دونوں پیر جماتے جھٹکے سے بینچ پر بیٹھا علیشے نے دہل کر اس آفت کو دیکھا مگر غازی کو دیکھتے فورا رخ پھیر گئی ۔

''یار موٹی کیا ہوا ہے ایسے کیوں بیٹھی ہو یہاں '' حمدان نے علیشے کے قریب بینچ پر کھسکتے ہوئے پوچھا علیشے اتنا ہی فاصلہ حمدان سے قائم کر گئی ۔

"مجھے تم سے بات نہیں کرنی جاؤ یہاں سے غازی " علیشے نے سرخ ناک سے کہا۔

"کیوں نہیں کرنی ؟ میں نے کیا کیا ؟" حمدان مزید علیشے کے قریب کھسکتا ہوا پوچھنے لگا۔

"تم نے میرا مزاق بنوایا" علیشے مزید حمدان سے دور ہوتی بولی۔

"علیشے پلیز یار رونا مت " حمدان نے سنجیدگی سے علیشے کو دیکھتے ہوئے کہا علیشے نے رخ حمدان کی جانب کرتے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا

۔

"کیا دیکھ رہی ہو ؟" حمدان نے سنجیدگی سے پوچھا ۔

"دیکھ رہی ہو کونسی نئی شرارت کرنے والے ہو تم " علیشے نے کہا حمدان نے سر جھٹکا ۔

"تم مجھ پر اتنا شک کیوں کرتی ہو مانا بیوی بن چکی ہو مگر شک تو نا کرو " حمدان نے شرارت سے کہا ۔

"تم میری بے عزتی کرواں میں شک بھی نا کرو تم پر " علیشے نے رخ پھیرتے واپس پھولوں کی سمت نظریں جماتے کہا ۔

"یار اتنا سیریس کیوں ہو رہی ہو میں بے زار ہو رہا ہو ۔۔ اور بے عزتی میں نے تو نہیں کی " حمدان سخت بے زار ہوا علیشے پریزنٹیشن کے لیے اتنی سینسٹیو ہو جائے گی حمدان کو اندازہ نا تھا اور ایسے مزاق تو ہمیشہ ان کے درمیان ہوتے تھے ۔

"تو جاؤ یہاں سے --- میں نے تمہیں نہیں روکا" علیشے نے کہا۔

"ایسی شکل لے کر گھر جاؤ گی تو پھپھی پریشان ہو جائے گی" حمدان نے کہا۔

"تمہیں صرف امی کی فکر ہے" علیشے بینچ سے اٹھتی ہوئی بولی۔

"تم چاہتی ہو میں تمہاری فکر کرو؟" حمدان علیشے کی عقلیت میں کھڑا ہوتا علیشے کی بات کا اخذ نکالتا بولا علیشے کے پیر تھمے۔

"کیا ہوا ؟" حمدان نے علیشے کے قریب کھڑے ہوتے پوچھا علیشے نے حمدان کو دیکھا ہیزل سبز آنکھیں خوبصورت نین نقوش پٹھانوں جیسی سفید رنگت چھ فٹ سے نکلتا قد کسرتی جسم جسے جیمنگ کرتے باڈی بلڈر وجود بنایا گیا تھا وہ شخص شہزادوں سی پرسنیلٹی رکھتا تھا ، ماں باپ کا لاڈلا اور علیشے وہ کیا تھی ماں اور تایا کی لاڈلی تایا کے احسان پر پلنے والی باپ کی شفقت سے محروم ، دودھیا رنگت بھرول جسم چھوٹے قد کی مالک چشمش کیا غازی حمدان خان اور علیشے خان کا جوڑ بنتا تھا ؟؟ -- علیشے اپنی سوچوں کے تسلسل میں گم تھی جب حمدان نے چٹکی بجاتے علیشے کو ہوش کی دنیا میں آنے پر مجبور کیا ۔

"کیا ہوا ؟" حمدان نے اپنی بات پھر دہرائی ۔

"کچھ نہیں " علیشے نے کہتے قدم آگے بڑھائے حمدان کندھے اچکاتا علیشے کے پیچھے ہوا ان کا رخ کینڈین کی سمت تھا ۔

"تو مہرین کو پرپوز کر دے " ولید سینے پر دونوں ہاتھ فولڈ کیے زوہان کو دیکھتا بولا جو درخت سے ٹیک لگائے بلیک شوز میں مقید پیر سے مٹی کو سہلا رہا تھا ولید کی بات پر زوہان تلخی سے مسکرایا ۔

"پرپوز کر کے کیا کرو ؟" زوہان نے ولید کو دیکھتے پوچھا ۔

"کیا مطلب ؟ شادی کر اور کیا کرے گا" ولید زوہان کو گھورتا بولا ۔

"تجھے پتا ہے ہم لوگ برادری سے باہر شادی نہیں کرتے " زوہان نے آہ بھرتے کہا ۔

"یہ کس زمانے کی بات کر رہا ہے --یہ بات آج کے زمانے میں عام ہے " ولید خانزادہ نے آنکھیں گھمائیں کہا سامنے سے حمدان اور عبداللہ آتے دیکھائی دیئے ۔

"ہمارے لیے نہیں ۔۔ ہم میئو راجپوت ہیں ہمارے ہاں برادری میں پسند کی شادی پر بھی قتل ہو جاتے ہیں اور مہرین تو پھر دوسری برادری سے تعلق رکھتی ہے اور مجھے تو یہ بھی نہیں پتا وہ مجھے پسند کرتی بھی ہے یا نہیں " زوہان نے سنجیدگی سے کہا جبکہ زوہان کی بات حمدان اور عبداللہ بھی سن چکے تھے ۔

"اپنے ماموں سے بات کر " حمدان نے مشورہ دیا ۔

"تاکہ وہ سنتے ہی مجھے شوٹ کر دے" زوہان نے جل کر کہا ۔

''تو پھر مہرین کے بچوں کا ماموں بننے کے لیے تیار رہ '' عبداللہ نے آسان حل پیش کیا جبکہ زوہان نے خونخوار نظروں سے عبداللہ کو دیکھا ۔

''تو ضائع مت ہو جانا میرے ہاتھوں سے '' زوہان نے عبداللہ کے چہرے پر زور دار پنچ رسید کرتے کہا عبداللہ اس اچانک اکتفاد پر بلبلا اٹھا ۔

''پرپوز تو کرنا نہیں چاہتا شادی تو برادری سے باہر کر نہیں سکتا اس کی شادی کسی اور سے ہونے نہیں دے سکتا ۔۔ تو چاہتا کیا ہے بھائی ''

حمدان عبداللہ کو سہارا دیتا بولا جبکہ عبداللہ اپنے خوبصورت چہرے کے جبڑے کو سہلاتا زوہان کو دانت پیستے گھورنے لگا ۔

''مہرین صرف میری ہے '' زوہان نے درخت پر زور دار پنچ رسید کرتے غصے سے کہا جبکہ زوہان کے ایکٹ پر ولید عبداللہ اور حمدان نے ایک دوسرے کو دیکھا ۔

''ہوگیا ؟'' حمدان نے سینے پر ہاتھ فولڈ کرتے پوچھا زوہان نے سرخ پڑتے چہرے اور پھولی مردانہ وینس سے گہرے سانس بھرے ۔

''ہاں گبر کی چھٹی اولاد بسنتی صرف تیری ہے'' ولید نے زوہان کے شانے کو تھپتھپاتے اسے پرسکون کرتے کہا اتنے میں ہی زوہان کے بائے کندھے پر ٹوتھ پیسٹ گری (سمجھ گئے ؟) زوہان نے کندھے کو دیکھتے درخت کی شاخ کو دیکھا جہاں کوّا کائے کائے کرتا زوہان کو ہی دیکھ رہا تھا زوہان نے اس کے آرام میں خلل پیدا کی تو کوّے نے بھی زوہان سے باقاعدہ دشمنی نبھائی عبداللہ پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستا چلا گیا۔

''سالے تیری کیا بہن بھگائی ہے میں نے '' زوہان کوّے سے مخاطب ہوا جبکہ زوہان کے انداز پر حمدان اور ولید کا بھی قہقہہ چھوٹا۔

"اس کی بہن بھی تیری برادری میں نہیں آتی ناکام عاشق " عبداللہ بری طرح ہنستا ہوا زوہان کو مزید لگا گیا زوہان نے رومال نکالتے کندھا صاف کرتے عبداللہ عبداللہ کو دانت پیسے دیکھا ۔

"دیکھ قدرت کا انصاف "عبداللہ باز نا آیا قہقہہ لگاتا بولا جبکہ زوہان غصے سے پاگل ہوتا عبداللہ کی طرف لپکا جو الٹے پاؤں بھاگا زوہان عبداللہ کے پیچھے تو ولید اور حمدان ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہنستے ہوئے ان کے پیچھے ہوئے ۔

لڑکیاں ان لوگوں کا کینڈین میں انتظار کر رہی تھی دو مزید کلاسز لیتے انھیں اکھٹے گھر کے لیے نکلنا تھا اور پھر شاید مہرین کے سر پر

لٹکی تلوار اور زوہان کے دل میں اٹھتی تکلیف کا علاج بھی تو کرنا تھا تمام دوستوں کو مل کر یاری تھی نبھانی تو آخری سانس تک تھی --

اتفاقاً وہ سب ایک ہی ایریا میں آمنے سامنے گھروں میں رہتے تھے علیشے اور حمدان تو ایک ہی گھر کے باسی تھے تو ان کے برابر والا گھر ولید خانزادہ کا تھا جہاں وہ اپنی بوڑھی دادی کے ساتھ رہتا تھا ماں باپ کا کار آکسیڈنٹ میں انتقال سالوں پہلے ہو چکا تھا تو مہرین خان ہاؤس کے سامنے گھر میں اپنے ماں باپ اور چھوٹے بھائی حمزہ کے ساتھ رہتی تھی تو زوہان کا گھر ایریا کے اینڈ میں تھا دو منزلہ عمارت جس کے اوپری پوشن میں زوہان اپنے ماموں کے ساتھ رہتا تھا نیچے پوشن میں عبداللہ اپنے والد کے ساتھ وہ عمارت عمومی طور پر چھڑو کے گھر کے نے نام سے پکاری جاتی تھی عبداللہ کی والدہ کا اس کی پیدائش پر ہی

انتقال ہوچکا تھا تو زوہان کے ماموں ابھی تک کنوارے تھے عبداللہ کے
والد اور زوہان کے ماموں آپس میں جگری دوست تھے اور ان دونوں نے
مل کر یہ نامور سوسائٹی میں گھر خریدہ تھا جہاں وہ لوگ آباد تھے -- البتہ
ھدا ان کی سوسائٹی سے برعکس دوسری سوسائٹی میں اپنے چاچو چاچی
کے ساتھ رہتی تھی اس کے والدین کی علیحدگی ہوچکی تھی ماں نے اپنی
پسند سے شادی کر لی تو باپ نے بھی -- ھدا کو وہ ماہانہ خرچہ بھیج دیا
کرتے تھے جس پر اس کی ناگن چاچی قبضہ کر لیا کرتی تھی وہ اس
مہنگی یونیورسٹی میں ففٹی پرسینڈ اسکالرشپ اور اپنے چاچو کی بدولت پڑھ
رہی تھی جنھوں نے گھر میں یہ کہا تھا ھدا کو سو فیصد اسکالرشپ ملی
ہے -- یہ تھی ان کرداروں کی ذاتی کہانی دوستی یونیورسٹی تک تو محدود
نہیں رہتی چلے پھر پڑھتے ہیں ان کی ذاتی دلچسپ کہانی --

"آگئی ہو میرے لیے چائے بنا کر لاؤ" علیشے نے گھر میں قدم رکھا ہی تھا کہ تائی جان کی آواز کانوں سے ٹکرائی ۔

"بھابھی میں بنا دیتی ہوں " علیشے کی امی زرتاج فورا کچن سے نکلتی بولی

۔

''میری بہو بننے کا شوق ہے صرف اس کو ؟ بہو کے فرض اس کا باپ نبھالئے گا '' تائی جان غصے سے سرخ پڑتی تمسخر اڑاتی ہوئیں بولی انھیں اپنے حمدان کے لیے خوبصورت بیوی چاہیے تھی ان کی نظر میں خوبصورتی باڈی کی سمارٹنس تھی جو علیشے کے پاس نا تھی -- لیکن شہباز خان (حمدان کے والد) کے آگے ان کی ایک نا چلی ۔

''تائی جان میرے باپ کو نا لائے بیچ میں -- چائے چاہیں میں بنا دیتی ہو '' علیشے باپ کے نام پر سرخ ہوتی آنکھوں سے بولی جبکہ تائی جان ایک نظر علیشے کو دیکھتی رخ پلٹی اپنے روم میں چلی گئ وہ علیشے اور زرتاج سے ہمیشہ خار رکھتی تھی وہ خود کو اعلی اور ان ماں بیٹی کو کم تر سمجھتی تھی یہی وجہ تھی کہ زرتاج ہمیشہ چپ چاپ ان کی ہر زاتی کو

سہتی گھر کا کام کرتی رہتی تھی اور کرتی بھی کیا نا میکہ تھا نا سہارا شوہر فوجی میشن میں جاتا گمنام ہو چکا تھا وہ مجبور تھی تو چپ رہتی اور علیشے کو بھی ہمیشہ چپ رہنے کی تلقین دیتی تھی علیشے تائی جان کے اکھڑ لہجے سے بے زار تھی تو تایا جان سے باپ جیسی محبت رکھتی تھی کیونکہ تایا جان بھی اسے بیٹی کی طرح چاہتے تھے تائی جان اپنے شوہر اور بیٹے کے سامنے زرتاج اور علیشے کو کچھ نہیں کہتی تھیں کیونکہ حمدان تو ہمیشہ سے ہی چچی کا دیوانہ تھا چچی کو ماں جیسی محبت کرتا تھا تو شوہر اپنے بھائی کی امانتوں پر جان وارتا تھا -- علیشے اپنے روم میں جاتی فریش ہوتی فورا نیچے آئی اور چائے بنانے لگی جبکہ زرتاج اپنی بیٹی کو دیکھتی گھر کے دوسرے کاموں کے لیے اوپر پوشن میں چلی گئی -

"کیا ہو رہا ہے " حمدان گاڑی گیراج میں کرتا سیدھا کچن میں پھچی کی تلاش میں آیا تھا کہ علیشے کو دیکھتے گویا ہوا ۔

"چائے بنا رہی ہو نظر نہیں آرہا تمہیں" علیشے سپاٹ لہجے میں بولی ۔

"میرے لیے بھی بنا دو چائے ایک کپ " حمدان نے حکم صادر کیا ۔

"میں تمہاری نوکر نہیں " علیشے نے بنا حمدان کو دیکھے کہا ۔

"بیوی تو ہو" حمدان پھلوں کی ٹوکری سے سیب اچھالتا بولا ۔

"کیا تم نے بیوی بیوی لگا رکھا ہے " علیشے یک دم غصہ ہوئی وہ پریزنٹیشن کے بعد سے ہی کافی جھنجھلائی ہوئی تھی اور حمدان سے تو حد سے زیادہ حمدان سمجھنے سے قاصر تھا ۔

"تو تم بتاؤ کیا لگاؤ ۔۔ شیلہ شیلہ یا شکیرا شکیرا " حمدان مزے سے سیب پر دانت گاڑھتا بولا ۔

"حمدان میں بتا رہی ہو جاؤ یہاں سے ورنہ اچھا نہیں ہو گا پہلے ہی میرا دماغ حد درجہ خراب ہے " علیشے اب کی بار غرائی تھی جبکہ حمدان بے سود تھا ۔

"ورنہ کیا کرو گی " حمدان ائیبرو ریز کرتا بولا ۔

"میں تمہارا گلا کاٹ دوں گی " علیشے سلیب پر رکھی چھری اٹھاتی حمدان کے قریب ہوتی بولی جبکہ حمدان نے سانس روکے اپنے سینے تک آتی علیشے کو دیکھا ۔

"یہ -- تم -- بات بات پر کاٹ ڈالوں گی کیوں بولتی ہو باورچی بنا چاہتی ہو یا کسائی " حمدان چھری کو دیکھتا بولا ۔

"جو بھی بننا چاہتی ہو تم دفعہ ہو یہاں سے ورنہ اچھا نہیں ہو گا" علیشے پیچھے ہوتی چھری سلیب پر رکھتی بولی حمدان کو اب علیشے پر غصہ آیا وہ یونیورسٹی میں اس سے روڈ تھی اور حمدان اسے کب سے نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا -- حمدان نے قدم کچن سے باہر لیے جبکہ علیشے چپ چاپ اپنے کام میں مشغول ہوئی -

----

شام کا وقت تھا مہرین کے گھر مہمانوں کے آنے کی تیاریاں کی جا رہی تھیں علیشے اور ھدا کو مہرین کی امی نے بلایا تھا تو زوہان ولید حمدان اور عبداللہ بنا بلائے مہمان تھے جس پر بھی مہرین کی امی نے انھیں پیار

سے ویلکم کیا تھا وہ سب لوگ اس وقت مہرین کے روم میں موجود تھے مہرین پنک کلر کی فراک میں بالوں کو کھلا پشت پر چھوڑے ہلکے میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی کہ زوہان کی نظریں اس سے ہٹنے کو انکاری تھیں ۔

"تم لوگ یہاں ٹھونسنے آئے ہو" ھدا ولید عبداللہ اور حمدان کو سموسوں سے انصاف کرتا دیکھ بولی ۔

"تو کیا ڈانس کرے" عبداللہ بدمزہ ہوتا بولا اور واپس ایک سموسہ اٹھا گیا جبکہ حمدان اور ولید کے تو کان پر جو بھی نا رینگی ۔

"مجھے یہ شادی نہیں کرنی " مہرین جو کب سے بیڈ پر بیٹھی تھی اپنے بھوکڑ دوستوں کو اپنی حالت سے لطف اندوز ہوتے دیکھ چیخی تھی جبکہ مہرین کے چیخنے پر عبداللہ حمدان اور ولید کے ہاتھوں سے سموسے اچھلے تھے تو دروازے سے داخل ہوتے حمزہ نے فورا کانوں پر ہاتھ رکھا تو ھدی اور علیشے نے دل پر ہاتھ رکھا ۔

"یار آپی آپ کو نہیں کرنی تو ہمارے کان کے پردے کیوں پھاڑ رہی ہو ۔۔ خود کو کرنی نہیں میرا بریک اپ کروا دوں گی "تیرہ سال کا حمزہ مہرین کو گھورتے ہوئے بولا جبکہ حمزہ کی بات پر حمدان ولید اور عبداللہ کو صدمہ لگا تو علیشے اور ھدی نے مہرین سمیت اسے آنکھیں چھوٹی کیے گھورا تو زوہان نے حمزہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا اس سے نوجوان پوتے

ہوئے ایک بھی سیٹ نہیں ہو رہی تھی (اس کی بہن) اور یہ سالا تیرہ سال کی عمر میں گرلفرینڈ بنا کر بیٹھا تھا ۔

"بریک اپ ؟ " سب یک زبان حیرت سے بولے ۔

"Yes I have a girlfriend"

حمزہ نے اطمینان سے کہتے اپنا موبائل پوکٹ سے نکالتے مہرین کے قریب بیڈ پر بیٹھتے کہا ۔

"یہ اس آدھے انچ کے کی بھی گرل فرینڈ ہے -- بس یار ولید اور زوہان ہم لوگ ہی سنگل مرے گے " عبداللہ نے دہائی دی جبکہ خود کے لیے آدھ انچ سنتے حمزہ نے خود کو دیکھتے عبداللہ کو گھورا ۔

"انشاء اللہ " حمزہ مزے سے بولا جبکہ حمزہ کی بات پر ان تینوں نے حمزہ کو گھورا ۔

"کوّے کے کوسنے سے ڈنگر نہیں مرتے " زوہان نے حمزہ کی دعا پر جل کر کہا ۔

"چلو مانا تو صحیح آپ ڈنگر ہیں " حمزہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ لیے بولا ۔

"کروا لی بستی ٹھنڈ پڑ گئی تجھے -- خود کی تو عزت نہیں ہماری بھی خاک میں ملانے پر تلا ہے اب کس منہ سے سموسے کھائے گے ہم اس آدھے انچ کے سے بے عزتی کروانے کے بعد" عبداللہ غصے سے زوہان کو دیکھتا بولا ۔

"گڈ -- چلے پھر میں یہ سموسے لے کر جاتا ہو" حمزہ چمکتی آنکھوں سے سموسوں کو دیکھتا منہ میں پانی لیے بولا ۔

"خبردار جو سموسوں کو گندی نظروں سے دیکھا --۔ لاشیں بچھا دوں گا لاشیں" حمدان حمزہ کو ٹیبل کے قریب آتا دیکھ بولا ۔

"ہاہ میں تو ڈر گیا !! میری کانپیں ڈانگ رہی ہیں" حمزہ دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کرتا ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا بولا ۔

"روکو تم تمیز سے بات کرو میرے دوستوں سے --اور میں ابو کو بتاتی ہوں تمہاری یہ چھچھوری حرکتیں" مہرین فورا جگہ سے اٹھتی حمزہ کو وارن کرتی اور دھمکی دیتی بولی بولی اشارہ حمزہ کی گرلفرینڈ پر تھا ۔

''بتا دوں میں بھی آپ کے آنے والے سسرالیوں کو بتاؤ گا آپ میتھ میں نالائق ہے '' حمزہ نے فورا دھمکی دی مہرین کلس کر رہ گئی ۔

''بتا دے ویسے بھی وہ کونسا شادی کرنا چاہتی ہے ''حمدان بولا ۔

''شادی نہیں کرنا چاہتی مگر یہ کہا لکھا ہے کہ اس بات کا اعلان کر دوں '' مہرین حمدان سے بولی ۔

''میں بھی نہیں چاہتا آپ کی شادی ہو'' حمزہ بولا جبکہ حمزہ کی بات پر مہرین نے اسے محبت سے دیکھا ۔

''میرا بھائی ۔۔ اتنی محبت کرتے ہو مجھ سے '' مہرین نے حمزہ کو گلے لگاتے گال پر زور سے کس کی جبکہ زوہان نے حمزہ اور مہرین کو ناگواری سے دیکھا ۔

''آپی یہ کسیا نہیں کیا کرو میری بھی کوئی عزت ہے ۔۔۔اور آپ کے جانے کے بعد امی نے مجھے پکڑ پکڑ کر پھوپھو اور دادی کے دکھڑے سنانے ہیں اس لیے میں نہیں چاہتا آپ یہاں سے جائے '' حمزہ اپنی بہن کے جارہانہ ہگ اور کس پر گال رگڑتا اور بال سیٹ کرتا بولا جبکہ حمزہ کی بات پر سب ہنس پڑے تو مہرین نے حمزہ کو چت رسید کرتے گھورا اتنے میں ہی نیچے سے مہمانوں کی آواز آنی شروع ہوئی سب لوگ

الرٹ ہوئے سب لوگ مہرین سے پہلے نیچے آئے مہرین کی امی نے سب مہمانوں سے مہرین کے تمام دوستوں کا تعارف کروایا جبکہ سب کی نظر بلیک شلوار قمیض میں نفاست سے تیار ہوئے لڑکے پر تھی جو نین نقوش میں اچھا اور سلجھا ہوا لگ رہا تھا جبکہ زوہان اسے دیکھتا کس قدر اپنا غصہ برداشت کیے تھا یہ وہ ہی جانتا تھا اس لڑکے نے مصافحہ کے لیے حمدان عبداللہ اور ولید کے بعد زوہان کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے زوہان نے اپنے فولاد جیسے ہاتھ کی گرفت میں لیتے دبایا شہریار (مہرین کو دیکھنے آنے والا لڑکا) کراہ اٹھا ولید نے زوہان کے شانے پر ہاتھ مارتے اس سر پھرے مئیو عاشق کو ریلکس کرنے کی کوشش کی ۔

ولید کی تسلی دیتی نگاہوں کو دیکھتے زوہان نے نا چاہتے ہوئے بھی شہریار کا ہاتھ زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے چھوڑا جبکہ شہریار نے کنفیوز نگاہوں سے زوہان کو دیکھتے اپنی سیٹ سنبھالی ۔

کچھ دیر گزری کے مہرین روایاتی طریقے سے چائے لاتی سب مہمانوں کو پیش کر گئی جبکہ باقیوں کو علیشے نے چائے دی تھی حمدان نے علیشے کے ہاتھ سے چائے لینے کے بجائے ٹیبل پر رکھا جوس کا گلاس اٹھایا تھا وہ علیشے سے ناراض تھا جس کی ردی برابر بھی علیشے کو پرواہ نا تھی -- رسمی فقروں کے بعد بڑوں نے مہرین اور شہریار کو بات کرنے کے لیے چھت پر بھیج دیا ۔

"آپ کیا کرتی ہیں " شہریار نے مہرین سے پوچھا جو بے زار سی کھڑی کبھی شہریار کو تو کبھی اپنی خوبصورت چھت کو دیکھ رہی تھی ۔

"پڑھائی " مہرین نے یک لفظی جواب دیا اسے بلکل بھی شہریار میں دلچسپی نا تھی ۔

"اس کے علاؤہ ؟ " شہریار نے بات کرنے کا سلسلہ قائم رکھنا چاہا ۔

"اپنے کام سے کام رکھتی ہوں " مہرین نے منہ بناتے کہا شہریار مہرین کے انداز پر مسکرا دیا ۔

"آپ کو اس رشتے پر اعتراض تو نہیں" شہریار نے ریلنگ پر ہاتھ جمائے دلفریب انداز میں مہرین سے پوچھا۔

"اگر وہ کہے ہے تو ؟" زوہان نے شہریار کو دیکھتے اس کی طرف قدم بڑھاتے کہا مہرین زوہان کی آواز پر کرنٹ کھا کر پلٹی۔

"آپ کو رشتے سے اعتراض ہے " شہریار نے مہرین کو دیکھتے پوچھا۔

"ن۔۔ نا۔۔ نہیں " مہرین شہریار کے سوال پر گڑبڑا گئی۔

''ارے شہریار بھائی یہ مزاق کر رہا تھا'' ھدیٰ نے زوہان کو گھورتے کہا عبداللہ ، حمدان ، علیشے ، ھدیٰ ، ولید ، زوہان کے پیچھے ہی چھت پر آئے تھے جبکہ ھدی کے شہریار سے بات کرنے پر ولید نے جبڑے بری طرح بھینچے تھے ۔

'' خطرناک مزاق کرتے ہیں موصوف'' شہریار زوہان کو دیکھتے ہوئے مسکراتا بولا ۔

''میئو راجپوت ہوں مزاق میں قتل بھی کر سکتا ہوں '' زوہان پراسرار مسکراہٹ چہرے پر سجائے سینے پر دونوں ہاتھ فولڈ کرتا بولا ۔

"خطرناک ہے پھر تو آپ " شہریار نے مسکراتے کہا ۔

"ڈی ایس پی ارشد میئو کا بھانجا ہوں خطرناک تو ہونگا " زوہان نے ناک سے مکھی اڑاتے کہا جبکہ شہریار کو یہ مغرور شخص اچھا لگا ۔

"آپ کیا کرتے ہیں شہریار بھائی ؟" علیشے نے بات بدلنے کی غرض سے پوچھا جبکہ حمدان کو اس طرح علیشے کا شہریار سے بات کرنا پسند نا آیا آج سے پہلے حمدان نے خود میں اتنا پوزیسو انداز علیشے کے لیے کبھی محسوس نہیں کیا تھا ۔

"میں بابا کا بزنس سنبھالتا ہوں اور وہی بزنس سیٹل کرنے کے لیے لنڈن جانے والا ہوں جلد انشاء اللہ" شہریار نے علیشے کو جواب دیا ہلکی پھلکی لڑکیوں سے باتوں میں مصروف ہوتے شہریار ولید حمدان زوہان کو آگ لگا چکا تھا جبکہ ھدی اور علیشے کی باتوں سے صاف ظاہر تھا کہ انھیں شہریار مہرین کے لیے بری چوائس نا لگا تو مہرین بھی علیشے اور ھدی کو گھورنے میں مصروف تھی جو شہریار کو اس کا دلہا بنانے کے لیے بے چین تھیں جبکہ عبداللہ اپنے دماغ میں کوئی خرافات بنانے میں ۔

''مہرین تم نے بتا دیا کہ تمہیں رات کو سوتے ہوئے چلنے کی عادت ہے '' عبداللہ نے اچانک کہا جبکہ مہرین نے کنفیوز ہوتے عبداللہ کو دیکھا تو ولید اور حمدان کی آنکھیں چمکی انھوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے عبداللہ کو مسکراتے دیکھا ''واہ رے شپاٹر'' دونوں کے دل سے نکلا انھیں پتا چل گیا تھا عبداللہ کیا کرنے والا تھا ۔

''نیند میں چلنے کی عادت ؟ '' شہریار نے بھی سوال دہرایا عبداللہ نے زور و شور سے سر اثبات میں ہلایا ۔

''ہاں ایک دفعہ تو نیند میں چلتی چلتی یہ زوہان کے سپنو(سپنوں کی دنیا) ---'' عبداللہ اپنی زبان چلاتا آگے بولتا کہ ولید اور حمدان گڑبڑائے

ولید نے اسے کہنی ماری تو زوہان عبداللہ کو ایک سخت گھوری سے نواز گیا ۔

"ابے اچھا اور شریفانہ جھوٹ بول ۔۔اتنا بے شرمی بھرا سچ بولے گا نا مہرین تجھے بعد میں مارے گی یہ مئیو تجھے پہلے بنا مزائل کے اُڑا دے گا " ولید کی سرگوشی نے عبداللہ کو ہوش دلایا ۔

"میرا مطلب ہے کہ زوہان کے سپنوں کی ہیوی بائیک تک پہنچ گئی تھی ۔۔ مطلب ہمارے گھر کے گیراج تک " عبداللہ نے دانت دیکھاتے بات سنبھالی جبکہ شہریار نے مہرین کو حیرت سے دیکھا جو

زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتے عبداللہ کو مسلسل گھور رہی تھی

۔

"لگتا ہے نہیں بتائی تبھی شہریار بھائی حیرت میں ہے " عبداللہ نے افسوس سے کہا ۔

"اچھا مہرین یہ تو بتا دیا نا کہ کھانا بنانا نہیں آتا تمہیں جب بھی کھانا بنانے جاتی ہو تو آٹے کے ڈبے میں خود کا منہ ڈال دیتی ہو " ولید نے سوچتے ہوئے کہا جبکہ پھر شہریار نے مہرین کو دیکھا تو ھدی اور علیشے نے کھانستے ہوئے اپنا قہقہہ ضبط کیا وہ باقاعدہ تصور جو کر چکی تھیں مہرین کو اس حالت میں ۔

''کھانا بنانا نہیں آتا وہ تو ٹھیک ہے مگر آٹے کے ڈبے میں منہ دینا ؟ ''
شہریار کو یہ بات سمجھ نا آئی ۔

''ہاں کیونکہ کھانا بنانے کی شوقین ہے ہماری مہرین -- کہتی ہے ایک دن ماسٹر شیف مقابلے میں اوّل ائے گی '' حمدان نے بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھوئے ۔

''مگر ہائے ری ہماری پگلی دوست !! قابلیت نیچے سے بھی اوّل آنے کی نہیں'' عبداللہ نے افسوس سے کہا ۔

"اور آپ کو یہ بتایا کے نہیں مہرین نے کہ اسے ایک لفظ سنتے ہی دوڑا پڑ جاتا ہے اور دورا بھی توبہ توبہ --- سکوبی ڈوبی ڈو (کارٹون) میں جیسے وہ ایک ایپیسوڈ تھی نا زومبی والی بلکل اس طرح دوڑا پڑتا ہے مہرین کو" ولید نے کہا عبداللہ نے تو باقاعدہ ایکٹنگ کی ہاتھ پھلا کر گردن ٹیڑی کر کے کرنٹ کھاتے ہوئے جس پر حمدان اور ولید کا قہقہ ضبط کرتے آنکھوں میں آنسو آگئے تو مہرین نے اسے گھورا جبکہ علیشے ، ھدی ، مہرین اور زوہان نے شہریار سمیت اسے نا سمجھی سے دیکھا جیسے پوچھنا چاہتے ہو کونسا لفظ ۔

"ایسے سب کے سامنے نہیں لے سکتا اسے پھر دورا پڑ گیا تو" ولید نے سمجھانے والے انداز میں کہتے سب کو اپنے قریب بلایا۔

ولید نے سرگوشی کی سب نے ولید کی بات پر جہاں "math "میتھ اپنی ہنسی چھپائی وہی مہرین بھی کان لگا کر اپنے دورا پڑنے کی وجہ سننے کی کوشش کرنے لگی جسے اتنا برا پیش کیا تھا کہ مہرین خود کو زومبی میں امیجن ہی نا کر پائی خیر کوشش بے کار تھی مہرین کی البتہ سب کو مہرین کی میتھ کے پیپر کے دوران غیر ہوتی حالت یاد آئی۔

"کیا واقعی ؟" شہریار نے یقین نا آنے والے انداز میں پوچھا۔

''تو کیا ہم آپ سے جھوٹ بول رہے ہیں'' عبداللہ نے منہ بناتے کہا

شہریار نے نفی میں سر ہلایا۔

''میرا یہ مطلب نہیں تھا مگر ایسا کیوں ؟'' شہریار شرمندہ ہوا اور پوچھنے

لگا۔

''ظاہر سی بات ہے بیچاری ڈرتی ہے اُس (میتھ) سے '' عبداللہ نے اس پر زور دیتے کہا مہرین سب کو یوں دیکھ رہی تھی وہ کس چیز سے ڈرتی ہے جس کے بارے میں اسے خود نہیں پتا مانا کہ وہ یہ شادی نہیں کرنا چاہتی مگر اس کا یہ مطلب تو ہر گز نہیں کہ وہ اپنے دوستوں پر اپنے معاملے میں اندھا یقین کر لے جو اسے زندہ ہوتے ہوئے مردہ بتا

دیتے ہیں یاد تھا اسے ایک دن وہ میتھ کے پیریڈ میں سو گئی تھی اور
سر وہاج کے پوچھنے پر عبداللہ نے کہا سر وہ رضا الٰہی سے الٰہی کے
پاس جا چکی ہے جس پر کلاس ایک دم چیخی تھی اور سب سے آخری
بینچ پر ہیڈ ٹاؤن بیٹھی مہرین ہڑبڑا کر ہوش میں لوٹی تھی اور عبداللہ نے
باقاعدہ تالی بجا کر اعلان کیا تھا پورے بتیس دانتوں کے سفید چمچماتے
سیٹ کے ساتھ "مہرین رضائے الٰہی سے واپس حیات ہو گئی مریکل"
-- مہرین وہ منظر یاد کرتے روہانسی ہوئی اب بھی پتا نہیں شہریار سے
کیا کیا بول رہے ہیں مہرین کا دل ہولنے لگا اگر شہریار نے اس کی امی
کے سامنے یہ سب کہ دیا تو ؟ پھر کیا ہوگا یہ چھ شیطان تو پیچھے ہٹ
جائے گے یہ کہ کر کے مہرین نے ہی کہا تھا آنٹی ہمیں یہ سب
بولنے کے لیے وہ اچھے سے واقف تھی اپنے دوستوں کی خرافاتوں سے

--اور پھر کیا ہوتا امی کی جوتی اور مہرین کی پورے گھر میں دوڑ مہرین کا ننھا دل گھبرایا تھا۔

"لیکن می (میتھ)--" شہریار کچھ کہتا کہ حمدان نے آگے بڑھتے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"یہ لفظ نہیں ادا کر-- مہرین کو سنبھالنا مشکل پڑ جائے گا" حمدان نے شہریار سے سرگوشی میں کہا جس پر شہریار نے سر اثبات میں ہلایا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے " حمدان کو شہریار کے ہونٹوں پر ہاتھ جمائے دیکھ حمزہ نے مشکوک نظروں سے حمدان کو گھورا ۔

"کچھ ۔۔ کچھ بھی تو نہیں " حمدان اس بلا کی مشکوک نظروں سے نا چاہتے ہوئے بھی گھبرایا اور فورا شہریار سے دور ہوا ۔

"شرم نہیں آتی کسی کے ہونے والے میاں کے ساتھ یہ مشکوک حرکتیں کرتے ہوئے " حمزہ شہریار کے آگے کھڑا ہوتا شرم دلانے والے انداز میں بولا زوہان نے آدھے انچ کے کو دیکھا کم گھورا زیادہ اس کی بات پر آج زوہان میئو کا پورا دن گھورنے میں ہی گزرنے والا تھا شاید ۔

"آدھے انچ کے لڑکے تمیز سے بات کر میں شادی شدہ مرد ہوں "

حمدان برہم ہوا ۔

"اور میری شادی ہونے والی ہے آپ کی بہن سے " شہریار نے بھی حمزہ سے کہا جبکہ جہاں حمدان کی بات پر حمزہ نے سر جھٹکا وہی شہریار کی بات پر حمزہ استہزایہ مسکرایا اور سر تا پیر شہریار کو دیکھنے لگا آنکھیں صاف کہ رہی تھیں"وہ تو وقت بتائے گا ہنننہ" جبکہ شہریار کی بات پر حمدان ولید اور عبداللہ نے ایک دوسرے کو دیکھا مطلب اتنا سب بولنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا یہ موصوف شادی پر اب بھی باضد ہیں تو زوہان نے آنکھیں گھومائی "یہ ڈھیٹ ہڈی کیا چاہتا ہے پتا نہیں"

والے انداز میں ۔

"آپ سب فکر نا کرے میں مہرین کا پورا خیال رکھو گا نیند میں چلنے کا بھی ۔۔ اور یہ لفظ ادا نا کرنے کا بھی اور رہی بات کھانا بنانے کی تو شادی کے بعد میں اپنی بیوی کو شیف کی کلاسس جوائن کروا دوں گا " شہریار نے مسکراتے مہرین کو دیکھتے ہوئے کہا وہ حیران ہوا تھا زیادہ میتھ والی بات پر کیونکہ اسے اس کی امی نے بتایا تھا کہ مہرین BS (کامرس) کی طلبہ ہے پھر وہ شاید مہرین کے دوستوں کے مزاق کو سمجھ چکا تھا جبکہ زوہان نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کرتے جھٹکا دیا ہڈیوں کی کرکراہٹ کے ساتھ گردن کو دائیں بائیں جھٹکا دینے کی کرکراہٹ بھی صاف سنائی دے رہی تھی وہاں کھڑے سب کو شہریار نے حیرت سے زوہان کو دیکھا

بلاشبہ وہ زوہان کی جسامت کے مطابق آدھ میں بھی نا تھا مگر وہ خود اچھی پرنسیلٹی رکھتا تھا ۔۔ ولید اور حمدان نے جلدی زوہان کے کندھوں پر ہاتھ رکھا یہ اشارہ ہوتا تھا جب زوہان کا میٹر شاٹ ہو جائے وہ میٹر شارٹ ہونے کی وجہ کو توڑنے مروڑنے کے لیے بے چین ہوتا تھا زوہان نے بامشکل ضبط کیا ۔

"I must say mehreen u have five carrying brothers .."

شہریار نے مہرین کو دیکھ مسکراتے کہا جبکہ حمزہ کو تو کوئی فرق نا پڑا نا ہی حمدان کو کیونکہ مہرین اس کی کرائم پارٹنر تھی تو نا ہی ولید کو جو

مہرین کو اپنی بہن ہی سمجھتا تھا تو عبداللہ کا منہ بن گیا اسے لڑکیوں کا بھائی بننے کا کوئی شوق نا تھا تو زوہان نے جبڑے بھینچے شہریار کو دیکھا زوہان کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ تھا اتنے میں ہی مہرین کی امی سب کو بلانے آئی تو ولید حمدان عبداللہ اور زوہان کے علاؤہ باقی سب نیچے چل پڑے ۔

"میں اس کی ہڈیاں توڑ دوں گا یہ سمجھتا کیا ہے مجھے مہرین کا بھائی ---" زوہان ان کے جاتے ہی پھولی سانسوں سے دھاڑا ۔

"ہاں بیٹا تو تو اپنے پہلے پیار کا ہی بھائی بن گیا" عبداللہ نے ریلنگ سے ٹیک لگائے مزید زوہان کو آگ لگاتے کہا ۔

"غلطی تیری ہے ! جب محبت کرتا ہے -- پوری طرح اس کی محبت میں غرق ہو چکا ہے تو اظہارِ محبت بھی کر ورنہ چپ کر کے بھائی بنا رہ عزت اسی میں ہے تیری " حمدان نے کہا زوہان بری طرح جبڑے بھینچ گیا اتنے میں ہی حمزہ ان چاروں کو بلانے آیا وہ چاروں نیچے پہنچے تو سب لوگ منہ میٹھا کرنے میں مصروف تھے شہریار کے گھر والوں کو مہرین پسند آچکی تھی تو مہرین کے والدین کو شہریار پہلی نظر میں ہی بھا چکا تھا وہاں سب خوش تھے سوائے ان تین دوستوں کے جن کے ایک دوست کا دل بری طرح ٹوٹا تھا شہریار کی والدین مہرین کی انگلی میں رسمن شہریار کے نام کی انگوٹھی پہنا رہی تھی شہریار لندن جانے والا تھا کچھ دنوں میں تو شہریار کے گھر والوں نے شادی کی تاریخ بھی لگلے ہفتے

کی طے کر دی تھی جس پر مہرین کے گھر والوں نے پہلے اعتراض کیا مگر پھر رضامندی دے دی یہ سب اتنا جلدی ہوا کہ زوہان کو اپنے اوپر آسمان گرتا محسوس ہوا تو مہرین کو اپنے پیروں تلے سے زمین کھسکتی --

ولید عبداللہ حمدان کے ساتھ ساتھ علیشے اور ھدی بھی پریشان تھیں ان لوگوں نے یہ سب تو سوچا ہی نہیں تھا جس معاملے کو وہ پانچواں مزاق میں لے رہے تھے وہ اتنا سنگین نکلے گا اس کا اندازہ انھیں اب ہوا زوہان وہاں مزید رکتا تو شاید بے جان ہو جاتا زوہان وہاں سے نکلا ولید حمدان عبداللہ اسے روکنے کے لیے جانے لگے تو مہرین کے ابو کی نظر ان پر پڑی جو انھیں قریب آنے کا اشارہ کر رہے تھے وہ چاہ کر بھی زوہان کے پیچھے نا جا پائے -

----

"حمدان بیٹا تم آ گئے -- کچھ کھانے کو لاؤ تمہارے لیے " زرتاج بیگم نے حمدان کو دیکھتے کہا -

"نہیں چچی جان میں بس نکل رہا ہو کچھ ضروری کام سے تو بس آپ کو اور امی کو بتانے آیا تھا " حمدان نے کہا شام سے رات کا وقت ہوچکا تھا مہرین کے گھر سے بھی تمام مہمان جا چکے تھے زوہان پتا نہیں کہا چلا گیا تھا عبداللہ ، ولید اور حمدان زوہان کو ڈھونڈنے کے لیے ہی جانے والے تھے -- حمدان کہتا پلٹتا کہ اسے لاوئج سے آوازیں سنائی دی وہ زرتاج چچی سے کچھ پوچھتا کہ علیشے نے رہداری میں قدم رکھا وہ

پہلے آوازیں سنتی چوکی پھر ایک خوشی کی لہر اس کی آنکھوں میں ابھری

۔

"امی حسیب آیا ہے ؟" علیشے نے خوشی سے چہکتے زرتاج بیگم سے پوچھا جنہوں نے سر اثبات میں ہلایا حسیب حمدان کے ہم عمر تھا اور اس کا خالہ زات کزن تھا لیکن حمدان کی اس سے ایک نا بنتی تھی جبکہ علیشے کا وہ خاصا اچھا دوست تھا حسیب جب بھی ان کے گھر آتا علیشے اس کے ساتھ وقت گزارتی علیشے کے لیے حسیب اچھا دوست تھا تو حسیب کے لیے علیشے کے متعلق بھی یہی خیالات تھے ۔

"کہاں جا رہی ہو تم " علیشے لاؤنج میں جانے گی جب حمدان نے سرد مہری سے پوچھا زرتاج بیگم چونکی انھوں نے آج تک حمدان کے لہجے میں سرد مہری نہیں دیکھی تھی جبکہ علیشے کے ماتھے پر شکنیں پڑی ۔

"حسیب سے ملنے " علیشے نے اپنی امی کا خیال کرتے تمیز سے جواب دیا وہ اپنی ماں کا لیکچر نہیں سننا چاہتی تھی فی الوقت حمدان کی وجہ سے پہلے ہی وہ مہرین کے دور جانے کی وجہ سے پریشان تھی ۔

"مجھے شرٹ پریس کر کے دوں پہلے" حمدان نے کہتے اوپر اپنے روم کی جانب قدم بڑھائے جبکہ علیشے منہ کھولے اعتراضاً کچھ بولتی کہ

زرتاج بیگم نے علیشے کو گھورا پھر کیا تھا علیشے چپ چاپ منہ بناتی حمدان کے پیچھے اوپر قدم اٹھانے لگی ۔

حمدان کے روم میں آتے علیشے نے ایک نظر پورے روم کا جائزہ لیا شاندار روم اپنے مالک کے اعلی ذوق رکھنے کی گواہی دے رہا تھا علیشے کو بے ساختہ پرانے طرز کے فرنیچر والا اپنا روم یاد آیا وہ اس گھر کا شہزادہ تھا تو شہزادوں جیسا کمرہ رکھتا تھا اور وہ احسانات پر پلنے والی ویسا ہی کمرہ ڈیزرو کرتی تھی علیشے کا موڈ جو حسیب کی آمد پر خوشگوار ہوا تھا بد مزہ ہوا وہ بیڈ پر رکھی شرٹ کو اٹھاتی باہر گئی کچھ دیر بعد شرٹ پریس کر کے سلیقے سے بیڈ پر رکھتے وہ پلٹی ہی تھی کہ پہاڑ جیسے وجود سے ٹکرائی علیشے بیڈ پر گرتی کہ حمدان نے اپنا کسرتی بازو علیشے کی زرا سی موٹی بل کھاتی

کمر پر لپیٹتے اسے اپنے قریب کیا علیشے نے ہڑبڑاتے حمدان کے کشادہ سینے کے بھورے بالوں پر ہاتھ رکھا سر کے گیلے بالوں سے ٹپکتی بوندیں اب علیشے کے چہرے کو بھگو رہی تھی علیشے براؤن بلیک آنکھوں کو ٹپٹپاتے حمدان کو دیکھ رہی تھی جو علیشے کے چہرے کے ہر نقوش کو دیکھنے میں مگن تھا ۔

"چھوڑو مجھے " علیشے حمدان کو خود سے دور کرنے کی کوشش میں بولی مگر اس پہاڑ کو سامنے سے ہٹانا علیشے کے بس کی بات تو نا تھی ۔

"اور اگر نا چھوڑو تو" حمدان نے مسکراتے کہا علیشے نے حمدان کو دیکھا وہ حمدان جیسے باڈی بلڈر کی قید میں چھوٹی بچی محسوس کر رہی تھی خود کو -- یہ اسے آج کیا ہوگیا ہے ؟علیشے نے دھڑکتے دل سے سوچا۔

"کیا پی رکھی ہے تم نے غازی.. چھوڑوں مجھے بدتمیز شرم نہیں آتی تمہیں" علیشے گھبراہٹ پر قابو پانے کی کوشش کرتی بامشکل بولی حمدان کے بھیگے وجود کی نرمائی علیشے کی قمیض کو نم کر رہی تھی علیشے شرمائے یا گھبرائے دونوں فطری عمل ایک ساتھ حملہ آور ہوئے

۔

"تمہیں دیکھ کر نشہ خود با خود چڑھتا ہے میری ڈبل بیڑی " حمدان علیشے کے گلاسس پر چوٹ کرتا بولا جبکہ "میری " لفظ پر علیشے کا دل زورو سے دھڑکا تھا ۔

"تم --چاہتے-- کیا-- ہو-- غازی" علیشے حمدان کے بدلے انداز کو دیکھتی بولی ۔

"بتا دوں ؟ " حمدان مزید علیشے کے چہرے پر جھکتا بولا علیشے نے گھبرا کر چہرہ پیچھے کیا ۔

"ہاں" علیشے نے بامشکل بولا حمدان نے علیشے کی کمر سے بازو کھینچا علیشے بیڈ کے نرم و ملائم ماسٹر فارم پر جا گری علیشے نے حمدان کو دیکھا جو اب ٹاول گلے سے نکالتا دور اچھال چکا تھا علیشے کے لب خشک ہوئے جان لبوں پر آئی۔

علیشے کہونیوں کے بل اُٹھتی کہ حمدان علیشے کے اعتراف دونوں ہاتھ رکھتا علیشے پر جھکا۔

"غا۔۔ز۔۔ی" علیشے ہڑبڑائی حمدان ہاتھوں کے بل آگے ہوتے علیشے کو کہنیوں کے بل پیچھے کھسکنے پر مجبور کر گیا حمدان آگے بڑھتا گیا اور علیشے پیچھے کھسکتی گئی کہ اچانک بیڈ کراؤن سے جا لگی حمدان کے لب

مسکرائے علیشے کی حالت غیر ہونے لگی دل دیواروں پر پٹختا باہر آنے کو بیتاب ہوا ۔

"علیشے" حمدان نے بوجھل لہجے میں علیشے کو پکارا علیشے کے دل نے ایک بیٹ مس کی علیشے کی آنکھیں حمدان کی آنکھوں سے ٹکرائی حمدان نے ایک ہاتھ علیشے کے گال پر رکھتے نگاہیں علیشے کے ہونٹوں پر مرکوز رکھی ۔

"اگر تم مجھے" حمدان نے کہنا شروع کرتے بات جان بوجھ کر ادھوری چھوڑی جب علیشے نے دھڑکتے دل سے سوچا کیا بولنے والا ہے حمدان ۔

"اگر تم مجھے حسیب سے چھ قدموں کے فاصلے پر نظر نا آئی تو میری ڈبل بیڑی تمہار وہ حشر کرونگا کہ خود سے نظریں نہیں ملا پاؤں گی " حمدان کی بوجھل آواز سرد مہری میں بدلی جبکہ علیشے نے حیرت سے حمدان کو دیکھا جو استہزایہ مسکراتا علیشے سے دور ہوتا اپنی شرٹ لیتا اپنے کشادہ سینے پر ڈھانپ چکا تھا علیشے کو جب تک سب سمجھ آیا حمدان شرٹ کے بٹن بند کر چکا تھا ۔

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو غازی -- میں تمہاری شکایت تایا جان سے کرونگی " علیشے نے بیڈ سے اٹھتے حمدان کے قریب آتے غصے سے کہا

۔

"شوق سے لگانا ڈبل بیڑی مگر میری بات کو اگنور نہیں کرنا ورنہ انجام کی زمہ دار خود ہوگی تم" حمدان نے اپنے گیلے بالوں میں انگلیاں ہلاتے علیشے کے اوپر جان بوجھ کر پھوار جھٹکی اور ڈریسنگ کی سمت قدم بڑھائے۔

"ورنہ کیا کر لو گے تم" علیشے نے حمدان کے پیچھے کھڑے ہوتے پھر غصے سے پوچھا۔

حمدان جو ڈریسنگ کے سامنے اب بال بنا رہا تھا برش پٹختا علیشے کو پھر کمر سے پکڑتا اپنے قریب کر گیا۔

"یہ جو گلاب جیسے ہونٹ ہے نا انھیں انار جیسا کر دوں گا اتنا کافی ہے یا اور بتاؤ کیا کرونگا ؟" حمدان علیشے کے نچلے ہونٹ کو اپنی دو انگلیوں سے سیٹی کی شیپ میں گول کرتا ایبرو ریز کرتے بولا کہ موبائل رنگ ہوا جو کہ ڈریسنگ پر ہی پڑا تھا ولید کی کال تھی شاید وہ لوگ اسی کے گھر کے نیچے انتظار کر رہے تھے -- حمدان نے واپس علیشے کو دیکھا جو چشمے کے پیچھے آنکھیں پھیلائے حمدان کو سانسیں روکے دیکھ رہی تھی آج تو حمدان ہر ایکٹ سے علیشے کو حیران کر رہا تھا صبح تک حمدان علیشے کے روعب میں آرہا تھا تو اب علیشے پر روعب جھاڑ رہا تھا حمدان نے علیشے کو سیدھا کرتے کال ریسیو کی اور آنے کا کہتے سامنے پڑا عطر اٹھائے اپنی کلائیوں پر لگاتے گردن پر پھیرا اور خود کو پرفسوں

خوشبو میں معتبر کر گیا یہ خوشبو علیشے کے اندر تک جا بسی حمدان مرر میں علیشے کو بت بنا دیکھتا مسکرایا دھمکی اثر کر گئی ۔

حمدان علیشے کے قریب جھکتا اپنی کلائیاں علیشے کی گردن پر پھیر گیا آج علیشے حمدان کے ہر ایکٹ پر گھبرائے یا اس کی دیوانی ہو جائے اس بات کی کشمکش میں تھی لیکن یہ ایکٹ سب سے خطرناک ثابت ہوا علیشے نے سانسیں روکے آنکھیں زور سے بند کی حمدان کی مسکراہٹ گہری ہوئی ۔

"تم میری ڈبل بیڑی ہو ہیوی بیوی یہ نازک کترینہ بن کر کیوں چڑیلوں کو ہارٹ اٹیک دیتی ہو" حمدان نے سرگوشی کرتے اپنی بائیک کی چابی

اٹھائی اور دروازے کی سمت بڑھا چابی انگلی میں کی چین کی مدد سے گھوم رہی تھی ہونٹ سیٹی کی شیپ میں گول تھے ۔

''اللہ کرے یہ جو عطر بھر بھر خود پر انڈیل کر جو باہر جا رہے ہو کوئی چڑیل بھی تمہیں منہ نا لگائے '' علیشے غصے سے چیخی حمدان کی شرارت سمجھنے میں اسے کافی دیر لگی جبکہ حمدان قہقہہ لگاتا دروازے سے پلٹا ۔

''کوئی بات نہیں ہیوی بیوی گھر آکر تمہارے منہ لگ جاؤ گا '' حمدان ایک آنکھ ونگ کرتا شوخی سے بولا علیشے کانوں کی لو تک سرخ ہوئی آج حمدان نے اسے ایک نیا نام گفٹ کیا تھا ارے ڈبل بیڑی نہیں یہ تو حمدان علیشے کو تب سے پکارتا تھا جب علیشے کو گلاسس لگے تھے آج

تو نیا نام ''ہیوی بیوی تھا'' وہ کس لحاظ سے یہ نام لے رہا تھا علیشے کو سمجھ نا آئی خیر سمجھ جاتی اگر اس وقت وہ مکمل حواسوں میں ہوتی ابھی تو بیچاری اپنے غازی کے شاکنگ ٹرانس میں تھی -- ہیوی بائیک سنا تھا بیوی کو ہیوی بیوی بولنے والا دنیا میں شاید صرف ایک ہی تھا اور وہ تھا غازی !

ساحل سمندر کراچی کی خوبصورت جگہ رات کا وقت تھا سمندر کی لہریں ایک ساز رقصاں کر رہی تھی جس میں کراچی کے تقریباً ہر باشندے نے ایک دفعہ ان لہروں کے ساز کو سن کر اپنے دلِ غم کے شور کو

دفنایا ہوگا -- یہ وہ جگہ تھی جہاں لوگ اس وقت اپنے غم کو بھولانے آتے تھے تو کچھ ان لہروں کے شور میں خود کو پرسکون کرنے --

کراچی کا سمندر یا ساحل سمندر یا یوں کہنا بہتر رہے گا روشنیوں کے شہر کی اصل پہچان ! کیا نہیں تھا اس شہر میں وفا تھی محبت تھی اپنائیت تھی زندگی جینے کا سلیقہ تھا ٹوٹے دلوں کو تسلی دینے کے لیے ایک سمندر بھی تو تھا !!

زوہان اس دیوار پر اپنے دونوں پیر لٹکائے بیٹھا تھا جس کو سمندر کی تیز لہریں چھو کر واپس جارہی تھیں اور پھر لوٹ کر وہی شرارت کر رہی تھیں اس کا دل ٹوٹا تھا شاید اس لیے آج لہریں شدت سے اس زوہان نامی شخص کی دل جوئی کر رہی تھیں -

"تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو" زوہان نے اندھیرے میں ہی اپنے دائیں بائیں جانب حمدان اور ولید کو محسوس کرتے کہا نظریں اب بھی سمندر کی شرارت کرتی لہروں پر تھیں حمدان اور ولید مسکرائے سیاہ تاریک میں ہواؤں کے رخ کی طرح یاروں کی سمت پہچاننے والا یار ہو تو زوہان مئیو جیسا ہو ! ولید اور حمدان نے دل سے سوچا ۔

"تم یہاں اکیلے بیٹھے تھے ہم نے سوچا کمپنی دے دے" ولید نے زوہان کے گردن میں ہاتھ ڈالتے کہا ۔

"میں خودکشی کرنا چاہتا ہوں اس میں بھی کمپنی دے گا؟" زوہان نے کہا ولید نے سکینڈ کے دوسرے حصے میں زوہان کی گردن سے ہاتھ نکالا زوہان نے مسکراتے واپس سمندروں کو دیکھا ۔

"تو کہے تو جان دے دینگے جب تو نا رہا تو جی کر کیا کرے گے یارا"

حمدان اور ولید نے ایک ساتھ دائیں بائیں زوہان کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہانک لگاتے کہا کہ سمندر کی لہریں خاموشی سے ان کی یاری کے الفاظوں کو خود میں سمونے لگی جبکہ زوہان بے ساختہ اس حرکت پر مسکرا دیا ۔

"وہ مجھ سے دور چلی جائے گی" زوہان نے اداسی سے کہا وہ اس وقت چھ فٹ قد باڈی بلڈر وجود کا مالک وجاہت کا شہکار نوجوان مرد نہیں لگ رہا تھا وہ اس وقت اداس بچے کی طرح اپنی اداسی بیان کرتا معصوم بچہ لگ رہا تھا۔

"اس میں غلطی بھی زوہان تیری ہے تو کوئی سٹینڈ لیتا تو آج یہاں اداس بیٹھنے کے بجائے شہریار کی طرح گھر میں بھنگڑا کر رہا ہوتا" حمدان نے زوہان کی گردن پر زور آزمائی کرتے گھورتے ہوئے کہا۔

"اب بھی وقت ہے اداس مت بیٹھ انکل آنٹی سے بات کر حل نکل آئے گا" ولید نے بھی حمدان کی حرکت دہراتے کہا ان لوگوں کو

زوہان کے گریز کی وجہ اب تک معمولی ہی لگ رہی تھی جب زوہان نے دائیں بائیں ان کے ہاتھوں کو پکڑتے اپنے گلے سے نکالا اور گردن کو جھٹکا دیتے سیدھا کیا۔

''میرے تایا جان کے اکلوتے بیٹے نے پٹھان لڑکی سے شادی کی تھی پسند کی اس بات کو پندرہ سال گزر گئے تایا تائی نے آج تک اپنے اکلوتے بیٹے کی شکل نہیں دیکھی -- میرے ماں باپ کا تو پھر میں تیسرا اور چھوٹا بیٹا ہو تمہیں لگتا ہے میں سٹینڈ لونگا اور وہ مجھے اپنا لینگے ؟ میرے تایا کا بیٹا دو دفعہ مافی مانگنے آیا تھا گولیوں سے استقبال کیا تھا اس کا وہ تو پولیس کی وجہ سے بچ گئے ورنہ مار دئے جاتے -- اور یہ بات بھی چھوڑو مہرین کے امی ابو ایسے لڑکے کو بیٹی دے گے جو اپنے

ماں باپ کے خلاف جا رہا ہو یا جس کے خاندان میں زات پات کے نام پر قتل عام ہو ؟ اور وہ بھی چلو مان جائے تو کیا لگتا ہے مہرین مانے گی ؟ اور میرے ماموں! میرے خاندان والے خاص کر ابو ماموں کو باتے سنائے گے مجھے اپنے ماں باپ سے زیادہ ماموں سے محبت ہے میں انھیں ذلیل نہیں کروا سکتا " زوہان کے لہجے میں افسوس تھا دکھ تھا اور اداسی تھی ۔

"میں کہتا ہوں نا کہ ہماری برادری میں پسند کی شادی برادری کے اندر بھی بے حیائی سمجھی جاتی ہے یوں ہی نہیں کہتا پچھلے ماہ گاؤں میں دو خاندانوں میں لڑکا لڑکی کی محبت پر جنگ چھڑ گئی سالوں سے ایک برادری ہوتے ہوئے ان لوگوں نے اتنا لحاظ نا کیا تو پھر یہاں تو معاملہ

الگ ہے -- میں مہرین اور ماموں کو اپنی وجہ سے خامخہ دشمنی کی

بھینٹ نہیں چڑھا سکتا " زوہان نے مزید کہا حمدان اور ولید کو اب

معاملے کی سنگی کا کچھ کچھ احساس ہوا اکیسویں صدی میں بھی ایسے

خاندان پائے جاتے تھے جن میں برادری اولاد کی خوشیوں سے زیادہ

ضروری تھی -- ان دونوں نے حیرت سے سوچا وہ لوگ شہر کے رہنے

والے تھے حیرت بنتی تھی ان کی -

"تو کیا مہرین کو جانے دے گا کسی اور کے ساتھ؟ " ولید نے پوچھا -

"شاید وہ اس کے ساتھ خوش رہے" زوہان نے کرب سے یہ الفاظ

بولے -

''میری جان کے ٹوٹے کوئی تو حل ہوگا ؟ ہم اس شہریار کو اٹھا لیتے ہیں'' حمدان نے مشورہ دیا ۔

''باپ تیرا عزت دار شریف آدمی چچا تیرا اعزاز شدہ کیپٹن اور بیٹا لوگوں کو اٹھانے کی بات ایسے کر رہا ہے جیسے آلو کی بوری اٹھانی ہو ۔۔ تجھے ایدھی سینٹر سے تو نہیں گود لیا انکل آنٹی نے'' ولید نے حمدان کو چت رسید کرتے کہا ۔

''ہاں تیرے ساتھ تو لنگوٹ میں کھیل رہا تھا جب ابو آئے مجھے گود لینے '' حمدان نے جل کر کہا ۔

"تو ٹینشن نہیں لے کوئی حل نکل آئے گا" ولید نے زوہان کا کندھا تھپتھپاتے کہا۔

"شپاٹر کہاں ہے ؟" زوہان نے پوچھا۔

"تیری پہلی محبت کی ناکامی پر ڈانس پریکٹس کر رہا ہے اب خوشی سے یا دکھ سے یہ تو اسی سے پوچھ لے" حمدان نے کہا۔

''کیا مطلب ؟'' زوہان نے حیرت سے پوچھا جب حمدان اور ولید سیدھے کھڑے ہوتے مٹی زدہ ریت کو خود پر سے جھاڑنے لگے ولید اور حمدان نے ایک ایک ہاتھ پھیلایا جسے تھامتے زوہان جھٹکے سے کھڑا ہوا تو ان دونوں نے زوہان کا رخ پلٹا ۔

''وہ دیکھ '' دور کچھ فاصلے پر کھڑا عبداللہ ایک سندھی بزرگ چچا کے سامنے ڈانس کر رہا تھا اس بزرگ کے ایک ہاتھ میں کیسٹ والا میوزک پلیئر تھا جس میں گانے کی ہلکی ہلکی دھن ان تینوں تک پہنچ رہی تھی فاصلہ مٹانے پر گانا صاف کانوں کے پردوں سے ٹکرایا جبکہ سندھی لال شیشوں کی ٹوپی پہنا سفید اور کالی داڑھی میں دبلا پتلا آدمی لال سندھی

شیشوں والی واسکٹ پہنے دوسرے ہاتھ سے عبداللہ کو داد پیش کر رہا تھا جو گانے پر رقص کرنے میں مشغول تھا۔

پہلا پہلا پیار کسی نوں نی بھلدا !

عشق اچ بندا خوشی رلدا !

عبداللہ کسی ملنگ کی طرح زوہان کو دیکھتا ناچ رہا تھا آنکھوں میں صاف شرارت چمک رہی تھی

پہلا پہلا پیار کسی نوں نی بھلدا !

عشق اچ بندا خوشی رلدا !

حمدان اور ولید بھی اب عبداللہ کے ساتھ گھیرا بناتے ملنگ بنے وہ تینوں اب زوہان کو دیکھتے باقاعدہ خود بھی گا رہے تھے

مردا اے اودو جدو ہوندی بے وفائی اے !

ڑول تے گئے یاں پر چس بڑی آئی اے !

اب وہ تینوں زوہان کے گرد چکر کاٹتے سندھی ڈانس کر رہے تھے اور وہ کیسٹ والے چچا واہ واہ کرتے ہاتھ جھلا جھلا کر لطف اندوز ہو رہا تھا زوہان نے ان تینوں کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا مجال ہے یہ یار دکھی بھی ہونے دے وہ سوچتا مسکرایا جبکہ زوہان کو مسکراتا دیکھ عبداللہ اس کے قریب ہوتا گلے میں ہاتھ ڈالتا زوہان کو گال پر کس کر گیا حمدان نے فورا یہ نظارہ موبائل کے کیمرے میں قید کیا سمندر کی لہریں بھی ان چاروں کو دیکھتی خوشی سے چھنچھنا رہی تھیں ۔

"ایسے نہیں صحیح سے کرو ھدی" عبداللہ نے ھدی کو ہدایت دیتے کہا جو سرخ ڈوپٹہ سر پر ٹکاتے لیلہ بننے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ان کی یونیورسٹی میں کئی سال بعد ایک ڈرامہ فیسٹول تھا جس میں مختلف ڈیپارٹمنٹ میں سے ہر کسی نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا تو بی ایس کامرس کا ڈپارٹمنٹ کیوں کر کے پیچھے رہتا پوری کلاس سر توڑ کوشش کرتے اپنے لیلہ مجنو کے ایکٹ کو کامیاب بنانے کے لیے ناکام کوشش کر رہی تھی ھدی لیلہ بنی تھی تو حمدان مجنو وہ بھی ولید کے منع کرنے پر ہوئی نا حیرت ؟ مجھے بھی ہوئی تھی مگر ہمارے خانزادہ کی منتق الگ تھی اس کا ماننا تھا کہ لیلہ مجنو کو نہیں ملی اسی لیے اسے مجنو بننا ہی نہیں ہے بلکہ ایسے کسی ایکٹ میں حصہ ہی نہیں لینا جبکہ عبداللہ ڈائریکٹر بنتے آرٹیفشل دو سو روپے کا چشمہ ناک پر ٹکائے (جو اس

نے کلاس کے ایک لڑکے انس سے لیا تھا) ایک کان کے پیچھے دس روپے کا پین اڑسائے فری فنڈ کے ڈارمہ کی ریسل کرواتے اے سی اون کیے کلاس روم میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے نا نظر آنے والا پسینہ بہا رہا تھا لیلہ مجنو سے زیادہ ایکٹنگ تو عبداللہ میاں ڈائریکٹر بنتے کر رہے تھے ۔

"اور کیسے کرو؟ کر تو رہی ہوں " ھدی سرخ چہرے سے دھاڑی عبداللہ نے دہل کر دل پر ہاتھ رکھا ۔

"لیلہ بنی ہو گبر نہیں جو ڈرا رہی ہو معصوم کو" عبداللہ نے کہا ۔

"تم بن جاؤ مجھے نہیں بننا" لیلہ ہاتھ جھلا کر ڈوپٹہ عبداللہ کے منہ پر مارتی بولی ۔

"ہمیں چاہیے بھی نہیں ایسی زبان دراز لیلہ" عبداللہ ڈوپٹہ کیچ کرتا بولا ۔

"ہاں تو میرے بھائیوں کی پیاری پیاری بہنوں" عبداللہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا گلا کھنکھارتا بولا مخاطب وہ کلاس کی لڑکیوں سے تھا جبکہ اس کے الفاظ پر کلاس کے تمام لڑکوں سمیت زوہان ولید اور حمدان نے بھی اسے گھورا ۔

"ایسے مت دیکھو مجھے نظر لگ جاتی ہے " عبداللہ نے لڑکوں کے گھورنے کا نوٹس لیتے اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھتے شریر ہوتے کہا۔

"میرا چشمہ " انس کو اپنے چشمے کی فکر ہوئی جسے عبداللہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے نیچے دبایا ہوا تھا۔

"یہ لے تیرا دو سو کا چشمہ ، علیشے کے گروہ کا دھبہ ہے تو ہنننہ " عبداللہ انس کی مداخلت پر چشمہ غصے سے اتارتا انس کی طرف اچھال کر بولا انس نے گڑبڑاتے مشکل سے اپنا چشمہ تھاما اور شکر ادا کیا وہ کلاس کا نہایت کنجوس لڑکا تھا جبکہ علیشے کے ماتھے پر شکنیں پڑی

ھدی نے منہ بنائے عبداللہ کو دیکھا ھدی اور علیشے ساتھ ہی بیٹھی تھیں ۔

"عبداللہ میں تمہیں جان سے مار دوں گی مجھ سے پنگا نہیں لینا" علیشے نے تنبیہ کی عبداللہ نے اس کے گلاسس پر چوٹ کی تھی ۔

"ہاں مسز نالائق تم سے پنگاہ لے گا بھی کون" عبداللہ دانت دیکھاتا بولا جبکہ علیشے نے وہی سے اکاؤنٹنگ نوٹ بک پر general journal کے لیے لائن تحریر کرتا اسکیل اٹھا کر عبداللہ کی سمت پھینکا عبداللہ اس وار کے لیے باخوبی تیار تھا وہ نیچے جھکا اور اسکیل کلاس میں داخل ہوتے سر وہاج کے سینے پر ٹھاہ کر کے بجا سر وہاج

نے جہاں اپنا سینہ رائیل بلیو شرٹ کے اوپر سے مسلا کیونکہ اسکیل اسٹیل کا تھا وہی عبداللہ نے کھڑے ہوتے کلاس کے منہ کھول ریکشن پر اور علیشے سمیت مہرین ھدی اور باقی لڑکیوں کے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لینے پر پیچھے کی سمت دیکھا تو اس نے بے ساختہ دانتوں میں زبان دبائی پوری کلاس اب کبھی سر وہاج کو دیکھے تو کبھی علیشے کو ۔

"علیشے یہ کیا بدتمیزی ہے " سر وہاج نے سرخ چہرے سے کہا علیشے نے تھوک نگلا ۔

"سر میں عبداللہ کو مار رہی تھی غلطی سے آپ کو لگ گیا ---- سوری سر " علیشے شرمندہ ہوئی ۔

''سر یہ عورت مجھ پر جان لیوا حملہ کرنا چاہتی تھی'' عبداللہ نے دہائی دی ۔

''آپ پر تو عبداللہ اگر دجال بھی حملہ کر دے تو بھی آپ بچ جائے '' سر وہاج عبداللہ کی ایکٹنگ پر دانت پیستے ہوئے بولے جبکہ پوری کلاس میں دبی دبی سی کھلکھلاہٹیں گونجنا شروع ہوئیں ۔

''سر میرے باپ کی دعائیں ہیں بس '' عبداللہ شرمندہ ہو جائے ایسا ہو سکتا ہے بھلا؟ ۔

"عبداللہ باز آجاؤ تم سے اچھی تو مہرین ہے اس دفعہ تم سے زیادہ مارکس آئے ہے اس کے اور تم بس یہ شرارتوں میں وقت ضائع کرتے رہنا" سر وہاج نے تاسیف سے کہا جبکہ عبداللہ کی آنکھیں پھیلی تو مہرین سمیت پوری کلاس کو اپنے کانوں پر یقین نا آیا یہ بات ایسے تھی جیسے پٹواریوں نے خان کا کلمہ پڑھ لیا ہو۔

"کیا کہا سر آپ نے ؟" عبداللہ کو یقین نا آیا تو مہرین نے حمدان کو چوٹی کاٹنے کا کہا جس پر حمدان نے بھی حیرت سے زور دار چونٹی کاٹی مہرین آوچ کرتی حمدان کو گھور گئی۔

"سر آپ مزاق کر رہے ہیں نا" عبداللہ نے امید سے پوچھا ۔

"آپ میری سالی صاحبہ لگتے ہو عبداللہ جو میں آپ سے مزاق کرونگا" سر وہاج برہم ہوئے ۔

"سر یہ نہیں ہوسکتا" عبداللہ نے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے ۔

"اللہ یہ دن بھی دیکھانا تھا تو نے مجھے" عبداللہ کا صدمہ اور دوہائی عروج پر تھی ۔

"مس مہرین ظفر اس دفعہ آپ کے مارکس عبداللہ سے زیادہ آئے ہیں مجھے خوشی ہے --۔ آپ فائینل سیمسٹر میں بھی دل لگا کر پڑھے گی تو امید ہے بہترین مارکس آئے گے آپ کے" سر وہاج ساڑھے تین سالوں میں پہلی دفعہ مہرین سے اتنے خوش نظر آئے تھے مہرین نے زور و شور سے سر اثبات میں ہلایا سر وہاج امپورٹڈ فارمولا نوٹس ارحم کو پاس کرتے جانے لگے جنہیں دینے وہ کلاس میں آئے تھے عبداللہ سٹل کھڑا سر وہاج کو گھور رہا تھا جو کندھے اچکاتے نکلنے لگے ۔

"سر --۔" عبداللہ نے اپنا پہلو میں گرا ہاتھ ہوا میں بلند کرتے اٹھایا پوری کلاس نے یہ منظر شاکٹ ہو کر دیکھا کیونکہ عبداللہ کی آواز اتنی بلند اور گھمبیر تھی جیسے کوئی روح عبداللہ کے اندر پرواز کر گئی ہو سر

وہاج پلٹے اور ائیبرو ریز کرتے عبداللہ کو دیکھنے لگے انھیں پتا تھا عبداللہ انھیں اتنی آسانی سے قیامت خیز خبر سنتے ہر گز نہیں جانے دے گا

۔

"میں نے آپ کے لیے کیا کیا نہیں کیا" عبداللہ نے آنکھیں ماتھے پر رکھتے ہوا میں بلند ہاتھ کو دائیں بائیں جانب کرتے کیا کیا کا اشارہ کیا جیسے ہوا کو چپیٹ رسید کر رہا ہو پوری کلاس نے آنکھیں پھاڑے عبداللہ کو دیکھا ۔

"عبداللہ کیا کیا ہے آپ نے میرے لیے ؟" سر وہاج نے کیا پر زور دیتے سنجیدگی سے پوچھا اور دونوں ہاتھ سینے پر فولڈ کیے ۔

"میں نے آپ کے لیے لالہ سے کہ کر سموسوں میں چٹنی زیادہ ڈلوائی کہ میرے سر کھائے گے" عبداللہ نے روہانسے ہوتے کہا جبکہ عبداللہ کی بات سنتے زوہان حمدان اور ولید نے کھانستے بڑی مشکل سے قہقہہ ضبط کیا جبکہ سر وہاج نے اپنے چہرے کے تاثرات سنجیدہ ہی رکھے ۔

"تھینک یو عبداللہ ۔۔ لیکن میں سموسے کھاتا ہی نہیں ہوں" سر وہاج نے کہا عبداللہ کا منہ بن گیا ۔

"تو پھر وہ سموسے کون کھاتا تھا ؟" عبداللہ نے اپنا ہاتھ پہلو میں گرائے ادھر ادھر آنکھیں گھومائے سوچا پھر یاد آیا لالہ سے جلدی آرڈر

لینے کے لیے وہ خود ہی تو سر وہاج کا نام استعمال کرتا تھا عبداللہ نے اپنی مسکراہٹ چھپائی ۔

''تو سر آپ کے نام پر کون کھاتا تھا وہ سموسے '' ارحم نے بھی پڑھاکو لڑکا تھا ۔ CRاستفسار کیا ارحم کلاس کا

''جو سر کے نام پر چٹنی زیادہ ڈلواتا تھا'' زوہان نے عبداللہ کا پردہ فاش کیا پوری کلاس نے عبداللہ کو دیکھتے سر نفی میں ہلایا البتہ سر وہاج مطمیئن سے کھڑے تھے جیسے پہلے ہی یہ بات جانتے ہو ۔

"میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی کے گھر کے دروازے کے سامنے نہیں بیٹھا لیکن آپ کے آفس کے آگے بیٹھا رہا" عبداللہ نے بات پلٹتے شکوہ کناں آنکھوں سے سر وہاج کو دیکھا۔

"کیوں" سر وہاج استفسار کیے بنا نا رہ سکے۔

"تاکہ یہ آپ کے نالائق طالب علم آپ کو ڈسٹرب نا کریں مجھے پتا ہے آپ فری پیریڈ میں ہماری بھابھی (سر وہاج کی منکوحہ) سے بات کرتے ہیں" عبداللہ نے گویا دھماکا کیا سر وہاج کا دل کیا اس شیطان کا گلا دبا دے سر وہاج تقریبا تیس پینتیس سال کے لگ بھگ تھے شریف نکاح شدہ محترم اور سب کے فیورٹ ٹیچر تھے پوری کلاس ان

سے فرینک تھی تو صرف مہرین ظفر تھی جسے میتھ کی وجہ سے میتھ کے زندہ دل ٹیچر سر وہاج سے بیر تھا۔

"تو میں یہ سمجھو عبداللہ آپ میری باتیں سنتے تھے" سر وہاج دانت پیس کر بولے ۔

"قسم لے لیں سر میں ان نالائقوں کی وجہ سے صرف آپ کے لیے آپ کی محبت میں تپتی دھوپ میں ایک ٹانگ پر کھڑا رہ کر پسینہ بہا کر پہرداری کرتا تھا تاکہ آپ کو آپ کی محبت سے کوئی بھی دور نا کر پائے " عبداللہ نے دل پر ہاتھ رکھے محترم ہوتے کہا جبکہ یہ سرا سر جھوٹ تھا یونیورسٹی کے خوبصورت شیلٹڈ کوریڈور میں آرام دہ سٹیل بینچ پر بیٹھنے

کے بجائے یہ عبداللہ کا بچہ ہمیشہ لیٹا ہوا رہتا تھا اور پسینہ تو کبھی اس کی شکل پر نہیں دیکھا پوری کلاس نے اب نالائق کے خطاب پر عبداللہ کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا ۔

"مجھ پر حرام ہے جو میں نے آپ کی ایک بات بھی سنی ہو" عبداللہ نے مزید کہا جبکہ سر وہاج نے عبداللہ کو پہلے مشکوک نگاہوں سے دیکھتے جیسے اس کی بات کا یقین کیا مگر یہ دو سکینڈ کا یقین کرنا فضول ثابت ہوا ۔

"اچھا اور تم نے کہا تھا کہ سر وہاج میڈیم کو لے کر کراچی فوڈ جانے والے ہیں کھانے پر وہ کیا تھا؟" علیشے نے اپنا بدلہ لیا جبکہ سر وہاج نے پہلے علیشے کو اور پھر عبداللہ کو دیکھا ۔

"اور یہ بھی کہا تھا کل کے آج سر وہاج رائیل بلیو شرٹ پہنے گے میڈیم کے کہنے پر وہ کیا تھا ؟" انس نے بھی تیوری چڑھا کر بولا سر وہاج نے عبداللہ کو دیکھتے دانت پیسے وہ اس وقت رائیل بلیو شرٹ میں ہی ملبوس تھے ۔

"اور یہ بھی کہا تھا کہ سر اپنی مسسز سے ڈرتے ہیں" مہرین نے بھی عبداللہ کو دیکھتے کہا سر وہاج نے خشمگیں نگاہوں سے عبداللہ کو گھورا ۔

"سر یہ سب مجھے پھنسا رہے ہیں یہ باتیں یاد ہیں ان سب کو یہ نہیں یاد کہ میں تھا وہ جس نے میتھ کے امپورٹڈ تم سب کو لا کر دئے تھے " عبداللہ لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ ٹکاتا بولا سر وہاج کے سر پر لگی توتلوں پر بجھی انھوں نے پوری کلاس کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا سر وہاج کی نظروں کی تاب نا لاتے ہوئے سارے سٹوڈینٹ ادھر ادھر دیکھنے لگے تو کوئی آپس میں بات کرنے لگے تو کچھ تو ہیڈ ٹاؤن ہوگئے ۔

"بے شرموں نالائقوں میں ہی تھا وہ جس نے سر کی اسائنمنٹ شیڈول کو مشکل سے آسان بنایا تھا وہ بھی اپنی جان پر کھیل کر" عبداللہ نے دکھی دل سے سب کو مزید شرم دلائی ۔

"کیسے ؟" سر وہاج عبداللہ کے قریب ہوتے دانت پیستے بولے ۔

"اب سر کیا بتاؤ آپ کو آپ کی کار کا ٹائر پنچر کیا تھا اور پھر تین تین سڑیاں پھلانگ کر یہ خبر اپ تک پہنچائی تھی پھر جو پریزنٹ کرنے کے لیے آپ نے اسائیمنٹ ورک دینا تھا اسے ایکسچینج کر دیا" عبداللہ سر وہاج کے کندھے پر کہنی ٹکائے بال سیٹ کرتا بولا سر وہاج کو بے ساختہ وہ دن یاد آیا جب انھیں جلد گھر پہنچنا تھا اور اپنی کار کو دیکھتے وہ

پریشان ہوئے تھے پھر مس شبانا نے انھیں لیفٹ دی تھی اور یہ ہی سر وہاج کی اس دن کی سب سے بڑی غلطی تھی کیونکہ گھر کے گیٹ پر انٹر ہوتے ان کی منکوحہ کی نظر کار میں بیٹھی مس شبانا پر گئی اور پھر کیا تھا سر وہاج کی مسسز پورے تین دن ان سے ناراض رہی تھی ۔

"عبداللہ تم تو کہتے ہو کہ میں تمہارا سب سے فیورٹ ٹیچر ہوں " سر وہاج فورا آپ سے تم پر اتے غصّہ ضبط کرتے استفسار کرنے لگے جب یہ عبداللہ ان کے فیورٹ ہونے کے باوجود یہ کام ان کے ساتھ کر سکتا ہے تو پھر جن ٹیچر کو یہ پسند نہیں کرتا ان کے ساتھ کیا کیا کرتا ہوگا سر وہاج نے تاسیف سے سوچا ۔

''سر بے شک ہیں مگر فیوچر بھی کوئی چیز ہوتی ہے '' عبداللہ نے سیدھے ہاتھ کے ناخنوں پر پھونک مارتے مصروف انداز میں کہا پوری کلاس عبداللہ کی دیدہ دلیری پر عش عش کر اٹھی ۔

''ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کر وار کرتی ہے عبداللہ '' ھدی نے عبداللہ کو شرم دلانی چاہی ۔

''ہاں تو گھر نا یہ تو یونیورسٹی ہے '' عبداللہ نے آنکھیں گھماتے اپنے جوک پر خود ہی پیٹ پر ہاتھ مارتے قہقہہ لگایا جبکہ پوری کلاس سر وہاج کے سرخ کانوں کو دیکھتی عبداللہ کی شامت کا انتظار کر رہی تھی ۔

"عبداللہ چلو تم وائس پرنسپل میم کے پاس " سر وہاج عبداللہ کو کان سے پکڑتے کھینچتے ہوئے کلاس سے لے کر جانے لگے عبداللہ گڑبڑا کر ہوش میں آیا۔

"سر میری بات تو سنیں " عبداللہ دل پر ہاتھ رکھتا گڑبڑاتا دہائی دینے لگا مگر سر وہاج نے ایک نا سنی پوری کلاس کے دل کو جیسے ٹھنڈ پڑی تو عبداللہ سر سر کرتا کلاس سے سر وہاج کے ساتھ زبردستی سرک لیا۔

"ھدی کیا کر رہی ہو" ولید ھدی کے قریب بیٹھتے بولا ھدی یونیورسٹی کے گارڈن ایریا میں بیٹھی نوٹس بنانے میں مصروف تھی ۔

عبداللہ اب بھی وائس چانسلر میم کے آفس میں موجود تھا جبکہ اسی وجہ سے یونیورسٹی میں سکون تھا سب لوگ اپنے اپنے اہم کاموں میں مصروف تھے ۔

"کچھ نہیں ولید نوٹس بنا رہی ہو" ھدی نے مصروف سے انداز میں بنا ولید کو ایک نظر دیکھے جواب دیا اپنی وجیہہ پرسنیلٹی کے جیسے پوری یونیورسٹی خوبصورت آواز بھی تو ولید خانزادہ کی تھی ۔

ولید کی کرسٹل نیلی آنکھیں ھدی کے چہرے کا طواف کرنے لگی جس پر پونی ٹیل سے سلکی بالوں کی کچھ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھیں وہ بے انتہا خوبصورت تھی یا خوبصورتی کا پیکر تھی ولید کے دل نے بے ساختہ اعتراف کیا۔

"کیا ہوا تم کہاں گم ہو گئے ہو" پین بند کر کے نوٹ بک پر رکھتے ھدی نے سامنے بیٹھے ولید کو دیکھتے استفسار کیا جو مسکراتا نفی میں سر ہلا گیا۔

"ھدی " سامنے سے آتے ایک لڑکے نے ھدی کو آواز دی آواز کے تعاقب میں ھدی کے ساتھ ولید نے بھی دیکھا وہ لڑکا ولید کے ہم عمر تھا بلیک جینز پر وائٹ ٹی شرٹ پہنے تھا گندمی رنگت کا مالک وہ لڑکا پرکشش تھا اسے دیکھتے ھدی کی رنگت فق ہوئی ۔

"کیسی ہو کزن ؟ " اس لڑکے نے ھدی کے پاس بیٹھے مسکراتے ہوئے پوچھا ھدی نے اس سے بے ساختہ فاصلہ قائم کرتے اپنی چیزیں سمیٹنا شروع کیا ۔

"ھدی تم جانتی ہو ؟" ولید نے ضبط سے اس لڑکے کا ھدی کے پاس بیٹھنا برداشت کرتے ھدی سے پوچھا ۔

"جی جانتی ہے یہ میری کزن ہے مطلب میری آنی اس کی پھپھی ہیں -- بائے دی وئے میرا نام بلال ملک ہے آج ہی اس یونیورسٹی میں میری مائیگریشن ہوئی ہے " بلال نے کہا اور مصحافے کے لیے ہاتھ ولید کے سامنے پھیلایا جسے ولید نے تھام لیا جبکہ مائیگریشن والی بات پر ھدی کے چہرے پر پریشانی ابھری -

"مجھے علیشے کے پاس جانا ہے وہ میرا انتظار کر رہی ہے بائے " ھدی نے ایک نظر بلال کو دیکھتے ولید سے کہا اور بنا ولید کی بات سنے وہاں سے اٹھتی چلی گئی ولید بھی ھدی کے پیچھے ہوا مگر انس نے اسے اپنے ساتھ سٹوڈینٹ کیمپ کی طرف چلنے کا اشارہ کیا وہاں کوئی مسئلہ ہوگیا

تھا جبکہ بلال ھدی کی پشت غائب ہونے تک گہری نظروں سے ھدی کو دیکھتا رہا۔

"عبداللہ آپ باز کیوں نہیں آجاتے اپنی شرارتوں سے یہ آپ کا لاسٹ سمیسٹر ہے" میم نے سامنے چئیر پر بیٹھے سر وہاج کی شکایتیں سننے کے بعد سر جھکائے عبداللہ سے کہا جس نے میم کی بات پر اپنا کان کھجایا مگر چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی جسے جلد ہی چھپایا گیا۔

"میم آپ کسے سمجھا رہی ہیں ساڑھے تین سالوں میں سمجھا ہے یہ جو اب سمجھے گا" سر وہاج کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔

''سر وہاج بچہ ہے سمجھ جائے گا'' میم نے سر وہاج کو سمجھانا چاہا ۔

''بچہ ؟ '' سر وہاج نے میم کی بات پر گھور کر عبداللہ کو سر تا پاؤں دیکھا عبداللہ نے پھر مسکراہٹ چھپائی جبکہ وائس چانسلر میم کوثر نے بھی سر وہاج کے ریکشن پر منہ پر ہاتھ رکھے اپنے ہونٹوں کی جنبش (مسکراہٹ) کو روکا وہ نہیں چاہتی تھیں کہ سر وہاج مزید خفا ہو جائے ۔

''سر آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں '' عبداللہ نے منہ بناتے کہا ۔

"یہ عنصر آپ کے اندر بھی موجود ہے ؟ " سر وہاج نے ایبرو ریز کرتے استفسار کیا عبداللہ نے مدد طلب نظروں سے میم کو دیکھا جو سیٹ پر آرام دہ بیٹھتی کندھے اچکا گئیں اتنے میں سر نیازی بھی آفس میں اجازت طلب کر کے داخل ہوئے ۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے ؟" سر نیازی سلام کرنے کے بعد بولے ۔

"جی جی " میم نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا ۔

"عبداللہ یہاں موجود ہے اور سر وہاج کا سرخ چہرہ بتا رہا ہے خیریت کے امکان نہیں " سر نیازی فائل میم کے سپرد کرتے گویا ہوئے ۔

"سر میں نے تو کچھ نہیں کیا بس سچ بولا ہے آج اور سر وہاج میری شکایت لگا رہے ہیں میم سے ۔۔ اب آپ بتائیں سچ بولنا گناہ تو نہیں ہے نا" عبداللہ نے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپاتے پوچھا سر نیازی نے عبداللہ کو دیکھا اور پھر سر وہاج کو ۔

"بلکل اور سچ وقت پر بولنا چاہیے " سر وہاج نے دانت پیستے کہا اور سر نیازی کو ساری بات بتائی سر نیازی نے نفی میں سر ہلایا ۔

"عبداللہ بہت بری حرکت کی ہے آپ نے" سر نیازی نے تاسیف سے کہا۔

"سر میں شرمندہ ہو" عبداللہ نے سر کھجاتے کہا۔

"شرمندگی نظر تو نہیں آرہی -- میم میں کہ رہا ہوں میں اب اسے معاف نہیں کرونگا آپ اسے سسپینڈ کرے ایک ہفتے کے لیے" سر وہاج برہمی سے بولے عبداللہ نے آنکھیں ادھر ادھر گھماتے بچنے کی کوئی راہ تلاش کی وہ ایک ہفتے تک بور نہیں ہو سکتا تھا جی ہاں وہ پانی میں آگ لگانے والا ایک ہفتے تک آگ لگائے بنا پانی کیسے پی سکتا تھا عبداللہ صاحب عظیم طالب علم تھے انھیں سسپینڈ ہونے کا خوف

اپنے والدین یا پڑھائی کے ہرج کی وجہ سے نہیں تھا اسے سسپینڈ ہونے کا خوف اپنے بور ہونے کی وجہ سے تھا ۔

"سر آپ کو معلوم ہے مجھے جب کوئی کہتا ہے تمہارے فیورٹ پروفیسر کون ہے تو میں پتا ہے آپ کا نام لیتا ہوں میں پوچھتا ہو سر ۔۔ آپ کو تنگ وہی بندہ کرتا ہے جو آپ سے محبت کرتا ہے مجھے نہیں پتا تھا آپ کو میرا تنگ کرنا میری محبت ہرٹ کرے گی میں کبھی آپ کو تنگ نا کرتا " عبداللہ ڈرامٹک انداز میں دل پر ہاتھ رکھتا آنکھوں میں اداسی لیے بولا سر نیازی اور میم کوثر نے عبداللہ کی شاندار ایکٹنگ پر اسے دل ہی دل میں داد پیش کی عبداللہ کچھ قدم آگے لیتا سر وہاج کی کرسی کو اپنی سمت موڑتے ہوئے پنجوں کے بل بیٹھا جیسا کوئی

روٹھی ہوئی محبوبہ کو منانے والا ہو جو اس سے منہ پھلائے بیٹھی تھی سر نیازی نے سینے پر ہاتھ فولڈ کرتے اپنی ہنسی ضبط کرتے سین کو ملاحظہ فرمایا جبکہ میم کوثر نے اپنے منہ کے قریب دونوں ہاتھوں کی انگلیاں الجھائے عبداللہ کو دلچسپی سے دیکھا ۔

"سر میں نے آپ سے بہت محبت کی ہے لوگ دل سے محبت کرتے ہیں میرے تو گردے پھیپڑے یہاں تک کے پسلیوں نے بھی آپ سے محبت کی ہے " عبداللہ نے کہتے اپنی اداس آنکھوں سمیت چہرہ اٹھائے سر وہاج کی جانب دیکھا جن کی آبرو ریز تھی مطلب صاف تھا ہو گئی نوٹنکی یاں باقی ہے کچھ ؟ جبکہ عبداللہ نے منہ بسورا تو میم کوثر اور سر نیازی قہقہہ لگا اٹھے ۔

''یار سر سوری نا پلیز سسپینڈ نا کرے میں کیسے گزاروں گا ایک ہفتہ آپ سب کے بنا '' عبداللہ اب سر وہاج کے پیر پکڑتا بولا سر وہاج کو اب عبداللہ کے منہ بنا کر بولنے پر پیار آیا سر وہاج نے عبداللہ کا کان پکڑتے اسے سیدھا کھڑا کیا اور خود بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے ۔

''باز آجاؤ عبداللہ اس دفعہ معاف کیا مگر آئندہ نہیں کرو نا سمجھے '' سر وہاج عبداللہ کا سرخ پڑتا کان چھوڑتے گویا ہوئے جبکہ عبداللہ کرہاتا اپنا کان مسلتا سر وہاج کو دیکھنے لگا اور مسکراتا سر اثبات میں ہلا گیا ۔

''آئی لو یو سر '' عبداللہ سر وہاج کے گلے ملتا بولا سر وہاج عبداللہ کی پیٹھ پر ایک مکہ جڑتے مسکرا دئے ۔

''مار دیا ظالم '' عبداللہ منہ بناتے کراہ اٹھا جبکہ اب سر وہاج قہقہہ لگا اٹھے ۔

حمدان لائبریری میں داخل ہوا وہ علیشے کو ہی ڈھونڈنے کے لیے یہاں آیا تھا جو اسے صبح سے ہی منہ نہیں لگا رہی تھی اور کلاس کے بعد پتا

نہیں کہاں غائب ہو چکی تھی حمدان ابھی علیشے کو ہی تلاش کر رہا تھا جب اس کی نظر کامران کے ساتھ بیٹھی علیشے پر گئی وہ اور کامران کچھ نوٹس بنانے میں مصروف تھے وہ دونوں کچھ فاصلے پر بیٹھے اپنے کام میں بے حد مصروف تھے نا وہ پہلی بار نوٹس بنا رہے تھے نا حمدان یہ منظر پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا مگر آج یہ منظر دیکھتے حمدان کی رگیں تن گئی دل میں جیلسی کا احساس ہوا حمدان تن فن کرتا اس ٹیبل تک پہنچا اور خشمگیں نگاہوں سے کامران کو گھورنے لگا۔

"تمہیں پوری کلاس میں میری بیوی ملی تھی ساتھ نوٹس بنوانے کے لیے " حمدان اپنا بیگ ٹیبل پر پٹختا سرخ چہرے سے دبا دبا غرایا تھا وہ تو اس وقت لائبریرین صاحبہ بک شیلف میں کتابیں ترتیب دے رہی

تھیں اس لیے ان کا دھیان اس طرف نا تھا اور وہ کچھ تھیں بھی کافی دور ان لوگوں کی مخالف سمت میں اس لیے ان تک آواز نا پہنچی جبکہ لائیبریری میں اس وقت چار پانچ سٹوڈینٹس کے علاؤہ کوئی بھی نا تھا جو اپنی کتابوں میں بے حد مصروف تھے ۔

"کیا ہوا ؟" کامران حمدان کے غرانے پر اچھل پڑا اور بے حد خفگی سے حمدان سے پوچھنے لگا جبکہ علیشے بھی حیران ہوتی حمدان کو دیکھ رہی تھی ۔

"اپنے نوٹس خود بناؤ " حمدان نے کہتے علیشے کے سامنے سے نوٹ بک اور بکس بند کیں ۔

"غازی یہ صرف کامران کے ہی نہیں میرے بھی نوٹس ہیں تم کیا کر رہے ہو" علیشے حمدان کی حرکت پر غصہ اور حیرت سے بولی مگر جیسے حمدان نے اس کی بات سنی ہی نہیں ۔

"حمدان کیا ہو گیا ہے یار" کامران کو بھی حمدان کی حرکت پر حیرت ہوئی ۔

" خان کا دماغ خراب ہو گیا ہے " حمدان پھر غرایا اس وقت اسے کامران اپنا کلاس فیلو اور دوست نہیں دشمن نظر آرہا تھا ۔

"غازی تم ۔۔ " علیشے غصے سے اپنی جگہ سے اٹھی اور حمدان کے روبرو ہوئی مگر حمدان علیشے کی طرف متوجہ نا تھا ۔

"سائلینس " لائبریرین کی حکمیہ آواز گونجی انھیں شاید اب ہوش آیا تھا وہ اپنے کام میں مصروف سی بولیں لائبریری میں موجود سٹوڈینٹس نے بھی اب کتابوں سے سر اٹھائے حمدان اور علیشے کو دیکھا ۔

"تم میری شکل کیا دیکھ رہے ہو اٹھو اور شکل گم کرو اپنی ورنہ خان کا مزید دماغ خراب ہوا نا یہ لائبریری کا نقشہ بگڑ جائے گا" حمدان ہنوز خود پر ضبط کرتا کامران سے مخاطب ہوا جو حمدان کے لفظوں میں چھپی

دھمکی محسوس کرتا اور اس خان باڈی بلڈر کی تنی رگوں کو دیکھتا اپنی کتابیں سمیٹنے لگا۔

''پٹھانی ۔۔'' کامران نے علیشے کو مخاطب کرنا چاہا یہ علیشے کا نک نیم تھا جبکہ حمدان نے ایبرو ریز کرتے کامران کو دیکھا۔

''مجھے لگتا ہے تمہیں اس پٹھانی کا پٹھان اپنے بلڈوزر جیسے وجود کے ساتھ نظر نہیں آرہا'' حمدان نے جبڑے بھینچے کہا ۔

"اگر پٹھان کی اجازت ہو تو میں پٹھان کی پٹھانی اور اپنی بھابھی سے اپنے نوٹس لے لو" کامران حمدان کے تاثرات پر دانت پیستا گویا ہوا جبکہ کامران کی پٹھان کی پٹھانی اور بھابھی والی بات پر حمدان کے جلتے دل پر برف پڑی اور حمدان احسان کرنے والے انداز میں آنکھیں گھما گیا جس کا مطلب تھا جو لینا ہے جلدی لو اور دفعہ ہو جبکہ علیشے کلس کر رہ گئی اور کامران نوٹس اٹھاتا حمدان کو منہ بسورتے دیکھتا لائبریری سے باہر نکلا۔

"تم کہا چلی ؟" علیشے کو اپنا سامان بیگ میں ڈالتے دیکھ حمدان علیشے سے مخاطب ہوا جو زپ بند کرتی ایک نظر حمدان کو گھورتی وہاں سے جانے لگی جب حمدان نے علیشے کے ہاتھ سے بیگ لیتے ٹیبل پر رکھا

اور ایک نظر لائیبریری میں موجود سٹوڈینٹس پر ڈالتا علیشے کی کلائی تھامے لائیبریری کے کونے والی شیلف کے پیچھے لے گیا حمدان نے یہ سب اتنی جلدی کیا کہ علیشے کچھ سمجھ ہی نہیں پائی اور جب سمجھ آیا تو خود کو حمدان کے حصار میں پایا حمدان ایک بازو علیشے کی کمر پر لپٹائے علیشے کی ڈارک بلیک براؤن آنکھوں میں دیکھ رہا تھا وہ اپنے چھ فٹ سے نکلتے قد سمیت اپنی چھوٹی بیوی پر جھکا ہوا تھا ۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ غازی " علیشے حمدان کی شرٹ پر دونوں ہاتھ رکھتی حمدان پر دبی دبی آواز میں غرائی ۔

"بدتمیزی کہا کی ہے میں نے میری ہیوی بیوی بدتمیزی تو تم کر رہی ہو صبح سے مجھے اگنور کر رہی ہو" حمدان علیشے کی اونچی پونی میں سے چہرے کے اعتراف میں نکلی لٹوں میں سے ایک ہلکی لٹ کو علیشے کے کان کے پیچھے کرتا بولا اور بے ساختہ اپنی بھاری انگلی سے علیشے کی ڈریس سے میچنگ پلس کو چھو گیا علیشے حمدان کی بات اور ایکٹ پر دل تھامے اسے دیکھنے لگی ۔

"بولو" علیشے کو خاموش دیکھتے حمدان نے اس کی کمر پر گرفت سخت کرتے خود سے لگایا علیشے کی دھڑکنیں حمدان کے چٹانی سینے سے جا ٹکرائی علیشے کا چہرہ خون جھلکا دینے کی حد تک سرخ ہوا جبکہ حمدان علیشے کے چہرے میں گم تھا ۔

"میں -- میں تو-- نہیں کر --رہی تھی " علیشے نے اپنی دھڑکنوں کا قابو رکھنے کی کوشش کرتے کہا لہجہ خود با خود مقابل کی نزدیکی پر ڈگمگا گیا علیشے کے سرخ چہرے اور دھڑکنوں کی تیز رفتاری پر تضاد اس کی گھبراہٹ کو محسوس کرتے حمدان کے چہرے پر مبہم سی مسکراہٹ رقصاں ہوئیں وہ ڈرنے والی نہیں تھی مگر حمدان کی قربت اور اتنی نزدیکی پر وہ گھبرا رہی تھی -

"پھر صبح میرے ساتھ یونی کیوں نہیں آئی مہرین کے ساتھ کیوں آئی ؟ اور نا میرے ساتھ بیٹھی کلاس میں اور جب میں نے کینڈین چلنے کا کہا تو تم یہاں آگئی اس کامران کے ساتھ نوٹس بنانے کے لیے "

حمدان دوسرے ہاتھ کو علیشے کے گال اور گردن پر ٹکاتا علیشے کے گال پر انگوٹھا مس کرتا اپنا چہرہ علیشے کے چہرے کے قریب کرتا گویا ہوا کامران کا نام لینے پر لہجہ خود با خود سنجیدہ ہوا علیشے کو حمدان کی سانسوں کی تپش سے اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہوا نگاہیں جھکیں وہ حمدان کے لہجے میں جلن محسوس نہیں کر پائی تھی ۔

"وہ -- وہ -- میں " علیشے گھبرائی ۔

"غا -- غازی " علیشے نے حمدان کو پکارا حمدان جو علیشے کے گال پر لب رکھنے والا تھا علیشے کے پکارنے پر پیچھے ہوا ۔

"اب بولو میرے ساتھ بیٹھو گی" حمدان علیشے کے سرخ پڑتے گال کو دیکھ رکا حمدان علیشے کے قد تک آتا بامشکل جھکا ہوا تھا۔

"غا۔۔ غازی" علیشے حمدان سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی مگر یہ تو ممکن نا تھا۔

"بولو میری پٹھانی ساتھ بیٹھو گی" حمدان ضد پر اترتا علیشے کا رخ دوسری سمت کیے دوسرے گال پر بھی بیرڈ رب کرنے لگا۔

"غازی -- چھوڑو --مجھے " علیشے اپنی سکن پر شدید جلن محسوس کرتی اب کی دفعہ غصے سے بولی وہ حمدان کا ضدی لہجہ محسوس کر چکی تھی

-

"پہلے ہاں بولو " حمدان نے ضدی لہجے میں کہا علیشے کو غصہ آیا -

"نہیں بول رہی " علیشے اب حمدان کے سینے سے گردن تک اپنے ہاتھ لاتی پھر حمدان کے بال نوچتی ہوئی بولی حمدان علیشے کے ایکٹ کے لیے تیار نا تھا گڑبڑایا -

"ہیوی بیوی کیا کر رہی ہو" حمدان اپنے بالوں کا حشر نشر ہوتے دیکھ صدمے سے بولا وہ اپنے بالوں کے معاملے میں بہت ٹچی تھا۔

"تمہارا دماغ ٹھکانے لگا رہی ہو" علیشے نے پھر اپنا ایکٹ دوہراتے کہا حمدان نے دانت پیسے علیشے کا ایکٹ برداشت کیا۔

"پاگل دور رہو میرے بالوں سے" حمدان غرایا۔

"تم پہلے مجھے آزاد کرو اپنی قید سے" علیشے بھی جوابا غرائی۔

"پہلے ہاں بولو -- میرے ساتھ بیٹھو گی کلاس میں" حمدان اپنی ضد سے پیچھے نا ہٹا -

"تمہارے ساتھ بیٹھوتا کہ پھر سر نیازی مجھے مسسز نالائق بولے" علیشے غصے سے بولی جبکہ حمدان علیشے کی بات سنتا اب اپنی کمر میں اٹھتی تکلیف کو مزید اگنور نا کرسکا اور علیشے کو اپنے سینے پر ڈالے ہوا میں بلند کر گیا اب حمدان کو کچھ سکون ملا کمر کو راحت ہوئی جبکہ علیشے کے ہاتھ حمدان کے بالوں سے ہٹتے اس کے کندھوں پر منتقل ہوئے -

"تم میری بیوی ہو اس لیے میرے ہر تخلص کے ساتھ تمہیں بھی پکارا جائے گا عادت ڈالو ہیوی بیوی -- اور تم اگر میرے ساتھ نہیں بیٹھی تو میں ایسے ہی تمہیں لیے پوری یونیورسٹی کا چکر لگاؤ گا فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے" حمدان نے دوسرے ہاتھ سے اپنے بال سیٹ کرتے کہا جبکہ ایک ہاتھ کے حصار میں علیشے اس کی باہوں میں تھی پیر ہوا میں محلق تھے -

"یہ علیشے کہا گئی ؟ بیگ تو یہاں ہے اس کا اور حمدان کا بھی" مہرین کی آواز علیشے اور حمدان کے کانوں سے ٹکرائی -

"پتا نہیں مجھے یہی کا بولا تھا" ھدی کی بھی آواز ان دونوں کو سنائی دی ھدی اور مہرین علیشے کے لیے لائیبریری آئی تھیں مگر یہاں علیشے کو نا پاکر وہ ایک دوسرے سے مخاطب ہوئی علیشے نے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ حمدان کو دیکھا جو مسکراتا علیشے کی طرف ہی متوجہ تھا ۔

"جلدی بولو ہیوی بیوی ویسے بھی تمہارا وزن اتنا ہے کہ میرے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹنے والی ہے" حمدان علیشے کو آگ لگاتا بولا ۔

"تمہیں کس نے بولا ہے غازی کے یہ چھچھوری حرکت کرو اتارو مجھے نیچے" علیشے غرائی ۔

"تم نے مجھے چھچھورا کہا" حمدان دانت پیستا گویا ہوا علیشے نے حمدان کے تپے ہوئے چہرے کو دیکھتے دل جلا دینے والی مسکراہٹ سجائے سر زور شور سے اثبات میں ہلایا اور یہی اس کی غلطی تھی حمدان دوسرے ہاتھ سے علیشے کا جبڑا دبوچے اپنے مقابل کرتا علیشے کے چہرے پر جھکا تھا۔

"تم دونوں بھوتنیاں یہاں کیا کر رہی ہو؟" عبداللہ کی آواز علیشے کو سنائی دی جبکہ علیشے نے سرخ چہرے سمیت حمدان کو خونخوار نظروں سے گھورا چھچھورا بولنا اسے مہنگا پڑا تھا۔

"یہی پر ہونگے ایسا کرو بھوتنی نمبر ون تم اس طرح شیلف میں جاؤ اور بھوتنی نمبر تین تم اس طرح جاؤ اور میں اس طرح جاتا ہو بھوتنی نمبر دو اور میرے جگر کو ڈھونڈنے کے لیے -- گو" عبداللہ شاید مہرین اور ھدی کو انسٹرکشن دے رہا تھا اور پھر عبداللہ کی آئے اوئے کی آواز گونجی یقیناً ھدی اور مہرین نے بھوتنیوں کے نام پر اسے کسی بک سے باری باری مارا تھا علیشے کا پورا دھیان اس سمت تھا اب علیشے اپنی سمت پاؤں کی آواز سنتی بے بسی سے حمدان کو دیکھنے لگی-

"یہ کیا ہو رہا ہے" عبداللہ تقریباً چیخا تھا وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھ رہا تھا -

"جو تجھے نظر آرہا ہے " حمدان جو کہ عبداللہ کو ہی دیکھ رہا تھا لاپرواہی سے بولا ۔

"نا تمھیں شرم نہیں آتی اس بلڈوزر کو باہوں میں اٹھائے ہم جیسے سنگل لوگوں کے ارمان جگاتے ہوئے " عبداللہ پھٹ پڑا جب کہ عبداللہ کی اونچی آواز سن کر لائیبریرین کے ساتھ ساتھ ہدی علیشے اور لائیبریری میں موجود سٹوڈینٹس بھی عبداللہ کی سمت آئے اور سب نے منہ کھولے حمدان اور علیشے کو دیکھا حمدان نے علیشے کو اپنی باہوں میں اٹھایا ہوا تھا صحیح تو چیخ رہا تھا بیچارہ عبداللہ جبکہ علیشے نے خفگت اور شرمندگی سے اپنی نگاہیں ہی نہیں اٹھائیں تھیں تو حمدان نے ان سب کے کھلے ہوئے منہ کو دیکھتے آنکھیں گھمائیں علیشے عبداللہ کے خود کو

بلڈوزر بلانے پر خونخوار نظروں سے عبداللہ کو گھور چکی تھی مگر عبداللہ کی شرم دلانے والی نظریں اسے خود شرمندہ کر گئیں ۔

''حمدان یہ لائبریری ہے اور آپ ایک یونیورسٹی میں ہیں آپ کو آداب نہیں پتا ایک تعلیمی ادارے کے '' لائبریرین آنکھوں پر چشمہ ٹکائے غصے سے بولی جبکہ باقی سٹوڈینٹس خاموش تھے ۔

''سوری میم مگر یہ میری وائف ہے اور ان کے پیر میں گرنے کی وجہ سے موچ آچکی ہے چلا بھی نہیں جا رہا بیچاری سے تو میرا فرض ہے کہ میں اپنی وائف کی مدد کرو لیکن آپ میری بڑی ہیں آپ اگر چاہتی ہیں تو میں اتار دیتا ہوں آپ خود بھی میرڈ ہونگی ویسے لگتا تو نہیں آپ کافی

ینگ ہے ماشاءاللہ لیکن میں پھر بھی دل پر پتھر رکھ کر آپ کو میرڈ کہہ ہی دیتا ہو تو میم سوچے آپ کے ہزبینڈ ایسا کرتے جب آپ کو ان کی ضرورت ہوتی وہ آپ کی مدد نا کرتے تو آپ کیسا فیل کرتی اور میم یہ بھی چھوڑے میں روز قیامت اللہ کو کیا منہ دیکھاو گا جب پوچھے گے تمہیں تمہاری ہیوی بیوی کا محافظ بنا کر بھیجا تھا خان تو کیوں نہیں مدد کی اپنی ڈبل بیڑی بیوی کی اور میم ---" حمدان تو آج عبداللہ کو بھی پیچھے چھوڑ گیا عبداللہ منہ کھولے حمدان کو دیکھنے لگا تو یہی حال علیشے ھدی مہرین اور باقی سٹوڈینٹس کا تھا اور بیچاری علیشے کو تو سمجھ ہی نہیں آیا شوہر اس کی مدد کر رہا ہے یا بے عزتی لیکن مدد ؟ کیسی مدد؟ حمدان تو جھوٹ بول رہا تھا علیشے کو تو موچ آئی ہی نہیں وہ تو بس اپنی بات پوری کرنے کے لیے اپنے کہے کے مطابق علیشے کو باہوں میں

اٹھائے ہوئے تھا علیشے کا دل کیا اس ڈرامے باز شوہر کا گلا دبا دے علیشے کلس کر رہ گئی تو لائیبرین میم نے حمدان کے ایک سانس میں بولنے پر جہاں وہ اپنی سمارٹنس پر خوش ہوئی تھیں کہ وہ میرڈ نہیں نظر آتی تو وہی اپنے شوہر کو یاد کرتی دکھی ہوئی انھیں بھی یہی لگتا تھا قومی بیویوں کی طرف ان کے شوہر ان کی قدر نہیں کرتے مگر یہ بات وہ بچوں (سٹوڈینٹس) کے سامنے کہ کر اپنی ریپوٹیشن خراب نہیں کرسکتی تھیں اور اس پر تضاد حمدان کی ایموشنل بلیک میلنگ پر وہ ہاتھ ہوا میں بلند کرتی کچھ بھی مزید کہنے سے حمدان کو باز رکھ گئی ۔

"اچھا اللہ تمہیں خان بول کر پوچھے گے ؟ اور تمہاری بیوی کو ہیوی بیوی یا پھر ڈبل بیڑی بیوی ؟ " عبداللہ تو حمدان کے ایموشنل بلیک میلنگ پر

عش عش کر اٹھا اور دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے غصے سے استفسار کرنے لگا جبکہ لائبریرین میم عبداللہ کو خود سے پہلے بولتے دیکھ اسے گھورنے لگی عبداللہ میم کو دیکھتا ہاتھ پہلو میں گرائے سوری میم کہتا منہ پر انگلی رکھ گیا وہ شرافت کا مظاہرہ بالکل نا کرتا اگر سر وہاج کے ہاتھوں وائس چانسلر میم کے آفس شکایتی فرمان پر نا پہنچ چکا ہوتا اور یونیورسٹی کے سٹوڈینٹس نے اسے دیکھ کر ہنسی چھپائی تھی مگر وہ بھی عبداللہ تھا نوٹ کر گیا اور ان سب کو وارنگ دیتی نگاہوں سے دیکھتا سب کی ہنسی بند کر گیا بیچارے سٹوڈینٹس منہ بنا کر رہ گئے ایک تو عبداللہ سب کو تنگ کرتا تھا اور اوپر سے اپنی شامت آنے پر کسی کو ہنسنے نہیں دیتا تھا اور اب ایک دن میں دو دفعہ وائس چانسلر میم کے آفس جا کر وہ اپنی عزت نہیں گھٹا سکتا تھا بقول زوہان مئیو کے ایک

جگہ پر بار بار جانے سے عزت کم ہوتی ہے سوائے دوستوں کے پاس جانے سے کیونکہ دوستوں میں تو آپ کی عزت ہوتی ہی نہیں ۔

" ہمم ۔۔ تم جاؤ حمدان علیشے کو لے کر اور خیال رکھنا اپنی وائف کا " لائیبریرین میم نے عبداللہ کو خاموش ہوتا دیکھ حمدان سے کہا اور خود پلٹتے انھوں نے تمام سٹوڈنٹس کو اپنے اپنے کاموں (پڑھائی) کی سمت متوجہ کیا لیکن عبداللہ حمدان کو صدمے سے دیکھ رہا تھا ۔

"عبداللہ یہ تو تم سے بھی چار قدم آگے نکلا " مہرین حمدان کی چلاکی پر عبداللہ سے تاسیف سے بولی ۔

"یہ حمدان ہی تھا" ھدی کو تو اب بھی یقین نا آیا کبھی حمدان کو ایسی حرکتیں کرتے دیکھا جو نہیں تھا حمدان شرارتی تھا مگر اس قدر تو کبھی نا تھا یہ ڈرامے تو ہمیشہ عبداللہ کرتا تھا۔

"بس کرو تم دونوں میں تو کسی کو منہ دیکھانے لائق نہیں رہا میرا یار چشمش کو گود میں اٹھائے ہوئے ہے" عبداللہ نے ھدی اور مہرین کو جھڑکا اور ھدی کے کندھے پر کہنی ٹکائے منہ دئے رو دیا۔

"عبداللہ ۔۔ ولید" حمدان نے عبداللہ کی نوٹنکی پر اسے وارن کیا جبکہ مہرین اور ھدی تو صدمے میں تھیں عبداللہ ہڑبڑاتا ھدی سے دور ہوا اور

حمدان کو دیکھتا دانت پیس گیا اب بار بار اس بھوتنی کے عاشق کا نام لینا ضروری تھا ۔

"اب رونے بھی نہیں دے گا مجھے " عبداللہ نے نا دیکھائی دینے والے آنسو صاف کیے ۔

"تیرا ہزار کا نوٹ گم ہوگیا ہے کیا جو تو رو رہا ہے " حمدان نے کہتے سر جھٹکا جبکہ عبداللہ نے ہول کر دل پر ہاتھ رکھا ۔

"بے شرم بے غیرت انسان ۔۔ اچھا اچھا بول کیوں مجھے ہارٹ اٹیک دلانا چاہتا ہے " عبداللہ نے ہزار کے نوٹ کے نام پر اپنی جیبیں ٹٹولتے ہوئے کہا ۔

"غازی اتارو مجھے " علیشے جو کب سے ان دونوں کی جگل بندی دیکھ رہی تھی بے زار ہوچکی تھی غازی پر غرائی مگر آواز غازی تک ہی مشکل آئی ۔

"پہلے بولو بیٹھوں گی میرے ساتھ ہوی بیوی " حمدان باضد تھا ۔

"تمہارے ساتھ بیٹھتی ہے میری جوتی" علیشے غصے سے بولی ۔

"اوکے ڈبل بیٹری میں پوری جوتی کے ساتھ تمہیں بھی ساتھ ہی بیٹھاوں گا" حمدان کو فرق ہی نا پڑا ۔

"بلڈوزر تم نے مجھ سے میری گود چھنی ہے اللہ پوچھے گا تمہیں اور میں شراپ دیتا ہو تمہیں ۔۔" عبداللہ اپنی ٹون میں واپس آتا غرایا جیسے عبداللہ حمدان کا دوست نہیں اس کی اولاد ہو وہ اس وقت علیشے سے سخت جیلس تھا اور دوستی میں جیلسی والا عنصر عبداللہ میں کوٹ کوٹ کر پایا جاتا تھا ۔

"شراب پینا گناہ ہے اور میم نے سن لیا تو ابھی کے ابھی پولیس کے حوالے کر دے گی تمہیں" مہرین اپنی عقل کا استعمال کرتی فورا بولی ۔

"لے میری بہن یہ جوڑے ہاتھ جا کر کان کی صفائی کروا ۔۔ شراپ بولا تھا شراپ وہ جو انڈین ڈراموں میں دیتی ہیں نا باجیاں وہ " عبداللہ باقاعدہ مہرین کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتا بولا مہرین شرمندہ ہوئی جبکہ حمدان قہقہہ لگا اٹھا ۔

"اوکے سوری .. کنٹینو" مہرین نے سر کھجاتے منہ بنا کر کہا جبکہ علیشے اور ھدی نے مہرین کو کنٹینو بولنے پر منہ کھولے دیکھا جیسے یہاں سٹیج شو چل رہا ہے تو علیشے کے کھلے منہ کو دیکھ حمدان کا دل پھر

بے ایمان ہونے کو ہوا جس پر حمدان نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلتے خود پر کنٹرول کیا ۔

"ہاں تو میں کہا تھا ؟ " عبداللہ مطمئین ہوتا پوچھنے لگا اور پھر جیسے خود کو ہی یاد آیا ۔

شراب " عبداللہ نے (not"میں تمہیں شراپ دیتا ہو شراپ نوٹ (کہتے مہرین کی سمت ایبرو ریز کی جس کا مطلب تھا صاف سنائی دیا یا اور زور دے کر بولو مہرین نے مطلب سمجھتے اثبات میں سر ہلایا اب عبداللہ حمدان اور علیشے کی سمت متوجہ ہوا ۔

"یہ بلڈوزر اور موٹی ہو جائے اور تو اس کے نیچے دب کر اپنی یہ جیم میں بنائی باڈی کی ہڈیاں توڑ والے " عبداللہ نے کہا جبکہ عبداللہ کی بات سن کر علیشے تپی تو غازی کو جیسے یہ شراپ سننے کی عادت تھی ۔

"غازی نیچے اتارو مجھے میں اس شپاٹر کی آج بتیسی توڑ دوں گی " علیشے حمدان کی باہوں میں جھٹپٹاتی بولی ۔

"یار تم کیوں غصہ کرتی ہو ہیوی بیوی میں ہو نا شپاٹر کو جواب دینے کے لیے" حمدان نے علیشے کے غصہ کرنے پر نرمی سے کہا ھدی اور مہرین نے آنکھیں پھیلائے ایک دوسرے کو دیکھا مگر بیچ میں عبداللہ کھڑا تھا اس لیے وہ عبداللہ کے سر پر دائیں بائیں ہاتھ رکھتی نیچے کر کے

ایک دوسرے کو منہ کھول کر دیکھنے لگی جبکہ عبداللہ ان دونوں کے ایکٹ پر جھنجھلاتا آگے ہوا اور پلٹ کر ان دونوں کو گھورنے لگا ۔

"گردن کاٹ دو مجھ معصوم کی " عبداللہ نے کہا مہرین اور ھدی نے منہ بنایا ۔

"اور تو کیا جواب دے گا مجھے مت بھول تیری پیٹھ پر بیٹھنے کا حق صرف میرا ہے اور تیری کیا زوہان اور ولید کی بھی " عبداللہ حمدان کو کچا چبا جانے والے تاثر سے غرایا ۔

"میری جان تیرا ہی ہے یار لیکن غور کر میری پٹھانی میری گود میں ہے پیٹھ پر نہیں " حمدان نے صلح کا جھنڈا لہراتے کہا اب تو اس کی بھی بس ہو گئی تھی علیشے کو گود میں اٹھائے تبھی ضد کے بجائے علیشے کو نرمی سے ڈیل کرتا اپنی بات منوانے والا تھا یہ واقعی عبداللہ کا دوست تھا جس کی دماغ میں اپنی بات منوانے کے ایک سو ایک منصوبے ہوتے تھے ۔

"ہاں تو بچے مت پیدا کریو گود لے لے بیوی کو ہی " عبداللہ اب بھی باز نا آیا جبکہ عبداللہ کی بات پر جہاں علیشے سرخ ہوئی وہی ھدی اور مہرین نے عبداللہ کو بازوں پر چپیٹ رسید کی ۔

"شٹ اپ شپاٹر" حمدان نے عبداللہ کو جھڑکا لیکن عبداللہ کی بات گدگدی تو اس کے دل میں بھی ہوئی تھی مگر مہرین اور ھدی کا خیال کرتا شاباشی نا دے سکا۔

"تم نے جواب دینے کا کہا تھا اسے" علیشے نے حمدان کو گھورا۔

"ہاں تو بھائی صحت مند بیوی تو نعمت ہوتی ہے" حمدان نے کہا علیشے نے جتاتی نظروں سے عبداللہ کو دیکھا علیشے کا انداز حمدان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گیا۔

"یہ آج ہو کیا رہا ہے حمدان تمہاری طبعیت ٹھیک ہے ؟ تم علیشے کی سائیڈ لے رہے ہو ؟ اور مدد ؟ ہیوی بیوی ، ڈبل بیٹری بیوی اور اب پٹھانی اتنے نام رکھ دئے ہیں تم نے ہماری دوست کے " ھدی حیرت سے بولی ۔

"ماشاءاللہ بولو " حمدان نے ھدی سے کہا جبکہ علیشے نے سوچا کہ ان ناموں میں پٹھانی کے علاؤہ ایسا کیا نام تھا جس پر وہ خوش ہوتی ۔

"مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے " مہرین پرسوچ انداز میں بولی ۔

"مجھے دال میں کدو نظر آرہا ہے " عبداللہ اب بھی علیشے کو چھیڑتے باز نا آیا ۔

"تم تو چپ ہی کرو ٹنڈے " علیشے پھر جھٹپٹائی ۔

" سنبھل کر کدو بھوتنی کہی کمر میں بھی موچ نا آجائے " عبداللہ نے طنزیہ کہا اور باقاعدہ کمر پر ہاتھ لے جاتے کمر کچلنے کا ہیروئنز کی طرح اشارہ کیا ھدی اور مہرین نے جہاں اپنی ہنسی چھپائی وہی حمدان دوسری سمت منہ کرتا کھانستے ہوئے قہقہہ لگا اٹھا وہ مزید علیشے کو غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا ۔

"اچھا بس بہت ہوگئی تم لوگوں کی جنگِ عظیم اب حمدان اتارو علیشے کو نیچے ورنہ یونیورسٹی میں سب لوگ تمہیں ہی دیکھے گے مایوب نگاہوں سے اور چلو زوہان کو ڈھونڈتے ہیں کلاس کے بعد سے نظر نہیں آیا" ھدی نے حمدان سے کہا وہ سمجھ چکے تھے حمدان نے میم کے سامنے بہانا بنایا تھا ۔

"بتاؤ ہیوی بیوی مانو گی بات" حمدان نے علیشے سے پوچھا علیشے مرتی کیا نا کرتی پہلے ہی وہ اتنی شرمندہ ہو چکی تھی بنا غلطی کے احسان کرنے ولے انداز میں سر اثبات میں ہلا گئی حمدان فتح مندی سے مسکرایا اور علیشے کو نیچے احتیاط سے اتار گیا ۔

"اب بتاؤ کیوں اٹھایا تھا اس بھوتنی نمبر 2 کو" عبداللہ حمدان کا گریبان پکڑتے حمدان کی آنکھوں میں دیکھتا غرایا حمدان نے سر جھٹکا اور عبداللہ کو اپنے کندھے پر ایک ہی جست میں ڈالا علیشے ھدی اور مہرین کھلکھلا دیں ۔

"چلو یار زوہان کو بھی ڈھونڈنا ہے پتا نہیں کہا ہو گا" اس دفعہ مہرین بولی ۔

"بیچارے کو ناکام عاشق بنا کر یہ بھوتنی نمبر تین اس کی فکر کر رہی ہے خان مجھے اتار میں اس بھوتنی کی عقل ٹھکانے لگاتا ہوں آج اس کو سب بتا ہی دیتا ہوں میرے مئیو دوست کو کراچی کا دیوداس بنا دیا

ہے -- ویسے یار تو نے عبداللہ پور کے دیوداس میں بلال عباس کو دیکھا

یار میں زیادہ سوٹ کرتا اس کریکٹر پر میرا تو نام بھی عبداللہ ہے ہائے

رے ماڑی قسمت میری میرا باپ مجھے تم سب نالائقوں کے ساتھ پڑھنے

بھیج دیتا ہے یہ نہیں کہ لڑکے کو ڈراموں فلموں میں کام کرنے

دے " عبداللہ نے مہرین پر غراتے حمدان کے قریب مدھم آواز میں

سرگوشی کرتے اپنا رونا پیٹنا شروع کیا تھا آواز صرف حمدان تک محدود

تھی۔

"تو بتا دے مہرین کو پھر دیکھنا زوہان تیری ہڈی پسلی ایک کر کے

مریضوں کا دیوداس نا بنا دے تو کہنا " حمدان نے بھی دو بدوک کہا وہ

سب لائبریری سے جانے لگے مگر لائیبریرین میم نے حیرت سے علیشے کو اپنے پیروں پر اور عبداللہ کو حمدان کے کندھے پر دیکھا۔

"آپ ٹھیک ہیں علیشے ؟ اور عبداللہ کو کیا ہوا ؟" میم نے فکرمندی سے پوچھا۔

"میم علیشے کے پیر کی موچ نکالتے ہوئے اس ظالم لڑکی نے مجھے پیر گھوما کر مارا اب میری کمر میں موچ آگئی ہے" علیشے کے بجائے عبداللہ نے الٹا لٹکے ہی جواب دیا عبداللہ کو کہی چین نہیں نا سیدھا دنیا میں چلتے ہوئے نا الٹا لٹکتے ہوئے ثابت ہوا جبکہ میم نے افسوس سے عبداللہ کو دیکھا عبداللہ کی حاضر جوابی اور اس قدر علیشے کے بابت خطرناک نقشہ

کھینچنے پر حمدان نے بامشکل قہقہہ ضبط کیا جبکہ علیشے کلستی باہر نکل گئی ۔

وقت کا کام ہوتا ہے چلتے جانا نا رکنا ۔۔ نا غم کے پلوں کے لیے نا خوشی کے لمحوں سے دوبارہ خوشی حاصل کرنے کے لیے ۔۔اور یوں ہی کچھ دن گزر گئے عبداللہ کی شرارتوں میں حمدان اور علیشے کی نوک جھوک میں مہرین کی نکاح کی کچھ بے دلی سے شاپنگ میں زوہان کے اپنے کمرے میں بیٹھ کر غم منانے میں خود کو مہرین کی جدائی ، اسے ہمیشہ کے لیے کھو دینے کے لیے خود کو تیار کرنے میں تو ھدی کے بلال ملک کو نظر انداز کرنے میں تو ولید کے سٹوڈینٹ کیمپ کے

معمالات دیکھنے میں وہ سب دوست کچھ دنوں سے کلاس کے علاؤہ کہی اکھٹے نہیں ہو رہے تھے زوہان تو کلاس بھی اٹینڈ نہیں کر رہا تھا وہ بس اپنے کمرے تک محدود ہو کر رہ گیا تھا عبداللہ اس کے پاس آتا تو اس سے وجہ سے زوہان کے چہرے پر بھولی بھٹکی مسکراہٹ رینگ جاتی زوہان کے ماموں کچھ دنوں کے لیے گاؤں گئے تھے وہ گھر میں تقریباً اکیلا ہوتا تھا۔

''یہاں کیا کر رہا ہے '' ولید نے زوہان کے قریب آتے کہا جو اپنے روم میں بیڈ پر چت لیٹا آنکھوں پر ایک بازو ہائل کیۓ ہوئے تھا ولید کی آواز پر زوہان نے بازو آنکھوں سے ہٹائے ولید کو دیکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھا ولید بھی زوہان سے کچھ فاصلے پر بیڈ پر بیٹھا۔

"طبعیت ٹھیک نہیں تھی اس لیے " زوہان نے کہا ولید کی نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھی سگریٹ کی ہیش کے ڈھیر پر گئی شاید وہ رات بھر ہی سگریٹ پیتا رہا تھا۔

"اچھا۔۔ تم ہمارے پاس بھی نہیں آتے اب " ولید نے بہانے کو سنجیدہ نا لیتے کہا نظریں زوہان پر تھی ہلکی بڑھی بیرڈ میں وہ شخص اب بھی وجیہہ لگ رہا تھا وہ ڈیلی اسموکنگ نہیں کرتا تھا مگر جب محبت کی بات ہوتی وہ سگریٹ کو اپنے لبوں سے لگانے پر مجبور ہو جاتا تھا۔

"ہاں بس تم سٹوڈینٹ کیمپ میں مصروف تھے اسی لیے ، عبداللہ اور حمدان کا بھی کچھ پتا نہیں کب کہا ہوتے ہیں " زوہان نے کہتے نگاہیں پھیری ۔

"ہمم ۔۔۔ چل مہرین کے گھر چلتے ہیں آنٹی اور انکل تمہارا پوچھ رہے تھے اور ویسے بھی آج مہرین کے گھر کچھ رسمیں ہونے والی ہیں " ولید نے کہا زوہان اپنی جگہ سے اٹھا ۔

"تم چلے جاؤ مجھے نہیں جانا " زوہان نے رخ پھیرے کہا ۔

"کیوں نہیں جانا وہ تمہاری دوست ہے تم اس کی خوشی میں شامل نہیں ہوگے ؟ " ولید زوہان کے روبرو کھڑے ہوتے بولا زوہان نے تکلیف سے ولید کو دیکھا ۔

"وہ میری دوست ہے مگر میرے دل کا اس سے محبت کا رشتہ ہے " وہ اس کا یار تھا دوست تھا اس کی ہر تکلیف سے واقف تھا پھر بھی ایسے سوال کر رہا تھا ۔

"دوستی کے خاطر چلو اس کی خوشی میں شریک ہو " ولید نے بے تاثر چہرے سے کہا زوہان کی آنکھوں میں سرخی چھائی ۔

"اس کی خوشی مجھے مار ڈالے گی میری سانسیں رک جائے گی اس کی ہنسی میرے اندر زہر کی طرح اترے گی" زوہان نے کہتے نفی میں سر ہلایا آواز میں کرب تھا سانسیں گہری ہو رہی تھیں ولید کو بے ساختہ اس پر ترس آیا۔

"تم نے خود اپنی موت چنی ہے" ولید کو یہ کرنا تھا اسے اپنے دوست کو غلطی کا احساس دلا کر پل پل مرنے سے بچانا تھا۔

"میں نے ۔۔ میں ۔۔ نہیں" زوہان نے شدت گریہ سے آنکھیں بند کرتے نفی میں سر ہلایا اور اپنے سینے کو بری طرح اپنے ہاتھ سے مسلا

وہ شخص مضبوط تھا مگر محبت کے چھننے پر کوئی بھی مضبوط شخص ریت کی طرف بکھر جاتا ہے یہی حال زوہان میئو کا تھا اس وقت ۔

"تم چاہے آنکھیں بند کر لو زوہان مہرین تم سے دور تمہاری وجہ سے جا رہی ہے اب بھی وقت ہے کر لو محبت کا اقرار اسے خود سے دور جانے سے روک لو" ولید نے زوہان کی سمت فکر مندی سے بڑھتے کہا ۔

"اور اپنے ماں باپ کو گنواہ دوں ؟ اس سے محبت کا اقرار کر لو جسے میں اپنا نہیں سکتا اس کی زندگی جہنم بنا دوں" زوہان نے تکلیف سے بیڈ پر بیٹھتے اپنا سر ہاتھوں میں گرایا وہ تقریباً چلایا تھا ۔

"ہم سب بات کرے گے انکل آنٹی سے تو کیوں اتنا سوچ رہا ہے بس کر دے مجھ سے تیری تکلیف نہیں دیکھی جا رہی" ولید زوہان کے قریب بیڈ پر بیٹھتا اس کی پیٹھ پر ہاتھ مسلتے بولا۔

"کچھ نہیں ہوسکتا میں نے ہر بات کھول کر سامنے رکھ دی ہے پھر بھی تم میری مجبوری میری بے بسی کا مزاق اڑانے یہاں آجاتے ہو۔۔ ایسے ظاہر کرتے ہو جیسے میں جان بوجھ کر کر رہا ہوں یہ سب" زوہان ولید کا ہاتھ بری طرح جھٹکتا بیڈ سے کھڑے ہوتے پھر چلایا تھا عبداللہ اور حمدان نے کمرے میں داخل ہوتے یہ منظر صرف دیکھا ہی نہیں زوہان کی بات پر حمدان نے غصے سے بری طرح لب بھینچے تھے

۔

''ہم تیری بزدلی یاد دلانے آتے ہیں جب تو اپنی محبت کے لیے لڑ نہیں سکتا تو محبت کی کیوں یہ مجبوری یہ بے بسی مرد پر اچھی نہیں لگتی ''

حمدان نے آگے بڑھتے مٹھیاں بھینچے غراتے زوہان کو آگ برساتی نظروں سے دیکھا محبت زوہان کے بس میں تو نہیں تھی اسے پتا بھی نہیں چلا اسے کب مہرین سے محبت ہوگئی تھی زوہان نے حمدان کی بات پر اسے لہو دیتی نگاہوں سے دیکھا وہ سخت جھنجھلایا ہوا تھا اور اس پر تضاد حمدان کی بات اسے آگ لگا گئی ۔

''اچھا ۔۔ پھر تو نے کیوں کیا علیشے سے نکاح تو تو پسند بھی نہیں کرتا تھا کیوں بے بس ہوا ۔۔ میں بتاتا ہوں اپنے باپ کی وجہ سے ۔۔ ماں

باپ سب کو عزیز ہوتے ہیں جس طرح تو مجبور تھا اپنے باپ کی وجہ سے علیشے سے نکاح کرنے کے لیے ویسے ہی میں مجبور ہوا اپنے ماں باپ کی وجہ سے -- علیشے سے نکاح تیری مجبوری تھی " زوہان حمدان کی بات پر غصے سے دھاڑتے حمدان کا گریبان پکڑ چکا تھا عبداللہ نے آہٹ پر پیچھے مڑ کر دیکھا علیشے دروازے میں کھڑی تھی وہ یہاں حمدان اور عبداللہ کے پیچھے آئی تھی ان لوگوں کو بلانے کے لیے لیکن زوہان کی بات سنتے وہ دروازے کی چوکھٹ کو مضبوطی سے تھام گئی حمدان کی نظر سامنے مرر میں علیشے کے عکس پر پڑی یہ تو سب ہی جانتے تھے علیشے بھی کہ حمدان نے نکاح مجبوری میں کیا تھا مگر وہ حمدان کے آج کل اچھے رویے کی بنا پر یہ باتیں بھول گئی تھی لائبریری میں حمدان کی حرکت کے بعد وہ اب حمدان سے شرمانے لگی تھی اس کی بے باک

باتوں معنی خیز نظروں سے دیکھنے پر -- زوہان کی باتوں نے جیسے اسے آسمان سے زمین پر لا کر پٹخا تھا علیشے کے آنسو رخسار پر پھسلے جنھیں دیکھ حمدان کی آنکھوں میں خون اترا تھا علیشے اپنے گال رگڑتی وہاں سے چلی گئی ولید اور زوہان نے علیشے کو نہیں دیکھا تھا حمدان نے اپنا گریبان چھڑواتے زوہان کی ناک پر مکہ جڑا زوہان ناک پر ہاتھ رکھے حمدان کو دیکھنے لگا جس کا غصے سے چہرہ سرخ ہو چکا تھا زوہان نے ناک سے نکلتے خون کو صاف کرتے ولید کو دیکھا ۔

"اپنے پر آئی تو کیسے آگ لگی ہے اسے اور جب سے میں تم لوگوں کے یہ طعنے برداشت کر رہا ہو -- مجھے نہیں چاہیے تم لوگوں کی یہ ہمدردی

جاؤ یہاں سے اکیلا چھوڑ دو مجھے " زوہان نے کہتے دروازے کی سمت اشارہ کیا عبداللہ خاموشی سے ان کا تماشہ دیکھ رہا تھا ۔

"فرق ہے مئیو صاحب بہت بڑا فرق ہے تجھ میں اور مجھے میں -- میں اگر علیشے سے محبت کرتا اس وقت تو میں اس کے لیے اپنی جان بھی دے دیتا وہ اگر علیشے کسی دوسری ذات کی ہوتی تو خود کو ختم کرنے تک چلا جاتا کیونکہ ماں باپ کو اولاد کی خوشی سے زیادہ کچھ عزیز نہیں ہوتا اور میں اسی اموشن کو اپنی محبت کی خاطر کیش کرتا مطلبی لگ رہا ہوں گا تجھے میں لیکن میں مرد ہو خان مرد پٹھان مرد جو جس سے محبت کر لے اسے زندہ قبر میں اتار سکتا ہے مگر کسی دوسرے مرد کے لیے چھوڑ نہیں سکتا اور تو -- خود کو دیکھ اپنی محبت کو کسی

دوسرے مرد کے لیے چھوڑ رہا ہے کسی دوسرے کی باہوں --"

حمدان کچھ اور کہتا کہ زوہان نے آگے بڑھتے حمدان کے منہ پر مکہ جڑا حمدان بری طرح زمین پر گرتا کے عبداللہ نے حمدان کو سہارا دیا زوہان حمدان کی شرٹ کا گریبان پکڑے دوبارہ اپنی سمت کھینچا اور پھر مکہ دوسرے گال پر جڑ گیا حمدان کبرڈ سے ٹکرایا۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی یہ بات کہنے کی -- تیری ہمت کیسے ہوئی "

زوہان دھاڑا اور آگے بڑھتے حمدان کے پیٹ پر پنچ رسید کیا حمدان کے منہ سے خون نکلا عبداللہ اور ولید نے بامشکل زوہان کو حمدان سے دور کیا جس کے ہونٹ پھٹ چکے تھے خون رس رہا تھا اور زوہان کسی

پھیرے ہوئے شیر کی طرح حمدان پر جھپٹنے کو تیار تھا زوہان شورٹ ٹیمپر تھا اسے غصہ آ جائے تو وہ پاگل ہونے کے در پہ ہوتا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے تجھے وہ دوست ہے تیرا زوہان" ولید زوہان کو قابو کرتے بولا جبکہ حمدان اپنے سکس پیکس ایب پر ہاتھ رکھے زوہان کو دیکھنے لگا وہ گرا نہیں تھا بس زوہان کو دیکھ رہا تھا اور پھر اپنے ہاتھ سے منہ سے نکلا خون صاف کرتے زوہان کے قریب آیا۔

"یہ میرا دوست نہیں دشمن ہے یہ کس طرح بات کر رہا تھا مہرین کے بارے میں اسے لے جاؤ میرے سامنے سے ورنہ میں علیشے کو بیوہ کرنے میں دو منٹ نہیں لگاؤ گا" زوہان غرایا۔

''ابھی تو میرے کہنے سے تجھے اتنی آگ لگی ہے کچھ دنوں میں یہ سب ہو گا اور تو دیکھے گا'' حمدان آگے ہوتا زوہان آنکھوں میں آنکھیں ڈالے طنزیہ مسکراتا بولا اور رکھ کر زوہان کو پنچ رسید کیا ولید اور عبداللہ نے زوہان کو چھوڑا اور خونخوار نظروں سے حمدان کو دیکھا وہ خود اس پھیرے ہوئے شیر کے چنگل میں پھنسنا چاہتا تھا۔

''اب کی دفع برداشت کر گیا کیونکہ دوست ہے میرا دوبارہ غیرت مند پٹھان پر ہاتھ مت اٹھانا ورنہ قبر کے لیے مٹی درست کروا لینا'' حمدان نے کہتے انگلی اٹھائے زوہان کو تنبیہ کی زوہان نے گھما کر حمدان کے منہ پر پھر مکہ جڑا۔

"دوبارہ میئو راجپوت کی مردانگی کو مت للکارنا اسے بزدل مت کہنا اس کی محبت پر انگلی مت اٹھانا ورنہ اپنے جنازے کے لیے چار کندھوں کا انتظام کر کے رکھنا" زوہان کہتا کندھے جھٹکتا سیدھا ہوا حمدان آگے بڑھتا کہ ولید حمدان کو بامشکل لیے کمرے سے باہر نکلا ۔

"تو کیا کھڑا میری شکل دیکھ رہا ہے جا یہاں سے اپنے دوستوں کے پاس" عبداللہ کو وہی کھڑا دیکھ زوہان گرجا عبداللہ نے سرد سانس ہوا میں خارج کرتے زوہان کو گلے لگایا زوہان شل ہوا لیکن پھر عبداللہ کو خود سے دور جھٹکنا چاہا عبداللہ نے زوہان کی کوشش کو ناکام کیا کچھ دیر یوں ہی گزری جب زوہان نے پہلو میں گرے ہاتھوں کو عبداللہ

کے گرد حصار بناتے تنگ کیا پھر عبداللہ کو اپنے کندھے پر نمی محسوس ہوئی زوہان شاید نہیں یقیناً رو رہا تھا کافی دیر وہ اپنے دل کے غبار کو آنکھوں سے ضائع کرتا رہا ۔

"تجھے بھی لگتا ہے میں بزدل ہو" زوہان نے عبداللہ سے بھیگی آواز میں استفسار کیا ۔

"نہیں" عبداللہ نے یک لفظی جواب دیا ۔

"کیوں ؟" زوہان نے نم آنکھوں سے عبداللہ سے پوچھا ۔

"تجھے یاد ہے جب تو میٹرک میں یہاں آیا تھا میں کمزور ہوا کرتا تھا اس دن اسکول میں حمدان اور ولید میرے ساتھ تھے ہماری تجھ سے دوستی نہیں ہوئی تھی اور ایک دن بریک ٹائم میں اسکول کے اس بدمعاش لڑکے اسد نے مجھے تنگ کرنے کے لیے میدان میں دھکہ دیا تھا کیونکہ میں نے اس کے ساتھ شرارت کی تھی تنگ کیا تھا اسے ولید اور حمدان نے مجھے بہت سنائی تھی تو اپنا بدلہ خود لے کسی کو خود پر چڑھائی نا کرنے دے تو کمزور رہے گا تو ایسے لڑکے تجھے تنگ کرے گے لیکن تو نے کلاس کی کھڑکی سے مجھے گرتا دیکھا تھا میں چپ ہوتا اپنی شرارتوں میں مگن ہوگیا واپس لیکن دوسرے دن اس لڑکے کے ماتھے پر پٹی تھی اور اس نے آکر مجھ سے معافی مانگی تھی" عبداللہ نے

کہا زوہان عبداللہ سے علیحدہ ہوا اور عبداللہ زوہان کو چہرہ صاف کرتے دیکھنے لگا۔

"یہ کہانی کیوں سنا رہا ہے ؟ " زوہان جھنجھلایا تھا یہاں وہ محبت کا روگ لیے بیٹھا تھا اور عبداللہ میاں کو میٹرک کی کلاس یاد آئی ۔

"مجھے پتا ہے اس دن اسد کو تو نے مارا تھا " عبداللہ نے کہا اور مسکرایا جبکہ زوہان نے کندھے اچکائے وہ ٹھٹکا تھا مگر خود کو کمپوز کر گیا۔

"تجھ میں اور حمدان ، ولید میں یہ ہی فرق تھا وہ لوگ چاہتے تھے میں اپنا بدلہ خود لو اور تو جانتا تھا میں اس سے اپنا بدلہ نہیں لے سکتا تو تو نے وہ بدلہ لیا -- وہ لوگ اپنی جگہ صحیح تھے مگر تو نے دوستی کے بنا میری تکلیف سمجھی اور خود کی تکلیف کی پرواہ نا کی کیونکہ دوسرے دن تیرے ہاتھ منہ پر بھی چوٹوں کے نشان تھے جو شخص خود سے پہلے دوسروں کا سوچے وہ بزدل نہیں ہوتا اور اگر تو مہرین اور اپنے ماں باپ کے لیے تکلیف سہہ رہا ہے تو میری نظر میں تو بزدل اچھا ہے" عبداللہ نے زوہان کی پیٹھ تھپتھپاتے کہا -

"لیکچر اچھا تھا ڈارلنگ مگر ٹوپک بورنگ تھا" زوہان نے کہا اور ایک سگریٹ سلگائی وہ خود کو کمپوز کر رہا تھا آنکھیں اب بھی نم تھی لیکن شاید وہ عبداللہ کو یہاں سے بھگانا چاہتا تھا ۔

"تو لائق ہی نہیں ہمدردی کے ۔۔ تجھے کیا پتا جب مجھے پتا چلا تو مہرین سے محبت کرتا ہے میں نے اپنی محبت قربان کر دی تیرے لیے ظالم آدمی " عبداللہ نے کہتے زوہان سے فاصلہ قائم کیا زوہان کا ہاتھ روکا ۔

"کیا مطلب " وہ عبداللہ کی آنکھوں میں چھپی شرارت محسوس نا کر سکا ۔

"ہاں میں مہرین سے محبت کرتا تھا اور وہ بھی مجھ سے لیکن پھر تو بیچ میں آگیا اب خوش ہے تو نا تجھے ملی وہ بھوتنی نمبر تین نا مجھے " عبداللہ نے غصے سے کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے کہا زوہان جبڑے بھینچے اور سگریٹ وہی پھینکی ۔

"روک تو تیری محبت ابھی نکالتا ہوں" زوہان آستین چڑھائے عبداللہ کے پیچھے بھاگا اور عبداللہ بچاؤ بچاؤ کرتا ٹیرس کی سمت مجال ہے جو عبداللہ کسی کو دکھی بھی ہونے دے تو ۔

''زرا سا کام کیا کر لیا مجھے ایسے آنکھیں دیکھا رہا ہے کہ خود شاہ جہاں اور میں اس کی کنیز ہو'' ھدی جو مہرین کے گھر کی چھت پر پھولوں کی لڑیاں جھولے پر لگا رہی تھی بڑبڑائی ولید جو چھت پر انتظامات دیکھنے آیا تھا ھدی کو اونچی آواز میں بڑبڑاتے دیکھ وہ ھدی کے پیچھے دلچسپی سے دونوں ہاتھ سینے پر فولڈ کرتا کھڑا ہوا آج مہرین کی امی نے ڈھولکی کا چھوٹا سا فنکشن رکھا تھا سب اسی کی تیاریوں میں مگن تھے حمدان اپنے گھر پر تھا اب جو زوہان نے اس کے منہ کا نقشہ بگاڑا تھا اس سمیت تو وہ فنکشن اٹینڈ نہیں کر سکتا تھا نا۔

''صبح سے کام کر رہی ہو کمر میں درد ہو گیا ہے یہ نہیں کوئی مجھے ٹھنڈا ٹھنڈا جوس ہی پلا دے'' ھدی پھر بڑائی جبکہ ولید نے منہ پر ہاتھ

رکھتے اپنا قہقہہ روکا وہ اس وقت کام کرتی اور ساتھ ساتھ بڑبڑاتی کافی کیوٹ لگ رہی تھی ۔

عبداللہ پیچھے جوس کا گلاس پکڑے چھت پر حاضر ہوا اور بنا قدموں کی چاپ ڈالے ولید کے ہمراہ کھڑی ولید کے کندھے پر ٹکاتا ھدی کو دیکھنے لگا ولید اس قدر ھدی کو دیکھنے میں مگن تھا کہ اسے عبداللہ اپنے قریب بھی محسوس نا ہوا جبکہ عبداللہ جوس کا سپ لیتے مزے سے ھدی اور ولید کو دیکھ رہا تھا cut short the story موڈرن ہیر رانجھا کو ہیر کی زبان لمبی تھی تو رانجھا گونگا عبداللہ نے نفی میں سر ہلاتے جیسے اپنے تبصرے پر افسوس کیا پھر ایک سپ لے گیا ۔

"میرا دل کرتا ہے اس منحوس شخص کا گلا دبا دوں کام چور -- عبداللہ
اللہ کرے تمہارے پیٹ میں درد ہو جائے تم نے جتنا مجھ سے کام
کروایا ہے تمہاری بیوی تم سے دو گنا کروائے " ھدی اب باقاعدہ
جھنجھلاتی پھولوں کی لڑی کو جھولے پر پٹختی دونوں ہاتھ آسمان کی طرف
اٹھا کر عبداللہ کو بددعائیں دینے لگی جبکہ ولید اب بھی چہرے پر
مسکراہٹ سجائے ھدی کی پشت کو دیکھ رہا تھا اور اس کی میٹھی آواز کو
سن رہا تھا بندہ پوچھے محبوب کے چہرے کو دیکھے تو سمجھ بھی آئے یہ
ولید محبوب کی پشت کو کیوں دیکھ رہا تھا اور ایسے جیسے پلکیں جھپکائیں
تو گناہ ہو جائے گا جبکہ ھدی کی وہ میٹھی آواز عبداللہ کے کانوں سے
دھوائیں نکال رہی تھی عبداللہ نے غصے سے ھدی کو دیکھتے ولید کو دیکھا
عبداللہ نے غصے سے ولید کی گدی پر چت رسید کی ولید گڑبڑاتا ہوش

میں آیا اور اپنی گردن مسلنے لگا ھدی بھی ولید کی آواز پر پلٹی مگر جہاں ولید کو دیکھتے نا سمجھی ابھری وہی عبداللہ کو دیکھ ھدی کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا ۔

"پاگل ہو گیا ہے دن میں دورے پڑ رہے ہیں" ولید بلبلا اٹھا اور کرخت لہجے میں عبداللہ پر گرجا ۔

"تجھے تو دن میں تارے نظر آرہے ہیں نا جو اس بھوتنی کی باتیں مزے سے سن رہا ہے جو تیرے دوست کو بددعائیں دے رہی ہے" عبداللہ نے غصے سے ولید کو شرم دلائی ۔

"ہیں؟ کب دی بدعا ؟" ولید سیدھا ہوتا ناسمجھی سے بولا جبکہ عبداللہ کا دل اس عاشق کے کانوں پر عش عش کر اٹھا۔

"نہیں وہ جب سے یہاں کھڑی لوری سنا رہی تھی تجھے" عبداللہ کو غصہ آیا۔

"تم تو چپ ہی کرو۔۔ میرا بس چلے تو تمہاری گردن دبا دوں بدعائیں بھی تم جیسے شیطان کو نا لگتی پناہ مانگے" ھدی جو کب سے عبداللہ اور ولید کو ناسمجھی سے دیکھ رہی تھی برس پڑی توپ کا رخ عبداللہ کی سمت تھا۔

"اللہ اپنے بندوں پر کرم فرماتا ہے دشمنوں سے اپنے بندے کی حفاظت فرماتا ہے " عبداللہ نے ایک ہاتھ منہ پر پھیرتے آسمان کی سمت دیکھتے کہا اور دوسرے ہاتھ سے پکڑے جوس کے گلاس سے سپ لی ۔

"کیا کیا ہے عبداللہ نے ؟" ولید عبداللہ کی سمت دانت پیستا ھدی سے استفسار کرنے لگا جو غصے سے عبداللہ کو دیکھ رہی تھی ۔

"اس نے اپنا کام بھی مجھ سے کروایا ہے " ھدی روہانسی ہوئی ولید نے عبداللہ کو دیکھا جو مزے سے جوس پی رہا تھا ۔

"تم نے کیوں کیا؟" ولید نے ھدی سے پوچھا۔

"اس نے کہا یہ میرا کام کر دے گا لیکن اس نے نہیں کیا میں آنٹی کے سامنے شرمندہ ہوتی اس لیے میں نے خود نے اپنا اور اس کا کام کیا" ھدی ناک سکوڑتے جھولے پر بیٹھی۔

"تجھے شرم نہیں آتی شپاٹر" ولید نے ھدی کو دیکھتے عبداللہ کو پیچھے گردن سے پکڑا عبداللہ کے منہ سے فوارا چھوٹا۔

"شرم تو عورت کا گہنا ہے اور مجھے عورت کے گہنوں میں کیا دلچسپی
!! میں سیدھا سادا بندہ ---" عبداللہ نے کہتے اپنی گردن چھڑوانی چاہی
جسے ولید نے نا کام کیا عبداللہ نے سائیڈ ٹیبل پر گلاس رکھا جبکہ ھدی
عبداللہ کی درگت بنتا دیکھ کافی خوش نظر آئی اور عبداللہ کا فقرہ مکمل کر
گئی -

"جمانیچ بلیے " ھدی نے کہا جبکہ عبداللہ کو غصہ چڑھا اور پھر ولید کا
مسکرانا اور اسے آگ لگا گیا جبکہ ھدی عبداللہ کا سرخ چہرہ دیکھتی پیٹ
پر ہاتھ رکھے ہنستی چلی گئی -

"بھوتنی یہ بدلہ میں لونگا تم سے یاد رکھنا عبداللہ کی بے عزتی کی تم نے وہ بھی ہینڈسم بندے کی جو تمہارے ہاتھ نہیں لگا تو ایسے گانے گاؤ گی اس پر -- پہلے گانا گاتی تھی تم جو آئے زندگی میں بات بن گئی اب میں جمانیچ بلیے ہو گیا شرم کر بھوتنی ایک زبان تو رکھ اللہ دیکھ رہا ہے کسی معصوم کا دل دکھا رہی ہو" عبداللہ کرے تو ٹھیک کوئی بازی لے جائے تو گناہ -- عبداللہ تو دونوں ہاتھ کمر پر ٹکا کر بس رونے کے در پہ تھا ھدی عبداللہ کی بات سنتی منہ کھولے اسے دیکھنے لگی جبکہ عبداللہ کی باتوں پر ولید کی گرفت عبداللہ کی گردن پر مزید سخت ہوئی ۔

"اللہ جی ! بہتان لگا رہا ہے مجھے ولید یہ میں نے کب تمہاری اس ٹنڈے جیسی شکل پر گانا گایا" ھدی کو صدمہ ہوا جبکہ عبداللہ اپنی اتنی توہین پر کانوں کے ہاتھ لگا گیا۔

"اچھا یاد کرو وہ کالی رات تھی " عبداللہ ھدی کو فیش بیک میں لے جاتا بولا ھدی بھی سوچ میں پڑ گئی جبکہ ولید نے دانت پیسے ھدی کی عقل پر ماتم کیا یہ لڑکیاں بیوقوف ہوتیں ہیں مگر عقل مند لڑکے کیوں ان کی بیوقوفی پر دل ہار بیٹھتے ہیں ولید نے سوچا۔

"رات کبھی پنک کلر میں بھی دیکھی ہے تم نے ؟" ولید ھدی سے گویا ہوا جبکہ ولید کی بات سنتے عبداللہ نے ہنسی چھپائی تو ھدی گڑبڑاتی نفی میں سر ہلاتی عبداللہ کو گھور گئی ۔

"بکواس نا کر مجھے میری بات پوری کرنے دے" عبداللہ برا مان گیا گردن اب بھی ولید کے ہاتھ میں تھی ولید نے آنکھیں گھمائیں ۔

"ہاں وہ کالی رات تھی جب تم درختوں کے بیچ میں کھڑی میرے لیے گانا گا رہی تھی _ تم جو آئے زندگی میں بات بن گئی _ وائٹ سوٹ میں ملبوس کھلے کالے بال ہاتھ میں لال ٹین لیے" عبداللہ نے دلکشی سے کہا جبکہ ولید کا دل کیا اس کی گردن دبا ہی دے یہ منظر تھا یا ہارر فلم

کا سین اور ھدی ایسے سن رہی تھی جیسے اس کی یاداشت ختم ہو چکی ہے اور عبداللہ اسے یاد دلانے کی کوشش کر رہا ہے ۔

"یہ تو کسی بھوت کا سین لگ رہا ہے" ھدی نے منہ بناتے کچھ عقل کا استعمال کرتے کہا ۔

"ہاں تو تم بھوتنی ہو اب ایسے ہی آؤ گی خواب میں عائزہ خان تو ہو نہیں جو گارڈن میں خوبصورت پھولوں کے بیچ سورج کی اجاگر کرنوں میں چمکتے چہرے کے ساتھ ملو گی " عبداللہ نے بھی منہ بناتے دوبدوک کہا ھدی نے عبداللہ کے بازو پر چت رسید کی مطلب عبداللہ نے ھدی کو

تنگ کرنے کے لیے کہا عبداللہ کو مہرین کا تپا ہوا چہرہ دیکھتے ٹھنڈ پڑی

۔

"مدعے پر آ" ولید نے کیا۔

"ہاں تو ۔۔تو میری چھوڑ خود کیا کر رہا تھا یہاں دوست کی ڈھولکی ہے تجھے پرواہ نہیں خود کو مہرین کا بھائی کہتا ہے بھائی بہن کی شادی میں ایسے فارغ گھومتے ہیں بھلا؟ " عبداللہ نے غصے سے اب ولید سے پوچھا اور اپنی گردن اس باڈی بلڈر سے جھٹپٹاتے چھڑوائی ولید نے گھور کر عبداللہ کو دیکھا تو ھدی کے ماتھے پر بل پڑے ۔

"تم نہیں ہو مہرین کے دوست تم کیوں فارغ گھوم رہے ہو" ھدی ولید کے سامنے آتی لڑکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ ٹکاتی غرائی ولید جہاں ھدی کو اپنی سائیڈ لیتا دیکھ دل میں خوش ہوا جو خوشی چہرے سے جھلک رہی تھی وہی عبداللہ کو اس بھوتنی پر غصہ آیا لیکن زیادہ غصہ ولید پر آیا۔

"بھوتنی دیکھ تیرا ماما" عبداللہ نے آسمان پر انگلی کرتے منہ کھولے کہا ھدی نے بھی منہ کھولے عبداللہ کی انگلی کی سمت دیکھا جبکہ ولید عبداللہ کو ہی دیکھ رہا تھا مہرین منہ کھولے کوّئے کو دیکھ رہی تھی جسے عبداللہ نے اس کا ماما بنا دیا اور بڑی حیرت کی بات تھی ھدی ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اس کوئے سے اپنی شکل میچ کر کے واقعی ماما بنانا

چاہتی ہو تو عبداللہ رخ سیدھا کرتے ولید کو لعنت پیش کی ولید سمجھ گیا اور عبداللہ کو غصے سے آنکھیں گھماتا دیکھنے لگا جو بے نیاز ہننہ کرتا بھوتنی (ھدی) کو اب بھی منہ کھولے کوّے کو تکتا پا کر اس کلاس کی ٹوپر کی عقل پر ماتم کرنے لگا۔

"او بھوتنی واقعی تمہاری رشتہ داری ہے کیا اس کوّے سے ؟ میں تو مزاق کر رہا تھا" عبداللہ نے ھدی کا رخ کندھوں سے پکڑتے سیدھا کرتے پوچھا ھدی گڑبڑائی۔

"ولید دیکھ رہے ہو تم یہ مجھے کیسے تنگ کر رہا ہے" ھدی نے فورا اپنے باڈی گارڈ کو شکایت لگائی۔

"شپاٹر باز آجا ورنہ میں تیری ہڈیاں توڑ دوں گا" ولید نے باڈی گارڈ کا فرض نبھاتے فورا دھمکی دی۔

"دوست دوست نا رہا پیار پیار نا رہا زندگی ہمیں تیرا اعتبار نا رہا اعتبار نا رہا" عبداللہ ولید کی دھمکی پر ھدی اور ولید کے گرد چکر لگاتا تاسیف سے تالی بجاتا گانے لگا ولید اور ھدی نے ایک ساتھ اپنا ماتھا پیٹا یہ شخص کبھی سکون سے نا رہ سکتا ہے نا رہنے دے سکتا ہے اور مدعے سے ہٹانا تو کوئی عبداللہ سے سیکھے جبکہ عبداللہ ان کو دیکھتا فتح مندی سے قہقہہ لگاتا جوس کا گلاس اٹھائے وہاں سے غائب ہوا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو" حمدان علیشے کے کمرے میں آتا گویا ہوا چہرے کے دائیں بائیں جانب نیل پڑی تھی چہرہ نم تھا شاید ابھی فریش ہو کر آیا تھا زوہان مئیو نے مکہ بہت زور سے مارا تھا کہ اب بھی حمدان کو اپنے جبڑے میں تکلیف محسوس ہو رہی تھی لیکن کبھی کبھی

۔

علیشے جو اپنے روم کی بالکونی کے سامنے بیڈ سے اڑیس لگائے بیٹھی رو رہی تھی حمدان کی آواز سنتے جلدی اپنی آنکھیں صاف کرتی فرش پر رکھا چشمہ لگا گئی ۔

"کچھ -- کچھ نہیں" علیشے خود کو کمپوز کرنے کی کوشش میں بولی آواز میں نمی تھی حمدان نے لب بھینچے اور علیشے کے پاس بیٹھا -

"تم رو رہی ہو میری ڈبل بیڑی " حمدان نے جانتے ہوئے انجان بن کر سوال کیا -

"میں کیوں رؤ گی بھلا " علیشے نے ہونٹ دانتوں میں دبائے رخ دوسری طرف پھیرتے جواب دیا -

"آہہ" حمدان نے سرد سانس کھینچی اور ہوا کے سپرد کی ۔

"ادھر دیکھو میری طرف" حمدان نے علیشے کا رخ اپنی سمت کرتے علیشے کا چشمہ ہٹایا اور اس کا خوبصورت بھرا بھرا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں تھاما ۔

"تم بھی جانتی تھی اور سب بھی کہ تمہارا میرا نکاح ہمارے گھر والوں کی وجہ سے ہوا ہے میں رضا مند نہیں تھا نا تم لیکن پھر بھی اللہ نے ہمیں اس رشتے میں باندھا اور اب میں سوچتا ہوں تم سے نکاح نا کرتا تو مجھے تمہاری قدر نا ہوتی یہ شاید اس رشتے کا اثر ہے کہ میں تمہاری جانب اٹریکٹ ہونے لگا ہوں تم مجھے اچھی لگنے لگی ہو تمہارے قریب

آنے کو میرا دل بے چین رہتا ہے تم روتی ہو تو دل دکھتا ہے -- پہلے جو بھی ہوا نا میرے بس میں تھا نا تمہارے میں تمہارے ساتھ اب اس رشتے میں اپنی مرضی سے آگے بڑھنا چاہتا ہوں تمہارا پتا نہیں تمہیں کتنا وقت لگے مجھے قبول کرنے میں لیکن میں جانتا ہو تم بھی جلد ہی میری طرح خوشی سے اس رشتے کو قبول کر لوگی -- زوہان نے جو بھی کہا وہ پرانی باتیں تھیں اور تمہیں اس لیے کلئیر کر رہا ہوں کہ تم اپنے قیمتی آنسو نا بہاؤ ورنہ میں پھر زوہان کا جا کر منہ توڑ دوں گا جس نے میری بیوی کو رلایا" حمدان کہہ رہا تھا اور علیشے یہ بھی نا کہہ پائی وہ تو بچپن سے حمدان کے قریب رہنا چاہتی تھی نکاح کے بول اس کی رضامندی تھے حمدان کی باتوں اور اس انداز پر علیشے کی آنکھیں پھر بھر آئیں جنہیں اپنی انگلی کے پوروں سے صاف کرتے حمدان نے غصے

سے آخری جملہ کہا علیشے حمدان کی شکل دیکھنے لگی جس کے دونوں گالوں پر نیل پڑے تھے یقیناً زوہان سے پٹا ہو گا حمدان زوہان پر ہاتھ جو اٹھایا تھا علیشے ہنس پڑی ۔

"پہلے ان نشانوں کو مٹاؤ پھر جا کر زوہان سے لڑنا" علیشے حمدان کی شکل دیکھتی ہنستی ہوئی بولی جبکہ حمدان علیشے کی مسکراہٹ پر جہاں پرسکون ہوا وہی علیشے کو مصنوعی غصے سے گھورنے لگا ۔

"شرم نہیں آتی شوہر کو مار پڑی ہے تمہاری وجہ سے اور تم یہاں بیٹھی مزاق ہی نہیں بلکہ اس کے دشمن کی حوصلہ افزائی کر رہی ہو" حمدان

نے علیشے کے بال شرارت سے کھینچتے کہا علیشے نے منہ بنایا اور اپنے بال چھڑوائے ۔

" زوہان اور تمہاری لڑائی کیوں ہوئی اور زوہان کس سے پیار کرتا ہے ؟" علیشے نے سنجیدگی سے پوچھا جبکہ حمدان نے علیشے کو دیکھا اس نے صرف وہی بات سنی تھی جب زوہان علیشے حمدان کے نکاح کے بارے میں بول رہا تھا ۔

"اسی کی وجہ سے لڑائی ہوئی اس لڑکی سے اظہار محبت نہیں کر رہا کاسٹ الگ ہے دونوں کی اس وجہ سے ۔۔ بس میں بھی اسی لیے اسے سمجھا رہا تھا کئی دفعہ آرام سے بھی سمجھایا ہے مگر اب کی دفعہ

غصہ کیا شاید سمجھ جائے مگر بے سود " حمدان نے افسوس سے کہا علیشے کو بھی افسوس ہوا اور حیرت بھی ان لوگوں نے یہ بات لڑکیوں سے کیوں چھپائی تھی ۔

"کون ہے لڑکی اور تم لوگوں نے ہم سے یہ بات کیوں چھپائی " علیشے پوچھنے لگی ۔

"تم یہ سب چھوڑو تیار ہو آنٹی تمہیں ڈھونڈ رہی تھی اور ھدی اور مہرین بھی ناراض ہو جائے گی تم سے " حمدان نے علیشے کو یاد کروایا علیشے سر پر ہاتھ مارتی ہڑبڑا کر اٹھی ۔

"سنو" علیشے کو ڈریس لیے وشروم کی سمت جاتا دیکھ حمدان نے اسے پکارا ۔

"ہاں ؟" علیشے پلٹی ۔

"میں بھی آؤ ساتھ تمہاری مدد کروانے ؟" حمدان لب دانتوں میں دبائے شوخی سے گویا ہوا علیشے کا چہرا سرخ ہوا حمدان محفوظ ہوا ۔

"پہلے جا کر یہ نشان مٹاؤ اور اپنی مدد خود کرو -- پھر کسی اور کو آفر دینا " علیشے وشروم کی چوکھٹ تک جاتی شرم کو بھاڑ میں جھونکتی حمدان کو منہ چڑا کر بولی ۔

"روکو تم " حمدان علیشے کی بات پر تضاد منہ چڑانے پر اٹھتا علیشے کی سمت آیا جو فورا وشروم کا دروازہ بند کرتی کھلکھلا دی حمدان بند دروازے پر سر رکھتا سیدھا ہوا اور مسکرا دیا ۔

"آنٹی واہ واہ کیا غضب لگ رہی ہیں آپ" مہرین کی امی جو ابھی تیار ہوکر چھت پر قدم رکھ گئی تھیں عبداللہ کے منہ سے اپنی تعریف سنتی شرما گئیں ۔

ساری تیاری مکمل ہوچکی تھیں مہرین کی سہلیاں بھی آنا شروع ہوچکی تھیں تو عبداللہ ولید بھی تیار ہو کر سفید سلوار سوٹ میں غضب ڈھاتے لڑکیوں کا استقبال کر رہے تھے مہرین ، عبداللہ اور حمدان کے والد نیچے کچھ اور دوست و احباب کے ساتھ مصروف تھے مگر عبداللہ نے صاف کہا تھا وہ بوڑھے لوگوں میں ہر گز شامل نہیں ہو گا اس لیے وہ عورتوں کے بیچ میں ٹھٹھائی سے بیٹھے تھے صرف وہ لوگ ہی نہیں ان کی کلاس کے اور بھی سٹوڈینٹ آئے تھے جنھیں مہرین نے خود انوائیٹ

کیا تھا مہرین نے دل کو سمجھا لیا تھا اب شادی تو ہونی تھی منہ بنا کر

رکھنے سے کیا ہوگا کم سے کم وہ اتنی مہنگی شاپنگ کو ضائع نہیں کر

سکتی اور یہ موقع دوبارہ نہیں ملے گا تو وہ کیوں منہ لٹکائے پھرے

جبکہ اس کی دوستیں تو ایسی خوش تھیں جیسے ان کو ایک ایک دلہا ملنے

والا ہے پھر فائدہ دکھی ہونے کا دلہا تو اسے ملنے والا تھا شہریار سلجھا ہو

لڑکا تھا مہرین سے وٹس ایپ پر بات کرتے اس نے کچھ ہی دنوں میں

مہرین کو کمفرٹیبل کروا دیا تھا اب مہرین کو شہریار سے کوئی پریشانی نا

تھی مہرین اس وقت پیلے جوڑے میں ملبوس سر پر گلابی گوٹے

کناریوں کا ڈوپٹہ اوڑھے جوڑے پر گولڈن کہی کہی کڑھائی تھی تو ڈوپٹے

پر لائینوں پر مینہ کا کام تھا ماتھے پر پھولوں کی بندیاں سجائے کانوں

میں بھی پھولوں کے آوازے پہنے ہاتھوں میں گجرے ڈالے وہ سانولی

سی مہرین بنا میک اپ کے غضب ڈھا رہی تھی تو ھدی جس نے بے بی پنک پیروں کو چھوتی فراک پہنی تھی تو علیشے نے بھی اس کے ہم رنگ فراک پہنی تھی وہ دونوں مہرین کے ساتھ بے حد پیاری لگ رہی تھیں ۔

"چل ہٹ بدمعاش " مہرین کی امی نے عبداللہ کو ڈپٹا عبداللہ دل پہ ہاتھ رکھے پیچھے ڈھنے لگا جب ولید نے اسے شانوں سے تھاما ۔

"ظالم کی ادا " عبداللہ نے آہ بھری پوری محفل میں عبداللہ کی شرارت سے کھلکھلاہٹیں بکھر گئیں ۔

"ان کے ہیرو نہیں ہیں ساتھ ورنہ تجھے بتاتے اپنی ہیروئن کے ساتھ فلرٹ کر رہا ہے" ولید نے عبداللہ کو شرم دلاتے شرارت سے کہا سب ایک دفعہ ہنس پڑے۔

"آنٹی آپ کی شادی نہیں ہوئی ہوتی میں شادی کرتا آپ سے -- آہ میں اتنا لیٹ کیوں پیدا ہوا" عبداللہ نے پہلے آنٹی سے کہا پھر پلٹتے سر دکھ سے ولید کے کندھے پر رکھا مہرین کی امی نے تھپڑ رسید کیا "بدمعاش" مہرین کی امی نے کہتے سر جھٹکا عبداللہ آہ بھرتا رہ گیا۔

سب سے آخر میں ہوئی حمدان کی اینٹری جو منہ پر بلیک ماس لگائے وہاں حاضر ہوا۔

''یہ چاند سا مکھڑا کیوں چھپا رکھا ہے شہزادے '' عبداللہ حمدان کو دیکھتا اس پر چڑھ دوڑا ۔

''چاند پر گرہن جو لگ گیا ہے '' ولید نے لٹو کھاتے ٹکڑا دیا انس اور باقی لڑکے بھی ان کی سمت آئے عبداللہ اور ولید نے ہاتھ پر ہاتھ جمائے قہقہہ لگایا ۔

''بکواس بند کرو اس عشق کے روگی کو تو دیکھ لونگا میں '' حمدان نے زوہان کو یاد کرتے دانت پیسے ۔

"سنبھل کر بیٹا -- چلا تھا گیان دینے بینڈ بجا کر آگیا" عبداللہ باز نا آیا تو سب لڑکے کی حمدان کو ماسک میں دیکھ کر حیران ہوئے -

حمدان نے دانت پیستے عبداللہ کی طرف لپکا عبداللہ حمدان کی پہنچ سے دور ہوا ان کی اسی ہنسی مزاق میں ڈھولکی کا فنکشن شروع ہوا مہرین کو ساتھ برائیڈل مہندی لگائی جا رہی تھی کل نکاح جو تھا مہرین کے سیمسٹر ختم ہوتے ہی اس کی رخصتی کا معاملہ طے ہوا تھا سب سہلیاں مہرین کو چھیڑ رہی تھیں مہندی پر شہریار کا نام جو لکھا جا رہا تھا عبداللہ بے زار سا لڑکیوں کی وہی گھسے پیٹے ڈھول تال سنتا خود آگے بڑھا لڑکیوں کو

پیچھے کرتے خود ڈھول سنبھالے بیٹھا اب لڑکوں کے سر تال بکھرنے کی باری تھی۔

بابل کی دعائیں لیتی جا

جا تجھ کو سکھی سنسار ملے

میکے کی کبھی نا یاد آیا

سسرال میں اتنی مار پڑے

عبداللہ نے ڈھول کی تال پر سر لگایا مہرین علیشے اور ھدی نے غصے سے عبداللہ کو دیکھا جو آنکھیں بند کرتے سر لگا رہا تھا۔

"عبداللہ کوئی ڈھنگ کا گانا گاؤ" ھدی نے دانت پیسے۔

"کیا ہوا بھوتنی گانا پسند نہیں آیا" عبداللہ نے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپا کر پوچھا جبکہ ھدی نے عبداللہ کو پاس پڑا گیندے کا پھول بھوتنی کے نام ر دے کر مارا عبداللہ نے دونوں ہاتھ جوڑے ایسے کچھ کیا جیسے بول ہو ۔

"دیکھو میں نا کہتا تھا یہ مرتی ہے مجھ پر سب کے سامنے پھول مارا ہے مجھے" عبداللہ نے پھول کو دل پر رکھتے سب کو متوجہ کیا ولید کی دادی ہنس پڑی ولید نے عبداللہ کو چت رسید کی جبکہ ھدی اپنی حرکت اور عبداللہ کی حاضر دماغی پر کلس کر رہ گئی ۔

"ہنننہ جیلس عاشق " عبداللہ منہ بناتا بڑبڑایا اور دوبارہ ڈھول لیے شروع ہوا ۔

میں تیری باہوں کے جھولے میں پلی بابل !

عبداللہ نے سر لگایا کم گلا زیادہ پھاڑا ولید حمدان انس حاشر نے تو اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھا جبکہ مہرین علیشے ھدی اور باقی لڑکیاں اسے

گھور رہی تھیں ان کا دل کیا عبداللہ کو جھولا جھلا کر قبر میں ہی اتار دے -

جا رہی ہوں چھوڑ کے تیری گلی بابل !

عبداللہ ڈھول چھوڑے ایک ہاتھ کان پر رکھتا دوسرا آگے بڑھا کر پان دان سے ولید کی دادی کا پان چوری کرتے منہ میں ڈالتا سر لگا گیا یہ سب عبداللہ نے اتنی جلدی کیا کہ ولید کی دادی کو پتا ہی نہیں چلا تو

ھدی علیشے اور مہرین نے منہ کھولے عبداللہ کی چلاکی دیکھی عبداللہ سر لگا کر پان منہ میں چار دائیں بائے کرتا دادی کا گھٹنہ پکڑ کر شکریہ بول گیا وہ نا سمجھی سے پہلے عبداللہ کو دیکھتی رہی پھر اس کے سرخ ہوتے ہونٹ دیکھ پان دان چیک کیا اور رکھ کر چیپڑ عبداللہ کی گدی پر رکھی وہ اپنے پان کے معاملے میں خاصی ڈچی تھیں عبداللہ بنا شرمندہ ہوئے ایک فلائینگ کس دادی کو پاس کرتا دوبارہ ڈھول سنبھال گیا یار بڑوں سے پٹنا تو اعزاز کی بات تھی کیسے ہو سکتا تھا عبداللہ اعزاز کا حقدار نا ہو ۔

خوبصورت یہ زمانے یاد آئے گے !

چاہ کر بھی ہم تمہیں نا بھول پائے گے !

عبداللہ نے یہ فکرہ نہایت اموشنل انداز میں کہا اور طریقے سے گایا بے شک عبداللہ کی آواز ساحرانہ تھی سب کو مزہ آیا۔

مشکل ہائے مشکل اشکوں کو چھپانا لگتا ہے ہائے ے ے ے ے !

عبداللہ اور کوئی کام دو منٹ سے زیادہ سیریسلی کر لے ہو ہی نہیں سکتا اگلے فکرے پر عبداللہ نے ایک ہاتھ دل پر رکھے دوسرے ہاتھ ڈھول پیٹا اور ایسا لوک دیا کہ بیدائی جیسے عبداللہ کی ہی ہونے والی تھی

۔

دلہن کا تو منہ بیگانہ لگتا ہے !

عبداللہ نے اب مہرین کی طرف دل پر رکھا ہاتھ کر کے اشارہ کیا اشارہ ایسا تھا جیسے دو سوتنیں ایک دوسرے سے نہیں لڑتی ہاتھ کا پنجا پھیلائے انگلیوں کا رخ زمین پر کیے مہرین کے ہاتھ میں مہندی نا لگی ہوتی تو ضرور مہرین اٹھ کر عبداللہ کا گلا دبا دیتی جبکہ لڑکوں کا ہنس ہنس کر برا حال تھا اور یہی حال وہاں موجود تمام آنٹیوں کا تھا وہ جیسے مہرین کا فنکشن نہیں عبداللہ کا کومیڈی شو دیکھنے آئی تھیں سب کا ہنس ہنس کر برا حال ہوا ۔

دھڑکن آہ دھڑکن ! دھڑکن دھڑکن دھڑکن دھڑکن دھڑکن

دھڑکن دھڑکن دھڑکن دھڑکن دھڑکن!

عبداللہ دھڑکن کے نام پر ایسے زوروشور سے سر لگانے لگا کہ سر ختم کرنا بھول گیا وہ دونوں ہاتھ دل پر رکھے اونچا اونچا گا رہا تھا ۔

"ابے بس کر ہارٹ اٹیک اجائے گا" حمدان نے کان پر ہاتھ رکھتے کہا عبداللہ نارمل ہوا پھر منہ میں سائیڈ پر رکھا پان کھانے لگا بریک لی گئی لڑکیوں نے شکر ادا کیا یہ آفت چپ تو ہوئی تو عبداللہ پیچھے ہوتا حمدان کو ڈھول تھما گیا حمدان نے ایک نظر علیشے کو دیکھا جو آج گلاسس کے

بنا اپنی آنکھوں کی ہم رنگ لینسس لگائے اپنی آنکھوں اور شرمانے کی ادا سے حمدان کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی ۔

"اب تم لوگ کان بہرے نہیں کر دینا ہمارے " علیشے نے حمدان ڈھول پکڑے دیکھ عبداللہ کو گھورتے کہا ۔

"ہاں کوئی ڈھنگ کا گانا آئے تو گاؤ ورنہ رخصت ہو جاؤ " ھدی نے بھی سیڑھیوں کی سمت اشارہ کرتے ادا سے کہتے بال جھٹکے ۔

عبداللہ نے حمدان اور ولید کو گھورتے اشارہ کیا ان لڑکیوں کا منہ بند کرو بہت بے عزتی کر رہی ہیں تو عبداللہ کا اشارہ سمجھتے ولید اور حمدان سمیت تمام کلاس کے لڑکوں نے ایک دوسرے کو دیکھا ان لوگوں نے لڑکیوں کو سائیڈ کیا اور لڑکیوں کے اپوزٹ محفل لگا کر بیٹھے عبداللہ جبکہ دادی کے پاس بیٹھا پان کھا رہا تھا لڑکیاں لڑکوں کے ایٹیوڈ پر انھیں آنکھیں گھمائے دیکھ رہی تھیں ۔

کوئی دل میں لیے ارمان چلا جاتا ہے

کوئی کھوئے ہوئے اوسان چلا جاتا ہے

حسن والوں سے یہ کہہ دو کہ نہ نکلیں باہر دیکھنے والوں کا ایمان چلا جاتا ہے

مست نظروں سے

مست نظروں سے

مست نظروں سے

حمدان نے گانا شروع کیا علیشے کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی انس ڈھول کی بیٹ پوری قوالی سے میچ کر رہا تھا علیشے نے نگاہیں اٹھا کر حمدان کو دیکھا نظریں ملی حمدان بھی اسی طرف دیکھ رہا تھا ھدی حمدان اور علیشے کے آئی کنٹیکٹ پر علیشے کو ڈھوکہ دے گئی علیشے شرما گئی ۔

(مست نظروں سے) اللہ، اللہ بچائے

(مست نظروں سے) اللہ، اللہ بچائے

مہ جمالوں سے اللہ بچائے

(مست نظروں سے اللہ بچائے)

(مہ جمالوں سے اللہ بچائے)

ہر بلا سر پہ آ جائے، لیکن

ہر بلا سر پہ آ جائے، لیکن

حسن والوں سے اللہ بچائے

حمدان کو کھوئے دیکھ ولید نے حمدان کے گلے میں ہاتھ ڈالتے سر لگایا
ولید کی آواز بھی کسی سے کم نا تھی وہ ھدی کو دیکھ کر دل سے گا رہا

تھا دادی کی نظر ولید کی نگاہوں کے تعاقب میں ھدی پر گئی وہ دل سے مسکرائی ان کا پوتا کسی کو تو پسند کرتا تھا وہ جلد ھدی کے گھر ولید کا رشتہ کے کر جانے والی تھیں اس بات کا تہیہ دادی نے اسی سیکنڈ کیا جبکہ ولید کی ساحرانہ آواز میں ھدی بھی کھوئی مہرین نے حمدان اور ولید کی قوالی کو انجوائے کیا تو حمزہ جو ابھی اوپر آیا تھا لڑکوں کو محفل لگاتے دیکھ خوشی سے ان کی طرف بڑھتا ٹک ٹاک اوپن کر گیا تمام لڑکے قوالوں کی طرح بیٹھے تھے بس رومال کی کمی تھی حمزہ نے مزے سے ٹک ٹاک بنائی ۔

اِن کی معصومیت پر نہ جانا

اِن کے دھوکے میں ہرگز نہ آنا

لُوٹ لیتے ہیں یہ مسکرا کر

لُوٹ لیتے ہیں یہ مسکرا کر

اِن کی چالوں سے اللہ بچائے

حمدان اور ولید نے محفل لوٹ لی دادی اور حمدان کی امی نے ان کے سر سے صدقے کے نوٹ وارے تو زرتاج (علیشے کی امی) نے مہرین کی بلائیں لیں ۔

لاکھ چہرہ سہی چاند جیسا

لاکھ چہرہ سہی چاند جیسا

دل کے کالوں سے اللہ بچائے

لاکھ چہرہ سہی چاند جیسا

دل کے کالوں سے اللہ بچائے

عبداللہ بھی بیچ میں ٹپکا اپنے حصے کا گانا شروع کر گیا لڑکیوں کو دیکھ کر اس نے آنکھیں گھماتے سر لگایا لڑکیاں عبداللہ کی آمد پر سخت بدمزہ ہوئیں لیکن وہ کسی کی بھی پرواہ نا کرتا اپنی دھن میں مگن تھا۔

مست نظروں سے اللہ بچائے

مہ جمالوں سے اللہ بچائے

آخری دو فقروں پر تمام لڑکے جھوم اٹھے لڑکیوں نے کھلکھلاتے ان کی سنیپ بنائی ۔ کھانے پینے عبداللہ کی مستیوں اور مہرین کی تعریف نے محفل لوٹ لی اور یہی محفل تمام ہوئی کل مہرین کا نکاح تھا اور زوہان کے لیے غم کی شروعات ۔

رات کے تین بج رہے تھے زوہان دو دریا کے مشہور سجاد ریسٹورینٹ میں بیٹھا تھا اس سے کچھ فاصلے پر لڑکوں کا کوئی گروپ تھا وہ ٹریٹ کی بات کر رہے تھے اپنے خاص دوست سے جس کا کل نکاح تھا وہ دوست کوئی اور نہیں شہریار تھا اس کے دوست ٹریٹ لینے کے لیے اسے زبردستی یہاں لے کر آئے تھے زوہان کی نظر اس طرف نہیں گئی زوہان سمندر کی لہروں کو دیکھتا موبائل نکالے مہرین کی تصویر دیکھ رہا تھا وہ اتنے محو تھا اپنے کام میں کہ پیچھے کسی کی آہٹ تک محسوس نا کر پایا شہریار نے زوہان کے کندھے پر ہاتھ رکھا زوہان نے سرخ آنکھوں سے پلٹ کر دیکھا۔

سورج کی روشنی چاروں سمت پھیلی تھی آج جمعہ کا دن تھا یونیورسٹی سے سب نے آف لیا تھا مہرین کا نکاح جو تھا ہر کسی نے تیاری پکڑی تھی علیشے تو حمدان کے اٹھنے سے پہلے ہی مہرین کے گھر پہنچ چکی تھی تو ھدی بھی اپنی خطرناک چاچی کی منت سماجت کرتے مہرین کے گھر پہنچی تھی ولید مہرین کے والد کے ساتھ تیاریوں میں مگن تھا تو حمدان کچھ دیر پہلے سو کر اٹھا تھا۔

"یہ اتنی تیار ہو کر کہا جارہی ہو" عبداللہ نے ھدی کو دیکھتے شانے پر پھول مار کر چھیڑا ھدی جو پیرٹ گرین شرارے میں ملبوس تھی پلٹ کر خونخوار نظروں سے عبداللہ کو دیکھے گئی وہ اسے کل ھدی کی حرکت یاد کروا کر چھیڑ رہا تھا۔

"تمہاری قبر کھودنے چلو گے مٹی درست کر لینا" ھدی جو باہر لان کی سمت قدم بڑھا رہی تھی ایبرو اچکاتی عبداللہ کو آفر کر گئی ۔

"میں تمہارے ارمانوں پر پانی پھیرنا زیادہ پسند کرونگا" عبداللہ دانت پیس کر گویا ہوا جبکہ ھدی اتراتی اپنی سمت بڑھ گئی یہ واحد عبداللہ میاں تھے جنھوں نے صبح سے ٹھونسنے کے علاؤہ کوئی کام سر انجام نہیں دیا تھا اور ایسے تیار ہو کر گھوم رہے تھے جیسے نکاح ان کا ہی ہو ۔

"آپی کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں آپ" علیشے جو مہرین کو تیار کرتی پیچھے ہوئی تھی دروازے سے آتے حمزہ کی نظر مہرین پر گئی جو وائٹ شرارت

میں گولڈن نفیس سے مینہ کے کام کا ہم رنگ ڈوپٹہ اوڑھے سادہ سا اپنی سانولی رنگت کے مطابق میک اپ کیے گولڈن اور وائٹ طرز کی ہلکی مگر نفیس سی جیولری میں گلے میں ہار کانوں میں جھمکے ماتھے پر بندیا اور جھومر ہاتھوں میں ریڈ چوڑیاں پہنے آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی حمزہ کی بات پر نگاہیں جھکا گیئں بیوٹیشن بھی مہرین کو دیکھتی مسکرائی ۔

علیشے جو خود مہرون شرارے میں آنکھوں میں آج بھی لینس ڈالے بنا چشمے کے ریشمی بالوں کو پشت پر چھوڑے ہلکے سے میک اپ میں کانوں میں آوازے ڈالے ہاتھوں میں کم مگر مہرون رنگ کی چوڑیاں پہنے

بے حد پیاری لگ رہی تھی مہرین کو شرماتا دیکھ علیشے کو اپنے نکاح کا دن یاد آیا جب وہ بھی بلکل مہرین کی طرح ہی شرما رہی تھی ۔

"علیشے آپی یہ میک اپ بھی کیا چیز ہے کسی کو بھی حور بنا سکتا ہے " حمزہ نے اب شرارتاً کہا مہرین اور علیشے کی مسکراہٹ کو یک دم بریک لگا انہوں نے پلٹ کر خونخوار نگاہوں سے حمزہ کو دیکھا ۔

"رکو تمہیں میں بتاتی ہوں " مہرین ڈریسنگ چیئر سے اٹھتی شرارہ سنبھالے حمزہ کی سمت بھاگی جبکہ علیشے نے سر جھٹکا اور میک اپ کا سامان بیوٹیشن کے ساتھ مل کر سیٹ کرنے لگی ۔

سب لوگ اپنے اپنے کام کیے اب شہریار لوگوں کے منتظر تھے حمدان بھی بنا ماسک کے وہاں حاضر ہوا کیونکہ نیل کا نشان اب قدرے ہلکا پڑ چکا تھا بلیک شلوار قمیض میں نفاست سے تیار ہوتا مہرین کے گھر پہنچ چکا تھا مہرین کے گھر کے باہر ہی مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا نکاح جمعہ کی نماز کے فوراً بعد شروع کرنا تھا مگر شہریار کے گھر والوں کا کوئی اتا پتا ہی نہیں تھا سب لوگوں نے نماز ادا کی کہ شہریار لوگ شاید ٹریفک میں پھنسے ہو مگر اب ایک گھنٹہ مزید گزر چکا تھا مہرین کے والد سخت پریشان تھے پوری رشتہ داری آئی ہوئی تھی محلے والے سارے دوست احباب شرکت کے لیے موجود تھے اور بار بار دلہے کا پوچھ رہے تھے ۔

"ہیلو" مہرین کے والد کو کال ریسیو ہوئی جوکہ شہریار کی تھی سامنے کی بات سن کر جیسے ان کے پیروں سے زمین ہی کھسک گئی ان کے قدم لڑکھڑائے مہرین کے والد کے بڑے بھائی اور حمدان کے ابو نے انھیں سہارا دیا فون ہاتھ سے لیتے حمدان کے والد نے سنا شہریار اب بھی کال پر موجود تھا۔

"کیا ہوا ؟" عبداللہ کے والد صاحب نے آگے ہوتے پریشانی سے پوچھا حمدان کے والد بھی خاصا پریشان نظر آرہے تھے۔

"شہریار نہیں آرہا وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے وہ اس نکاح سے منع کر رہا ہے" کال ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی ایک دم وہاں سرگوشیاں شروع

ہوئیں مہرین کی امی تک یہ خبر پہنچی وہ صوفے پر ڈھ گئیں سب لوگ

پریشان تھے حمدان کی امی اور چچی انھیں حوصلہ دے رہی تھیں لیکن

ایسے حالات میں کون ہمت اور حوصلے سے کام لے سکتا تھا مہرین تک

خبر پہنچی وہ ساکت ہو گئی شہریار نے اس سے مہرین کے ہی متعلق

اپنی پسند کا اظہار کیا تھا اگر وہ اسے پسند نہیں کرتا تھا تو اپنی آنکھوں

میں محبت لیے کیوں دیکھتا تھا کیوں اس سے بات کرتا تھا مہرین

پتھرائی کیفیت میں بیٹھی تھی سب لوگ پریشان تھے مگر عبداللہ ، حمدان

اور ولید کے لیے تو یہ خبر جیسے خوشی کی نوید تھی ان کے جسم میں

خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی مہمان افسوس کرتے جانے لگے مہرین کے

ابو کی طبیعت خراب ہو رہی تھی ولید نے حمدان کے ابو اور مہرین کے

ابو کو کمرے میں لے جاتے بات کی کچھ دیر بعد وہ لوگ کمرے سے

باہر نکلے مہمانوں کو جانے سے روکا گیا عبداللہ اور حمدان زوہان کی گھر کی طرف بھاگے یقیناً ان کے لیے یہ خوشی کی خبر صرف زوہان کی وجہ سے ہی تھی لیکن زوہان گھر میں تو کیا اپنے روم میں بھی موجود نا تھا ایک چٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی ۔

"مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں کہ اپنی محبت کو کسی اور کے ساتھ دیکھو اس لیے میں یہ شہر ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا رہا ہو اپنی پڑھائی اپنا فیوچر اپنے دوست اور اپنا محبوب" یہ چٹ پڑھتے حمدان کا بس نا چلا اس مجنو کا گلا دبا دے اور وہ کر بھی جاتا اگر زوہان اس کے سامنے ہوتا تو یہ ہمیشہ صحیح وقت پر غلط کام ہی کیوں کرتا تھا حمدان نے سوچا

جبکہ عبداللہ نے وقت ضائع کیے بنا زوہان کو کال ملائی جو مسلسل اگنور کی جارہی تھی۔

"کیا نہیں اٹھا رہا؟" حمدان نے بے چینی سے پوچھا۔

"نہیں" عبداللہ نے ماتھا مسلتے کہا۔

"یہ اس لوکل دیوداس کی اولاد کو کیا سوجھی دیس چھوڑنے کی" حمدان کو غصہ آیا۔

''اس کو ہیرو نہیں چپڑاسی کا کیریکٹر دینا تھا ایسے ہوتے ہیں ہیرو عاشق ہننہ بھگوڑا عاشق '' عبداللہ نے بھی دانت پیستے موبائل کو گھورتے کہا ۔

''ایک ہمارا ناول اتنا سلو چل رہا ہے انوشے احمد نے ابھی تک میری لو سٹوری پر فوکس نہیں دیا اور یہ مئیو کا بچہ فون نہیں اٹھا رہا اس کی سٹوری کے ٹویسٹ کی وجہ سے میری سٹوری پینڈنگ ہے '' حمدان کو غصہ آیا ۔

''شرم کر اپنی اپنی پڑی ہے میرا سوچ میں تم سب سے زیادہ حسین خوبصورت وجیہہ ہو کر بھی مجھے انوشے احمد نے سنگل رکھا ہے تم تو پھر

بھی ٹھیک ہو اس شکل کے ساتھ وہ بھوتنی مل گئی تمہیں " عبداللہ نے بھی اپنا دکھڑا رو کر حمدان کو ڈپٹا جو منہ بنا کر رہ گیا جبکہ زوہان نے کال پک کی ۔

"کہاں ہے تو" عبداللہ نے چھوٹتے پوچھا جبکہ حمدان نے اسے اشارہ کیا اسپیکر پر کرنے کا عبداللہ نے عمل کیا ۔

"تم سب سے دور" زوہان نے دکھی انداز میں اموشنل ہوتے کہا ۔

"ابے او لوکل دیوداس کی آن چاہی اولاد -- جلدی بک کہا ہے ؟"

حمدان تپ گیا ۔

"حمدان مجھے معاف کر دے میں غصے میں تھا اور مجھے ولید نے بتایا علیشے نے سن لیا تھا میرا مقصد علیشے کو ہرٹ کرنا نہیں تھا" حمدان کی آواز سنتے زوہان نے کہا ۔

"ہاں معاف کیا صرف اپنی ہیوی بیوی کے خاطر تو اس کا اچھا دوست ہے اس لیے اور اب بتا کہا ہے" حمدان نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا جیسے زوہان کا اس سے تو کوئی تعلق ہی نہیں وہ صرف علیشے کا ہی دوست ہے ۔

"میں تم سب سے دور جا رہا ہوں " زوہان نے پھر وہی جواب دیا جبکہ عبداللہ نے پہلے اپنے بال نوچنے کے لیے ہاتھ اپنے بالوں کی سمت بڑھائے پھر یاد آیا مہنگی والی جیل سے سیٹ کیے ہیں تو پھر حمدان کے بال نوچ ڈالے حمدان ہڑبڑایا۔

"کیا کر رہا ہے شپاٹر " حمدان بوکھلایا ۔

"میں اس عشق کے روگی کا خون پی جاؤ گا اس کو بول جلدی بتا کہاں ہے" عبداللہ غصے سے آپے سے باہر ہوتا دھاڑا تھا ۔

"میں جا رہا ہوں ہمیشہ کے لیے مجھے معاف کر دینا " زوہان عبداللہ کی آواز سنتا بولا سپیکر سے آواز آئی ۔

"حمدان میں اس کی جان لے لونگا اس سے بول بکواس بند کر" عبداللہ نے حمدان کا گلا دباتے کہا اور بیچارے حمدان کو جھنجھوڑا ۔

"ابے شپاٹر میری ڈبل بیڑی کو کیوں بیوہ کرنا چاہتا ہے "حمدان نے بامشکل خود کو عبداللہ سے چھڑواتے کہا ۔

"کیا ہوا زوہان کہا ہے " ولید کمرے میں داخل ہوتا استفسار کرنے گا

۔

"لوکل دیوداس کی آن چاہی اولاد پردیس جا رہا ہے اپنی پارو کو یہاں چھوڑ کر ہمارا پارا ہائے کر کے " عبداللہ دانت پیستا بولا پہلے تو ولید کو سمجھ نا آیا پھر عبداللہ نے اسے چٹ تھمائی جسے پڑھتے ولید موبائل کی سمت بڑھا ۔

"زوہان ؟ "ولید نے پکارا۔

"ہمم" زوہان نے ہنکارا بھرا۔

"کہاں ہے تو" ولید نے پوچھا وہ حمدان کے ابو اور مہرین کے ابو کو زوہان کی مہرین کے لیے پسندیدگی بتا چکا تھا اور یہ بھی کہ شہریار کے رشتے کی وجہ سے وہ چپ کر گیا جس پر حمدان کے ابو نے ولید کی بات سمجھتے مہرین کے ابو کو زوہان کے لیے منایا اور منایا بھی کیا مہرین کے ابو زوہان کے بارے میں اور زوہان کے ماموں ارشد بھائی کے بارے میں سب جانتے تھے لیکن اس وقت زوہان کے ماموں یہاں موجود نا تھے صرف یہی پریشانی تھی جس پر ولید نے انھیں تسلی دی کہ انھیں بعد میں سمجھا دے گے زوہان خود ہینڈل کر لے گا ابھی نکاح ہونا ضروری ہے باہر لوگ طرح طرح کی باتیں بنا رہے تھے مہرین کے

ابو نے بھی اللہ کا نام لیتے سر اثبات میں ہلا دیا اور جس کے لیے ولید نے اتنا سب کیا وہ میاں کراچی ہی چھوڑ رہے تھے ۔

"میں قصور جا رہا ہو ہمیشہ کے لیے " زوہان نے لب دانتوں میں بری طرح دباتے کہا ۔

"ابھی کہاں ہے ؟" ولید کو بھی زوہان پر غصہ آیا ۔

"ٹرین میں " زوہان نے کہا عبداللہ اور حمدان نے اپنا ماتھا پیٹا ۔

"واپس آ جا" ولید نے کہا ۔

"نہیں " زوہان نے دوبدوک کہا ۔

"تیرے محبوب کی بارات نہیں آرہی جس کے لیے تو یہ شہر چھوڑ کر جا رہا ہے شہریار نے نکاح سے منع کر دیا ہے وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے " حمدان نے گویا زوہان پر دھماکہ کیا زوہان نے جیسے غلط سنا ۔

"کیا ؟ کیا کہا ؟"سپیکر سے حیرت میں ڈوبی آواز ابھری ۔

"میں نے انکل سے بات کر لی ہے وہ تیرے لیے مان گئے ہیں جلدی آ اور اگر تو نے اب اپنی ذات پات برادری کا سوچا تو لعنت ہے تیرے جیسے بزدل عاشق پر" ولید نے شروع میں تحمل سے کام لیتے آخر میں مشتعل ہوتے کہا۔

"ہاں بھگوڑے عاشق آ اور اپنے عشق کو اپنا بنا لے یہ آخری چانس ہے بیس منٹ ہیں تیرے پاس جلدی آ ورنہ یاد رکھ میں اور ولید کنوارے ہیں اور حمدان بھی خوشی خوشی دوسرا نکاح کر سکتا ہے کیونکہ مہرین اس کی کرائم پارٹنر ہے اور علیشے اور مہرین سہلیاں۔۔ وہ خوشی خوشی سوتن بنے گی" عبداللہ نے دھمکی دی اور غضب ناک ، خطرناک دھمکی دی زوہان کا ٹرین میں بیٹھے چہرہ سرخ ہوا تو ولید اور حمدان نے عبداللہ

کے سر پر ایک ایک چپیٹ رسید کی عبداللہ نے فوراً سے کال کاٹ

دی ۔

"میں دوسرا نکاح نہیں کرونگا پہلی منکوحہ کو بیوی بنا نہیں پا رہا اور

دوسرا نکاح کر لو" حمدان نے بیڈ پر بیٹھتے اٹل لہجے میں کہا جبکہ

عبداللہ اور ولید نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر حمدان کو اور قہقہے لگا

اٹھے ۔

"تیری شکل پر ایک مل گئی کافی ہے اموشنل نا ہو بیٹا ۔۔ وہ صرف

اس عاشق کو دھمکی دینے کے لیے تھا" ولید نے حمدان کے کندھے

پر ہاتھ رکھتے افسوس سے کہا ۔

"بیس منٹ میں وہ آجائے گا ؟ " ولید نے عبداللہ سے استفسار کرتے
ریسٹ واچ دیکھی ۔

"سچا عاشق ہوا تو بیس منٹ سے دو منٹ پہلے آئے گا " عبداللہ نے
مسکراتے کہا ۔

"ٹرین ڈی ایس پی ارشد مئیو کی ہے ؟" حمدان نے شریر سی
مسکراہٹ لیے پوچھا پھر وہ تینوں قہقہہ لگا اٹھے۔

اب چاہے کچھ بھی ہو جائے زوہان کو خود کے لیے سچا عاشق سننا تھا زندگی بھر تو اسے اٹھارہ منٹوں میں واپس اس سوسائٹی میں موجود ہونا تھا

۔

"کیا ہوا اتنا نتظار کیوں کرنا پڑ رہا ہے دلہا کہا ہے" ایک شخص مہرین کے والد کے پاس آتے استفسار کرنے لگے ۔

"آرہا ہے رستے میں ہے" جواب ولید نے مسکراتے دیا وہ صاحب مسکرا کر چلے گئے مرد حضرات میں سب کو خبر پہنچا دی گئی تھی کہ اب دلہا بدل دیا گیا ہے لیکن نکاح آج ہی ہو گا جبکہ خواتین میں بھی خبر پہنچی اور باقاعدہ زوہان کے نام سے پہنچی مہرین جہاں پتھرائی کیفیت میں بیٹھی تھی اس کی کیفیت میں ردی برابر بھی فرق نا آیا جبکہ علیشے اور ھدی نے ایک دوسرے کو دیکھا علیشے نے ھدی کو سائیڈ پر لے جاتے زوہان کسی اور کو پسند کرتا ہے یہ بات بتائی مگر بدقسمتی سے مہرین یہ بات سن چکی تھی علیشے اور مہرین نے پلٹ کر واپس مہرین کے پاس آنا چاہا لیکن اپنے پیچھے مہرین کو کھڑا دیکھ ان دونوں نے بری طرح لب دانتوں میں دبائے ۔

"مجھے نہیں لگتا زوہان آئے گا ؟" انس اور حاشر نے عبداللہ حمدان اور ولید کے پاس آتے کہا۔

"میرا لال میرا پیلا میرا جگر آئے گا ضرور آئے گا تم سب کے منہ بند کرنے آئے گا میرا سر فخر سے بلند کرنے آئے گا ٹرین کا رخ موڑ کر آئے گا چین کھینچ کر آئے گا ڈرائیور کا ٹکلا بجا کر آئے گا ٹرین سے کود کر آئے گا اور وقت پر آئے گا" عبداللہ نے دل پر ہاتھ رکھے ایک تھپڑ انس کے لال گال پر رسید کرتے مزید اس کا گال لال کرتے پھر دل پر ہاتھ رکھتے پھر حاشر کا گال لال کرتے دل پر ہاتھ رکھتے یہی عمل تین دفعہ کرتے بھرائی آواز میں کہا شکر ہے وہ لوگ وہاں موجود

مہمانوں سے فاصلے پر تھے ورنہ مہمان جو بور ہو رہے تھے عبداللہ کے فن سے خاصا لطف اندوز ہوتے ۔

"بس کر زوہان کی دوسری ماں ہاں وہ لازمی آئے گا" ولید نے عبداللہ کو انس اور حاشر سے دور کرتے مسکراہٹ دبا کر کہا جو بے چارے منہ بناتے عبداللہ کو دیکھتے رہ گئے عبداللہ ہنس کر گیا حمدان نے ریسٹ واچ دیکھی تین منٹ باقی تھے اٹھارہ ہونے میں ۔

"کہاں ہے تیرا بیٹا مردانہ ماں ؟" حاشر نے عبداللہ کو آگ لگاتے کہا کیونکہ اٹھارہ منٹ سے ایک منٹ اوپر چلا گیا تھا عبداللہ اسے جواب دیتا کہ زوہان بیگ کندھے پر ڈالے سوسائٹی کی چوڑی صاف ستھری سڑک

پر بلیو جینز اور گرے شرٹ میں قدم رکھ گیا عبداللہ کو اسے دیکھ کر کبھی خوشی کبھی غم کے شاہ رخ خان کی فیلنگ آئی بس شاہ رخ خان کے پیچھے چوپر تھا تو زوہان مئیو راجپوت کے پیچھے پانڈا والے بھائی کی بائیک ہائے رے ہمارا سستا عاشق ۔

''دیکھ کالے میرا لال آگیا'' عبداللہ نے حاشر کی منڈی زوہان کی سمت گھماتے کہا حاشر کا منہ کھلا پھر بند ہوا ۔

''لیکن پھر بھی ڈیڑھ منٹ لیٹ ہے''حاشر نے عبداللہ کو جتاتے کہا ۔

''وہ دیکھ رضیا غنڈوں میں پھنس گئی '' عبداللہ نے حاشر کو دیکھتے آسمان کی سمت اشارہ کیا حاشر نے منہ کھولے اس سمت دیکھا جہاں تار پر ایک چڑیا اور چار کوّے اس کے اعتراف میں بیٹھے تھے پھر غصے سے عبداللہ کو دیکھا ۔

''دیکھ اندھے ابھی تین منٹ باقی ہے اٹھارہ منٹ ہونے میں ۔۔ہننہ ۔۔'' عبداللہ نے حاشر کے سامنے اس کی مردانہ کلائی میں پہنی گھڑی کو ہاتھ سمیت لہرایا جس کا وقت پیچھے خود ابھی عبداللہ نے کیا تھا اپنے پیارے ہاتھوں سے جو واقعی اب تین منٹ پیچھے ہو چکی تھی جادو سے نہیں عبداللہ کی چالاکی سے حاشر نے منہ کھولے عبداللہ کو دیکھا جو زوہان کی سمت قدم بڑھا رہا تھا ۔

"واہ میرے بھگوڑے عاشق آگیا تو" عبداللہ زوہان کے گلے ملتے کم گلے پڑتے بولا زوہان نے اسے کس کے گلے لگاتے اوپر اٹھایا عبداللہ کی کمر پر وزن پڑا عبداللہ کراہ اٹھا۔

"زبان سنبھال کر شپاٹر یہ نا ہو تیرے خون سے دستخط کرو میں نکاح نامے پر" زوہان نے دانت پیستے کہا وہ پہلے ہی ہڑبڑا کر چلتی ٹرین سے کودا تھا جو سٹیشن سے ہٹنے ہی والی تھی اور پھر نا کوئی ٹیکسی نا رکشہ ملا بیچارہ فوڈ پانڈا والا ملا جس کو اپنا دکھ سناتے پانچ منٹ گزر گئے اور آٹھ منٹ اس کا دکھ سنتے کیونکہ وہ بیچارہ بھی عاشق نکلا جس کی شبانہ نے اسے دھوکا دے کر شکیل کے ساتھ بھاگ گئی تھی اور پھر اسے

ڈھونڈنے کے لیے وہ بیچارہ فوڈ پانڈا کا کام کرنے لگا کیونکہ شبانہ کوئی بڑی ہی چٹوری تھی جسے ہر وقت کھانے کے علاؤہ کچھ سوجھتا ہی نہیں تھا اسی لیے اس نے شکیل سے شادی کی جس کی تنخواہ اچھی تھی اور اسماعیل (فوڈ پانڈا والے بھائی کا نام) کی گزارہ لائق تھی اتنی فکر شبانہ کو ڈھونڈنے کی اس کے والوں کو نا تھی جتنی اسماعیل کو تھی سچی محبت آہ -- شاید شبانہ کو شرمندہ کرنا تھا اسماعیل بھائی نے -

"زیادہ بکواس نا کر جا کر تیار ہو کب سے دلہے کا انتظار ہو رہا ہے یہاں " عبداللہ نے الٹا زوہان کو ڈپٹا زوہان مسکرا دیا -

"آجا بھائی تو بھی آجا آخر کار تیری وجہ سے تو میں یہاں تک پہنچا ہو "

زوہان نے اسماعیل کو دیکھتے جو ادھیڑ عمر کا مرد تھا وہ ناک پر سے

چشمہ ہٹاتا ہیلمٹ اتارتا پھر چشمہ لگائے جلدی سے زوہان کے قریب ہوا

ویسے بھی اس کی ڈیوٹی ٹائم آف ہو چکا تھا سارے کھانے ڈیلور جو کر

چکا تھا ۔

"یہ کون ہے " عبداللہ نے درمیانہ جسامت کے آدھے زندہ انسان

(اسماعیل) کو دیکھ کر پوچھا زوہان نے سانس کھینچے ساری کہانی سنائی

عبداللہ نے اثبات میں سر ہلایا ۔

"یہاں ٹائم پاس نہیں کرو جلدی چلو" حمدان عبداللہ کے قریب آتا زوہان سے بولا اس نے ایک نظر زوہان کو دیکھتے آنکھیں گھمائیں تھیں زوہان نے لب دانتوں میں دبائے حمدان کو گدی سے پکڑ کر بیگ عبداللہ کی جھولی میں ڈالتے گلے لگایا بیگ عبداللہ نے دونوں ہاتھوں کو جوڑے جھولی میں کیچ کیا تھا۔

" سوری یار " زوہان بولا حمدان نے منہ بناتے پھر مسکراتے اس کے گرد حصار باندھا۔

"ابے میری کیا گود بھرائی چل رہی ہے " حمدان سے دور ہوتے عبداللہ نے بیگ کو اپنی گود میں دیکھ حمدان کی سمت اچھالا جس نے

تھامتے کندھے پر رکھا زوہان مسکراتا حمدان کے ساتھ اپنے گھر کی سمت بڑھ گیا۔

''زوہان کہاں رہ گیا؟''مہرین کے والد نے پریشانی سے پوچھا ولید کال کرنے والا تھا حمدان کو کہ سفید شلوار کرتا میں خوشبو سے نہایا فریش سا زوہان حاضر ہوا مہرین کے والد سے ملتے زوہان مسکرایا وہ البتہ نم آنکھوں سے تشکر بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے ان کی مہرین سے نکاح جو کرنے والا تھا زوہان ان کے جھکے سر کو دیکھتا خود شرمندہ ہوتا پھر انھیں گلے لگا گیا۔

"آپ مہرین مجھے دے رہے ہیں یہ سر آپ کا نہیں میرا جھکا ہوا ہونا چاہیے -- میں آپ کا تا عمر شکر گزار رہونگا انکل " زوہان نے کہا مہرین کے والد آنکھیں صاف کرتے مسکرائے عبداللہ اور حمدان کے والد نے زوہان کو مسکرا کر دیکھا -

"ابو جی بول بیٹا سسر ہیں اب تیرے" عبداللہ نے کہا سب مسکرا دئے -

"میں یہ نکاح نہیں کرونگی " مہرین نے نفی میں سر ہلاتے کہا زوہان کسی اور سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے نکاح کرے گی مہرین کو

اس وقت اپنا آپ زندگی میں پہلی دفعہ اتنا برا لگا وہ کسی پر بوجھ بن رہی تھی مجبوری کا رشتہ بنانے جا رہی تھی ۔

"مہرین اگر زوہان نے نکاح کے لیے حامی بھری ہے تو وہ تجھے سارے حق دے گا وہ تیرا دوست ہے تو جانتی ہے اسے" ھدی نے مہرین کو سمجھانا چاہا مہرین نے نفی میں سر ہلایا۔

"اور ویسے بھی اس لڑکی کی شادی ہو رہی ہے وہ زوہان کی زندگی میں نہیں ہے" علیشے نے بھی کہا ۔

"وہ لڑکی اس کی زندگی میں ہو یا نا ہو لیکن مجبوری میں وہ مجھ سے نکاح کر رہا ہے مجھ پر ترس کھا کر" مہرین چیخی۔

"نہیں اگر وہ مجبور ہوتا کبھی حامی نا بھرتا" علیشے نے پھر سمجھایا۔

"وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے -- مجھ سے صرف مجبوری میں ہی نکاح کر رہا ہے وہ خود کے ساتھ سمجھوتا کر رہا ہے" مہرین بیڈ پر بیٹھتی روتی ہوئی بولی ھدی اور علیشے پریشان ہوئی اتنے میں مہرین کی والدہ اور زرتاج آنٹی کمرے میں داخل ہوئیں۔

"میرا بچہ رو نہیں اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے" مہرین کی والدہ نے مہرین کو اپنے ساتھ لگاتے کہا۔

"ماما" مہرین سسکی۔

"بیٹا تمہارے نصیب میں زوہان لکھا تھا اسی لیے اللہ نے شہریار کو زریعہ بنایا یہ سب ایسے ہی ہونا تھا تم پریشان نا ہو اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے" زرتاج آنٹی مہرین کو تسلی دیتی بولی۔

"ماما مجھے نکاح نہیں کرنا" مہرین نے کہا مہرین کی والدہ اور زرتاج آنٹی پریشان ہوئیں ۔

"ہم سمجھتے ہیں تمہارے دل پر کیا بیت رہی ہے لیکن بیٹا شہریار کے منع کرنے پر تمہارے بابا کی طبعیت خراب ہو گئی تھی مشکل سے سنبھلے ہے تم منع کروگی تو پھر تمہارے بابا -- تم یہ نکاح کر لو زوہان ہماری آنکھوں کے سامنے بڑا ہوا ہے اچھا برا سب جانتے ہیں اس کے بارے میں ہم اور ارشد بھائی بھی تو کتنے اچھے ہیں یقیناً زوہان کے والدین بھی بہترین لوگ ہونگے" مہرین کی والدہ نے سمجھایا مہرین والد کی طبعیت کا سنتے خاموش ہو گئی ھدی اور علیشے نے بھی تشکر کا

سانس بھرا مہرین کی والدہ مہرین کی پیشانی چومتے کمرے سے باہر نکلی

۔

\-----------------------------

"مولوی صاحب کاغذات کیا دیکھ رہے ہیں نکاح پڑھائے نا" عبداللہ نے مولوی صاحب سے کہا جو نکاح نامہ اور دلہا دلہن کی معلومات ایک دفعہ پھر اچھے سے چیک کر رہے تھے ۔

''برخوردار اچھے سے چیک کرنے دیں یہ نا ہو شرعی نکاح کسی اور سے اور نکاح رجسٹر کسی اور کے ساتھ ہو جائے '' مولوی صاحب نے چشمہ ناک پر ٹکاتے عبداللہ کو دیکھتے کہا عبداللہ کا حیرت سے منہ کھلا ۔

''ایسا بھی ہوتا ہے ؟ کیا پہلے ہوا ہے ایسا '' عبداللہ نے مؤدب انداز میں حیرت سموئے پوچھا مولوی صاحب نے سر اثبات میں ہلایا ۔

''شپاٹر چپ کر جا مولوی صاحب کو اپنا کام کرنے دے '' زوہان نے عبداللہ کو ڈپٹا عبداللہ کا منہ بنا جبکہ مولوی صاحب کی بات سنتے زوہان کا دل ہولہ تھا تو عبداللہ کو وہ قصہ سننا تھا ۔

"ہاں تیرا بنتا ہے ایکسچینج کا دلہا جو ہے" عبداللہ نے بھی حساب برابر کیا زوہان عبداللہ کو گھورنے کے علاؤہ کچھ کر ہی نا سکا۔

کچھ دیر گزری زوہان اور مہرین کا نکاح خوش اسلوبی سے ادا ہوا اب مرد حضرات زوہان کے بغلگیر ہوتے اسے مبارک بات دے رہے تھے اسماعیل نے بھی مبارک بات دی مہمانوں کے ساتھ دلہے میاں اور دلہے کے دوستوں کے لیے بھی کھانے کا انتظام کیا گیا حمزہ اور ولید مہرین کے بھائی بنتے کھانا سرو کر رہے تھے۔

"میری شبانہ " کڑاہی گوشت سے عبداللہ نے ڈھکن ہٹایا تھا کہ فوڈ پانڈا والا بھائی کڑاہی کو دیکھتے اپنے محبوبہ کا ماتم شروع کر گیا زوہان حاشر

انس عبداللہ حمدان نے چونک کر اسے دیکھا تو حمزہ اور ولید نے ایک دوسرے کو دیکھتے کندھے اچکائے۔

"کیا ہوا بھائی ؟" عبداللہ نے اسماعیل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے استفسار کیا۔

"میری شبانہ کو کڑاہی گوشت بڑا پسند تھا عبداللہ بھائی میں اسے جب باہر لے جاتا تھا کھانا کھلانے وہ چار چار پلیٹ کھا جاتی تھی" اسماعیل نے دکھی ہوتے کہا۔

"ابے شبانہ تھی یا شبیر جو چار پلیٹ کھا جاتی تھی" عبداللہ نے حاشر کے کان میں سرگوشی کرتے پوچھا۔

"پتا نہیں بھائی میری تو تین پر ہی بس ہو جاتی ہے" حاشر نے کندھے اچکا کر کہا۔

"ابے تین پر تو پاگل ہے کیا اتنا کون کھاتا ہے؟" عبداللہ نے حاشر کو حیرت سے دیکھا۔

"دیکھ عبداللہ دوستی اپنی جگہ مگر میرے نوالے نا گن " حاشر نے منہ بناتے کہا ۔

"ہاں تو تو ہے ہی پیٹو پریگننٹ آدمی" عبداللہ نے حاشر کی نکلی تون پر انگلی مارتے کہا ۔

"اسماعیل بھائی کھانا کھاؤ میری شادی کی خوشی میں شبانہ کو چھوڑو " زوہان نے آنکھیں ڈپٹپاتے کہا سب نے نوٹ کیا جب سے زوہان کا نکاح ہوا تھا اس کے چہرے سے خوشی ہی علیحدہ ہو کر نہیں دے رہی تھی ۔

"میں نہیں چھوڑو گا اپنی شبانہ کو" اسماعیل صوفے سے ایک دم اٹھتا ہوا لڑکھڑا کر بولا وہاں بیٹھے مرد حضرات نے گردن موڑ کر اسے دیکھا عبداللہ اور انس نے فورا اس آدھے زندہ انسان کو نیچے کھینچ کر بیٹھایا۔

"شبانہ کے ساجن مت چھوڑ ہم نے کب کہا تو اسے چھوڑ بس ابھی کھانا کھانے دے بھوک سے جان نکل رہی ہے" ولید نے اسماعیل کو سمجھاتے کہا وہ اور حمزہ بھی ان کے ساتھ بیٹھے تھے اب کھانے کے لیے سب نے پہلا لقمہ توڑا۔

"ساجن تو وہ شکیل بن گیا اس کا" اسماعیل نے ایک ہچکی بھرتے کہا اور ہچکی بھی ایسی عبداللہ نے ادھر ادھر دیکھا کون گائے رو رہی ہے ؟لیکن ارے یہ تو اسماعیل تھا ۔

"اللہ تجھے بھی دے گا یہ لے کڑاہی چھوڑ بریانی کھا میرے بھائی " انس نے اسے تسلی دی ۔

"بریانی --میری شبانہ کو کباب والی بریانی پسند تھی ایک تو کھا جاتی تھی" اسماعیل نے دکھی ہوتے کہا سب نے منہ کے قریب نوالہ روکا "چلو ایک پلیٹ کھاتی تھی " سب نے سوچا کچھ تو نارمل تھا اسماعیل بھائی کی لو اسٹوری میں ۔

"ویسے جب شبانہ چار پلیٹ کڑاہی گوشت کھا لیتی تھی اور ایک پلیٹ بریانی -- پسند تو نا ہوئی یہ" حمزہ نے کہا -

"ایک پلیٹ نہیں -- ایک تھال " اسماعیل نے کہا زوہان کو پھندا پڑا حمدان نے پانی دیا -

"بھائی تیری شبانہ کیا کشتی لڑتی تھی" عبداللہ پوچھے بنا نا رہ سکا اتنا کھانا کوئی پہلوان ہی کھا سکتا تھا جبکہ اسماعیل نے عبداللہ کو گھورا جو دانت دکھا رہا تھا لیکن اسماعیل کو دیکھتے عبداللہ نے "اوکے اوکے take ur easy" کہتے کندھے اچکائے حمدان نے سب کو چپ چاپ کھانا

کھانے کا کہا کھانے کھاتے ہی اسماعیل میاں زوہان کو ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے نکل لیے زوہان بے چینی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا ۔

"یار حمدان مجھے مہرین کو دیکھنا ہے " حمدان کو قریب آتا دیکھ زوہان نے بے چینی سے کہا ۔

"صبر میرے نئے نویلے دلہے میاں اتنی کیا بے صبری ہے " حمدان نے اسے چھیڑا زوہان نے اسے گھورا ۔

"یار ایسے مت دیکھ میں اپنی والی سے نہیں ملا تیری والی سے کیسے ملواؤ تجھے" حمدان اپنے دکھ لے کر بیٹھ گیا۔

"انکل میں مہرین سے مل لو؟" زوہان اتنا بے چین تھا کہ مہرین کے والد صاحب جو ابھی زوہان کے قریب آکر کھڑے ہوئے تھے انھیں کچھ بھی بولنے کا موقع دئے بنا ہی حمدان کو پیچھے دھکیلے آگے آتا استفسار کرنے لگا مرین کے والد زوہان کو دیکھ کر رہ گئے۔

"انکل" زوہان نے انھیں خاموش دیکھتے بازو پر ہاتھ رکھتے دوبارہ پوچھا۔

"ہاں ہاں بیٹا کیوں نہیں " زوہان کے والد نے اجازت دی زوہان دو منٹ سے بھی کم وقت میں وہاں سے گدھے کے سر سے سینگھ کی طرح غائب ہوا ۔

"کہاں کہاں " زوہان مہرین کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جب علیشے اور ھدی کمرے سے نکلتی زوہان سے ٹکرائیں اور اسے دیکھتی شریر ہوئیں ۔

"مہرین سے ملنے اور کہاں " زوہان نے خوشی سے دمکتے چہرے سے نا سمجھی سے کہا جبکہ زوہان کی آواز سنتے مہرین جو بیڈ پر بیٹھی تھی اس کے چہرے پر ننھی ننھی بوندیں نمایاں ہوئیں ۔

''یار اس کے چہرے کے نور کو دیکھ کر تو کہی سے بھی نہیں لگ رہا کہ اسکا دل ٹوٹا ہے یا مجبوری یا سمجھوتے کی شادی ہوئی ہے '' ھدی نے علیشے کے کان میں سرگوشی کی زوہان کی شخصیت میں پہلے سے زیادہ وجاہت اور دلکشی جو جھلک رہی تھی علیشے بھی حیران ہوئی ۔

''شاید نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتا ہے '' علیشے نے سوچتے ہوئے کہا ۔

"یہ کیا تم دونوں کان میں سرگوشیاں کر رہی ہو" زوہان کو مہرین سے ملنے کی جلدی تھی اور یہ دونوں دروازے کے سامنے کھڑی تھیں زوہان چڑ گیا۔

"دلہے میاں صبر صبر -- صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے" ھدی نے ہنسی دباتے کہا۔

"میں کڑوا ہی کھا لونگا" زوہان نے دانت پیسے کہا۔

"مہرین سے ایک شرط پر ملنے دے گے پہلے ہمیں پیسے دو" علیشے نے ہتھیلی سامنے پھیلائے کہا ۔

"او بھوتنیوں کس بات کے پیسے ؟ " عبداللہ ٹپکا ۔

"ہم سالیاں ہیں زوہان کی اس بات کے پیسے " ھدی نے تیکھی مرچ بنتے کہا ۔

"چہ چہ ۔۔پھر تو اصولاً پیسے زوہان کے بنتے ہیں " عبداللہ کو افسوس ہوا علیشے اور ھدی کا بے عزتی پر چہرہ سرخ ہوا ۔

"یہ رسمیں تو شادی پر ہوتیں ہیں ابھی تو نکاح ہوا ہے بس" ولید نے کہا جو عبداللہ کے پیچھے ہی وہاں آیا تھا اور ھدی کو دیکھتے اپنی پلکیں جھپکنا بھول گیا تھا پھر بڑی مشکل سے خود کو کمپوز کر گیا۔

"کہاں لکھا ہے ؟" ھدی نے برا مانا۔

"تو یہ کہاں لکھا ہے جمعہ کے دن تم لوگ فقیرنیاں بن کر دروازے کے سامنے کھڑی ہو جاؤ جمعرات کا چلو سمجھ میں آتا ہے لیکن جمعہ ---" عبداللہ اپنی بات مکمل کرتا کہ علیشے اور ھدی اس کا گلا دبانے کے لیے اس کی سمت بڑھی عبداللہ ہاتھ ہوا میں بلند کرتا آگے آگے اور

علیشے اور ھدی پیچھے پیچھے ولید ہنس پڑا جبکہ زوہان شکر کا کلمہ پڑھتا کمرے میں داخل ہوا ولید نے گردن موڑ کر زوہان کو دیکھا جو دروازہ بند کر گیا۔

کمرے کا دروازہ بند کرتے زوہان کی نظروں نے مہرین کو تلاش کیا لیکن مہرین اسے کہی نہیں ملی بالکونی کی طرف قدم بڑھاتے بالکونی میں دیکھا مگر وہ وہاں بھی موجود نا تھی زوہان کی نظر ڈریسنگ روم کی سمت اٹھی جس کا دروازہ بند تھا زوہان خاموشی سے بیڈ پر بیٹھا اور مہرین کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا۔

بیس منٹ گزرے وہ اب بھی باہر نہیں آئی تھی زوہان نے وقت دیکھتے آستین جو کہنیوں تک فولڈ کی تھیں ان کو گھٹنوں پر ٹکاتے سر نیچے کر کے فرش کو دیکھنا شروع کیا وہ سمجھ رہا تھا مہرین اس سے گریز برت رہی ہے جیولری اور گجرے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے تھے نکاح کا ڈوپٹہ بھی صوفے پر تھا شاید وہ چینج کرنے کے لیے گئی تھی مگر باہر علیشے اور ھدی کی آوازیں سنتے اب جان بوجھ کر ڈریسنگ روم میں خود کو قید کر گئی تھی زوہان کے چہرے پر مبہم سی مسکراہٹ رقصاں ہوئی

۔

مہرین جو لگ بھگ آدھے گھنٹے سے وشروم میں بند تھی جیولری وہ اتار چکی تھی ڈریس وہ چینج کر چکی تھی اس وقت گلابی رنگ کے سوٹ میں

ملبوس تھی شانوں پر ہم رنگ نیٹ کا ڈوپٹہ ڈالے بالوں کو سلجھاتے کھلے پشت پر چھوڑے بنا کسی جیولری کے ہاتھوں میں مھندی لگائے سادے سے حلیے میں بھی نئی نویلی دلہن ہی لگ رہی تھی میک اپ صاف کرتے چہرہ دھوتے اس کی نظر اپنی ہتھیلی پر لکھے شہریار کے نام پر گئی تھی جس کی وجہ سے زاروقطار ایک دفعہ پھر آنسو بہنے شروع ہوئے تھے اور پھر زوہان کا سوچتے جس سے رشتہ بدل چکا تھا وہ باہر بیٹھا تھا مہرین بری طرح اپنے لبوں کو دانتوں میں دبائے مزید سرخ کر رہی تھی پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی وہ تشکر کا سانس بھرتی ڈریسنگ روم کا دروازہ بند کیے باہر نکلی لیکن زوہان کبرڈ سے اڑیس لگائے دونوں ہاتھ سینے پر فولڈ کرتا ایک پیر کو کراس کرتے دوسرے کے سامنے لاتا اپنی مسکراہٹ چھپائے اسی کی سمت دیکھ رہا

تھا زوہان نے چلاکی سے کام لیا تھا جو اثر بھی کر گیا مہرین نے زوہان کو دیکھتے بوکھلاتے واپس ڈریسنگ روم کا رخ کیا جبکہ زوہان اس کا ارادہ سمجھتا ایک ہی منٹ میں مہرین کی کلائی تھامے اس کی کوشش کو ناکام کر گیا مہرین اس آفت پر پلٹتی زوہان کو دیکھے گئ چہرے پر بالوں کی لٹیں بکھری تھیں زوہان کی آنکھیں محبت سے مہرین کے حسین چہرے کو دیکھ رہی تھیں ۔

''زو۔۔زوہان '' مہرین نے کلائی چھڑوانی چاہی پلکیں جھکیں اسے پتا نہیں کیوں آج پہلی دفعہ زوہان کی نگاہوں سے شرم محسوس ہو رہی تھی ۔

"ہمم" زوہان نے مہرین کے چہرے پر آئی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑساتے مگر نگاہیں مہرین کے نقوش پر گاڑھے کہا۔

"میرا ہاتھ" مہرین ہمت کرتی بولی۔

"تم مجھ سے چھپ رہی تھیں؟" زوہان نے مہرین کی کلائی نرمی سے چھوڑتے استفسار کیا۔

"نہیں۔ میں کیوں ایسا کرونگی" مہرین نے ہمت سے کہا مگر وہ گھبرا رہی تھی جو زوہان نے محسوس کیا۔

"ہاں وہی میں سوچ رہا تھا تم کیوں کروگی ایسا ۔۔ دوست سے میاں بیوی تو بنے ہیں صرف رشتہ ہی تو بدلہ ہے نا" زوہان نے مسکراہٹ دبائے مہرین کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوتے کہا ۔

مہرین کچھ نا بولی زوہان نے ہاتھ کے اشارے سے مہرین کو بیڈ پر بیٹھنے کا کہا مہرین نظریں جھکائے چپ چاپ بیڈ پر بیٹھ گئی زوہان اس کے برابر میں کچھ فاصلے پر بیٹھا ۔

"نکاح مبارک ہو" زوہان نے کہا مہرین کی آنکھوں میں پانی جمع ہوا ۔

"میرے لیے یہ رشتہ اور تم بہت معنی رکھتی ہو مہرین اور میں تم سے بڑے بڑے وعدے تو نہیں کرونگا لیکن تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑو گا یہ وعدہ کرتا ہوں کوشش کرونگا تمہیں میرے ساتھ کوئی تکلیف نا ہو" زوہان نے مہرین کو خاموش دیکھتے مزید کہا مہرین کے آنسو سیال بن کر رخصار پر بہنا شروع ہوئے۔

"اور مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے میں تم سے کچھ چھپانا نہیں چاہتا اور یہ بات شاید کبھی بتاتا بھی نہیں اگر تم میری صرف دوست ہوتی تو ۔۔ مگر اب تم میری منکوحہ ہو تمہارے لیے جاننا ضروری ہے تاکہ ہم اپنا رشتہ شائستگی سے آگے بڑھا پائے یا شاید نئے رشتے کی شروعات کے لیے

تمہارا جاننا ضروری بھی ہے کہ میں --" زوہان مہرین کو دیکھتے کہہ رہا تھا مہرین نے اپنی ہتھیلی گالوں پر رگڑتے اپنے آنسو صاف کیے زوہان کو معلوم ہوا وہ رو رہی ہے مہرین کے چہرے کے سامنے بال تھے زوہان اس کے آنسو نہیں دیکھ پا رہا تھا لیکن پھر وہ ٹھٹکا اور اپنی بات بھول گیا۔

"میں جانتی ہو تم کیا کہنا چاہتے ہو" مہرین نے کہتے زوہان کو دیکھا جس کے چہرے پر حیرت تھی کیا ولید حمدان عبداللہ یا پھر علیشے نے مہرین کو سب بتا دیا تھا زوہان نے سوچا۔

"یہ رشتہ صرف سمجھوتے سے بنا ہے میں تمہاری زندگی میں مداخلت نہیں کرونگی کچھ وقت گزرنے دو میں ماما بابا کو سمجھا لونگی پھر تم مجھے طلاق دے دینا اور جس سے محبت کرتے ہو اس سے شادی کر لینا -- میں سمجھ سکتی ہو جب ایک ہفتے میں شہریار میرے دل میں محبت کا تو نہیں مگر پسند کا مقام بنا چکا تھا تو پھر تم تو اس لڑکی سے محبت کرتے ہو اسے بھولنا ناممکن ہو گا تمہارے لیے -- کچھ دن یہ ناٹک چلنے دو تب تک ہم لوگ پہلے کی ہی طرح اچھے دوست بن کر رہتے ہیں" مہرین نے بھی نم نگاہوں سے زوہان کو دیکھتے کہا زوہان کا تو دماغ گھوم گیا یہ کونسا بنا چاول کی کھچڑی بنا رہی تھی جبکہ طلاق اور رشتے کو ناٹک بولنے والی بات پر زوہان کا چہرہ غصے کی زیادتی سے سرخ ہوا تھا وہ تو اظہارِ محبت کرنے والا تھا مہرین سے -- مہرین شہریار کا نام

لیتے اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھا تھا جہاں شہریار کی دلہن لکھا

تھا زوہان کو یہ بات آگ لگا گئی زوہان نے سرخ چہرے سے مہرین کو

دیکھا اور پھر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی مہندی کو زوہان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا

اور مہندی لیے مہرین کے قریب آکر بیٹھا مہرین ہڑبڑائی لیکن جب تک

زوہان اس کی ہتھیلی اپنے سامنے کرتا شہریار کے نام پر مہندی لگا گیا کہ

شہریار کا نام چھپ گیا مہرین نے منہ کھولے زوہان کو دیکھا جو اپنا کام

مکمل کرتا واپس مہندی رکھے چئیر گھسیٹے مہرین کے بلکل سامنے رکھتا

اس پر بیٹھا اور آگے کو جھکتا مہرین کو دیکھے گیا دونوں میں زرا سا ہی

فاصلہ تھا ۔

"میری بات غور سے سنو مہرین زوہان ملیؤ اور اپنے اس چھوٹے دماغ
میں بیٹھا لو -- نا ہمارا رشتہ ناٹک ہے نا ہمیں ناٹک کرنے کی ضرورت
اور میں تمہیں کبھی طلاق نہیں دونگا اور اگر تم نے شہریار کا نام دوبارہ
اپنے ان خوبصورت لبوں سے ادا کیا میں بہت برا پیش آؤ گا دوست یاد
رکھنا اور رہی بات دوستی کی تو وعدہ کرتا ہو شوہر سے پہلے مجھے اپنا ہمیشہ
کی طرح اچھا دوست ہی پاؤ گی لیکن ہمارے رشتے کی حقیقت کو کبھی
نہیں جھٹلانا یہ رشتہ سچ ہے اور میں اس سچ کو باہیں پھیلائے قبول کر
چکا ہو" زوہان نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا اس کا انداز نا نرم تھا
نا سخت بس با روعب تھا آنکھیں مہرین کے ہونٹوں پر تھیں انگلی اٹھا
کر وہ اپنی بات کہنے کے ساتھ ہتھیلی پر لکھے شہریار کے نام پر ، برا پیش
آنے پر مہرین کے ہونٹوں کو اور طلاق کی بات پر مہرین کی آنکھوں کو

انگلی لہراتے تنبیہ کر رہا تھا باقاعدہ -- زوہان کا یہ انداز مہرین نے پہلے نہیں دیکھا تھا بارعب انداز اور پرکشش محصور کُن شخصیت مہرین لمحے کے دوسرے حصے میں زوہان کی شخصیت میں پہلی دفعہ اپنے آنسو بھولانے کھوئی تھی -

"آنسو مت بہایا کرو قیمتی ہیں یہ" مہرین کی آنکھوں پر ٹھری شبنم کو اپنی انگلی کے پوروں سے چنتے زوہان نے کہا مہرین کرنٹ کھا کر ہوش میں آئی زوہان نے آنسو چنتے ہاتھ کھینچا -

"میں تمہیں یہاں ہمارے نکاح کی مبارک بات دینے آیا تھا اور تمہیں نکاح کے جوڑے میں سجے اور اپنے نام کے ساتھ نکھرا ہوا دیکھنے کے

لیے -- لیکن اچھا ہوا تم نے وہ نکاح کا جوڑا اتار دیا کیونکہ وہ میرے لیے نہیں پہنا تھا تم نے کوئی بات نہیں مگر تمہارے چہرے پر میرے نام کا نور دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا تمہیں سجنے سنورنے کی ضرورت ہی نہیں ہے تم پر میرا نام کی مہر ہی کافی ہے -- اور رہی دلہن کے سجنے سنورنے کی بات شادی رہتی ہے ابھی شادی کے دن تمہیں پور پور اپنے لیے سجا دیکھ کر یہ حسرت بھی پوری کرلونگا اور مبارک بات تو میں دے ہی چکا ہوں ایک دفعہ پھر نکاح مبارک ہو مسسز مہرین زوہان مئیو" زوہان نے تحمل سے اس کی تھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکائے اپنے روبرو اس کے چہرے کو کرتے مہرین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہا اور آخری جملے پر اٹھتا مہرین کی پیشانی پر عقیدت سے لب رکھ گیا مہرین جو زوہان کے الفاظ اور شوخ لہجے پر سرخ ہوئی تھی اس حرکت پر مہرین کی

ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی زوہان کے لبوں کی پرتپش گرماہٹ کو اپنی ٹھنڈی پیشانی پر محسوس کرتے مہرین کا دل کانوں میں دھڑکا تھا پلکیں سجدہ ریز ہوئیں تھیں زوہان دور ہوتا مہرین کو ایک نظر دیکھے گیا کہ اتنے میں کمرے کا دروازہ نوک ہوا زوہان سرد سانس ہوا کے سپرد کرتا دروازہ کھول گیا سامنے علیشے اور ھدی کھڑی تھیں جن کی مشکوک نظروں پر زوہان انھیں ایک نظر گھورتا باہر قدم رکھ گیا وہ دونوں زوہان کے گھورنے پر کھلکھلا دیں -

----

"میرا جگر -- کیسی رہی منکوحہ سے پہلی ملاقات ؟" حمدان نے زوہان کے گلے میں ہاتھ ڈالے اس کے برابر میں بیٹھتے پوچھا -

نکاح کا فنکشن ختم ہو چکا تھا مہمان رخصت ہو چکے تھے زوہان سب سے ملتا مہرین کے والد سے اجازت لیے اپنے پورشن میں آیا تھا اور اس وقت لاوئج میں بیٹھا مہرین کی باتوں کے حوالے سے سوچ رہا تھا جب ولید حمدان اور عبداللہ تمام کام نپٹاتے وہاں پہنچے تھے عبداللہ نے تو البتہ سیلفی لینے کے علاؤہ کوئی کام ہی نہیں کیا تھا وہ بھی سامنے صوفے پر ولید کے ساتھ بیٹھا تھا -

زوہان نے نگاہیں اٹھائے ان تینوں کو باری باری دیکھا اور بنا کچھ بولے اٹھا اور اندر کمرے میں گیا پھر جب باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ہاکی سٹک تھی حمدان ،عبداللہ اور ولید جو زوہان کے خاموشی سے اٹھ کر کمرے کی سمت جانے پر پریشان ہوئے تھے ان کی نظریں کمرے کے دروازے پر ہی تھی جہاں اب زوہان ہاتھ میں ہاکی سٹک لیے اسے کندھے پر ٹکائے کھڑا تھا وہ تینوں اپنی جگہ سے اچھلے تھے اب ظاہر سی بات تھی دلہے میاں نکاح کے دن ہاکی کھیلنے سے تو رہے اور پوچھنا تو نہایت ہی احمقانہ حرکت کہلاتی وہ اس مئیو کے بچے کی رگ رگ سے واقف تھے وہ منہ سے نہیں ہاتھوں سے جواب دیتا تھا پہلے بجاتا تھا پھر بجانے کی وجہ بتاتا تھا ۔۔ زوہان انھیں ہی خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا ۔

"مجھے لگا اس کا نکاح کروانے پر یہ ہمارا منہ چوم چوم کر مار ڈالے گا

لیکن یہ تو ہاکی سٹک کندھے پر ڈالے ہمارا حلیہ بگاڑنے کو تیار کھڑا ہے

" حمدان نے کہا زوہان نے ان کی سمت قدم بڑھائے سب صوفے

سے چھلانگ لگاتے دور ہوئے زوہان ان کی سمت بڑھا وہ تینوں آگے

پیچھے ایک دوسرے سے ٹکراتے بھاگے ۔

"شوہر بن کر گونگے ہو جاتے ہیں سنا تھا یہ تو منکوح بن کر باؤلا ہو گیا

ہے" عبداللہ نے بھاگتے ہوئے ڈائیننگ ٹیبل کے اعتراف میں دہائی

دی البتہ ولید اور حمدان میں اب تک ایک ایک سٹک پڑ چکی تھی وہ

کراہ کر رہ گئے ۔

"ابے بول باؤلے مئیو ہوا کیا ہے کیوں ہماری کمر توڑ رہا ہے " ولید چیخا

۔

"ہوا کیا ہے ؟ بے ۔ غیرتوں تم لوگوں نے مہرین کو کیا کہا ہے میں کس سے محبت کرتا ہوں ؟" زوہان غصے سے حمدان کی طرف لپکا کیونکہ عبداللہ تو بندر کی طرح اچھلتا اس کے ہاتھ ہی نہیں آرہا تھا ۔

"میں نے نہیں کہا ؟ تیری قسم میری جان کے ٹوٹے میں نے نہیں کہا " حمدان صوفے پر چڑھ دوڑا جبکہ زوہان نے کشن اٹھا کر اس کی پیٹھ پر مارا ۔

"ویسے علیشے اس کی بیوی ہے اور ایک ہی گھر میں اس کے ساتھ رہتی ہے" عبداللہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا جبکہ زوہان پھر عبداللہ کی سمت آیا۔

"تو میری بیوی میرے ہی گھر میں رہے گی تیرے گھر میٹرو رہنے سے رہی" حمدان نے عبداللہ کی بات پر دانت پیسے عبداللہ زوہان سے بچتا حمدان کی سمت صوفے پر چڑھ دوڑا۔

"تو غدار غداری بھی تو نے کی ہے تو ہی ہے جو علیشے کو یہ بات بول سکتا ہے کیونکہ جہاں تک مجھے یقین ہے ولید نہیں بولے گا اور میں تو

معصوم ہو مجھ میں عورتوں والی خصلت نہیں" عبداللہ نے حمدان کو گھورتے کہاں حمدان اسے سر تا پاؤں دیکھتے اس کی معصومیت پر عش عش کر اٹھا زوہان البتہ انھیں گھور رہا تھا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا نکاح کے بعد اظہارِ محبت کرنے گیا تھا بیگم طلاق ناٹک اور رقیب کا نام سن کر آگیا اس کا بس چلتا ان کے جنازے نکال دیتا ۔

"اور ایک منٹ تجھے خوش ہونا چاہیے جس نے بھی بتایا ہوں مہرین کو تیری محبت کا پتا تو چلا " ولید نے کہا زوہان نے ہاکی سٹک ولید کے سمت پھینکی ولید نیچے جھکا ورنہ آج ہینڈسم کا منہ بگڑ جانا تھا ۔

"مہرین کو لگتا ہے میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں اور اس سے نکاح سمجھوتے میں کیا ہے" زوہان سب کو قہر بار نگاہوں سے گھورتے صوفے پر بیٹھا عبداللہ نے فوراً کچن میں جاتے ٹھنڈے پانی کا گلاس لیے باہر آیا۔

"یار میں نے علیشے کو مہرین کا نام نہیں بتایا تھا اب مجھے کیا پتا تھا میری ڈبل بیٹری مہرین کو غلط سگنل دے دے گی" حمدان نے اپنی کمر سہلاتے معصومیت سے کہا اور دھپ سے صوفے پر بیٹھا تو ولید بھی ایک ہاتھ صوفے کی سطح پر رکھے صوفے پر براجمان ہوا۔

"دیکھ یار غصہ شیطان کا کام ہے تو دماغ ٹھنڈا رکھ پانی پی --" عبداللہ نے زوہان کا شانا تھپتھپاتے کہا زوہان نے سر جھٹکا اور ہاتھ گلاس کی سمت بڑھایا عبداللہ نے فورا ہاتھ کھینچا اور گٹا گٹ پانی چڑھا گیا زوہان حمدان اور ولید اسے گھورتے ہی رہ گئے ۔

"خود لا کر" عبداللہ نے گلاس ٹیبل پر رکھتے دانت نکالتے کہا ۔

"مہرین" زوہان نے صوفے کی سطح پر سر گراتے دکھی انداز میں کہا ۔

''بس بن گیا غلام جورو کا -- ہنہ -- لڑکیاں ہیں یا بلائیں میرے سارے دوستوں کا حال بگاڑ رکھا ہے شرم کرو سخت لونڈے بنو میری طرح -- اقبال تیرے شاہین تو کوّے نکلے '' عبداللہ نے سب کو شرم دلائی اور موبائل نکالتے صوفے پر بیٹھا زوہان حمدان اور ولید نے کان لپیٹے آنکھیں بند کیں اور صوفے پر ڈھ گئے ۔

''اوئے دیکھ میں نے ابھی اپنی تصویر اپلوڈ کی تھی اور ایک لڑکی کا کمینٹ آیا ہینڈسم -- میں نے تو سوچ لیا ہے بچے تین ہی کرونگا لڑکی کمزور لگتی ہے'' عبداللہ نے اس لڑکی کی پروفائل میں جاتے زوم کر کے اس کی تصویر دیکھتے تاصف سے کہا جیسے اگر لڑکی کمزور نا ہوتی تو ایک درجن بچے پیدا کرنے کا ارادہ تھا جبکہ زوہان ولید اور حمدان نے عبداللہ

کو سر اٹھا کر گھورا ابھی سخت لونڈا تھا یہ اور اب ایک کمینٹ پر بچوں کی پلاننگ بھی کر ڈالی ۔

"میں لیلہ لیلہ چلاونگا کرتا پھاڑ کے" عبداللہ میاں واحیات ڈانس کرتے اسٹیج پریکٹس کر رہے تھے اور تمام طالب عالم سر پکڑ کر عبداللہ کو دیکھ رہے تھے ارے یار مہرین کے نکاح سے پہلے جو اسٹیج شو کی تیاری چل رہی تھی اس کے لیے -- اب لیلہ مجنو کا ایکٹ سوچا تھا ان کی کلاس نے لیکن عبداللہ کی لیلہ بننے کو کوئی تیار ہی نہیں تھا اور باقی کسی کو لیلہ مجنو عبداللہ نے بننے نہیں دیا تھا مہرین اور علیشے ابھی دو منٹ پہلے ہی اوڈیٹوریم میں داخل ہوئیں تھیں مہرین تو یونی آنا ہی نہیں چاہتی تھی علیشے اسے زبردستی لائی تھی نا آنے کی وجہ زوہان تھا

جو یونی مہرین کو پک کرنے کے لیے ان کے گھر آیا تھا لیکن مہرین کمرے سے ہی نہیں نکلی مہرین کہ والدہ شرمندہ ہوئیں جبکہ زوہان نے انھیں بے فکر کیا لیکن مہرین کی والدہ نے جو مہرین کی کلاس لگائی تھی اللہ کی پناہ۔

زوہان کی نظر مہرین پر گئی جو وائٹ کیپری پر بلیو پرنٹ کی شرٹ زیب تن کیے بلیو ہی ڈوپٹہ اپنے گلے میں ڈالے سلکی بالوں کو پشت پر کھلا چھوڑے ہوئے تھی زوہان کے دل کے تار چھیڑ چکی تھی مہرین کی بھی نظریں خود کو زوہان کی نظروں کے حصار میں محسوس کرتی اس سمت اٹھی تھیں زوہان نے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھتے سیٹ پر سر ڈھلکاتے فرصت سے مہرین کو دیکھا ولید حاشر انس اور حمدان کی نظر

زوہان کی نظروں کے تعاقب میں اٹھیں تو ہوٹنگ کر گئے جس پر مہرین نے علیشے کا ہاتھ تھامے فورا آگے کی سیٹ سنبھالی زوہان مہرین کے گریز پر مسکراتا سیدھا ہوا حمدان علیشے کو دیکھتا آنکھ ونک کر گیا علیشے گڑبڑائی تھی ۔

"میں لیلہ لیلہ چلاونگا کرتا پھاڑ کے " اسٹیج پر پھر عبداللہ کی ہولناک آواز گونجی تھی ھدی کی بس ہوئی ۔

"عبداللہ اپنا پھٹا ہوا سپیکر بند کرو ایسی آواز اور واحیات ڈانس پر مجنو بھی قبر سے اٹھ کر تمہیں اپنی لیلہ دے دے گا -- کانوں میں درد ہو گیا

ہے اس ایکٹ پر پوری یونی ہنسے گی ہم پر " هدی اپنی جگہ سے اٹھتی عبداللہ کو گھورتی ہوئی بولی ۔

"بس کرو بھوتنی نمبر ون اپنی لیلہ نہیں بنایا تو میری آواز اور ڈانس کو برا بھلا کہ رہی ہو " عبداللہ نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے کہا وہ خود ہی اسٹیج پر اکیلے کھڑا تھا جبکہ هدی نے وہی سے پانی کی بوتل عبداللہ کو دے کر ماری سب نے منہ کھولے هدی کو دیکھا لیکن پھر جلد ہی منہ بند کر گئے کیونکہ بوتل عبداللہ نے کیچ کرتے پانی گٹا گٹ پیا تھا ۔

"تھینک یو بھوتنی نمبر ون -- میری اتنی فکر کے لیے لیکن پھر بھی تمہیں لیلہ کا رول نہیں ملے گا" عبداللہ نے شکریہ ادا کرتے کہا ھدی کلس کر پیر پٹختی اپنی سیٹ پر دونوں ہاتھ پہلو میں فولڈ کیے منہ بناتی بیٹھی عبداللہ محفوظ ہوا۔

"ہاں تو بھائیوں اور دو کو چھوڑ کر ان کی بہنوں " عبداللہ نے گلہ کھنکھارتے ہوئے حمدان اور زوہان کو دیکھتے آنکھ ونگ کرتے کہا جنہوں نے جواباً عبداللہ کو فلائنگ کس دی جبکہ ولید نے پہلے اپنا جوتا نکالنا چاہا پھر پاس بیٹھے حاشر کی کولا پوری چپل دیکھ حاشر کو دیکھنے لگا جو انس کے ساتھ عبداللہ کی طرف متوجہ تھا حاشر ہمیشہ کولا پوری چپل ہی پہنتا تھا چاہے جینز اور شرٹ میں ملبوس ہو یا شلوار کرتے میں ولید نے

اس کی چپل پکڑتے عبداللہ کا نشانہ لیا اور کیا نشانہ تھا بھوتنی نمبر ون کے عاشق کا سیدھا عبداللہ کے سینے پر ٹھا کر کے بجا عبداللہ کراہ کر رہ گیا اور خونخوار نظروں سے ولید کو دیکھنے لگا اب سب کو بہن بناتا ٹھیک تھا مگر ھدی کو اس کی بہن کیوں بنا رہا تھا سب کچھ جانتے بوجھتے بھی جبکہ پوری کلاس عبداللہ کی بے عزتی پر ہنس پڑی عبداللہ نے خونخوار نظروں سے اسٹیج پر دور پڑی چپل کو دیکھا اور پھر ایک ایک قدم اٹھاتا اس کی سمت بڑھا اور جوتی کو ایسا اٹھایا جیسے جوتی نا ہو تلوار ہو اور ہوا میں بلند کیا حاشر کو جوتی جانی پہچانی لگی حاشر نے نیچے دیکھا چپل غائب تھی گردن موڑے پہلے انس کو دیکھا لیکن اس کی حرکت نا لگی تو دوسری جانب گردن موڑے ولید کو دیکھا ولید نے خود پر حاشر کی نظریں محسوس کرتے ایبرو ریز کی حاشر مسکرا بھی نا سکا۔

''دوسری بھی چاہیے ؟'' حاشر نے دانت نکالنے کی کوشش کرتے پوچھا اس باڈی بلڈر سے پنگاہ لینے کا تو حاشر سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

''فلحال نہیں '' ولید نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

''اچھا جب چاہیے ہو تو بتا دینا میری ماما نے مجھے یہ چپل اسی لیے دلائی تھیں کہ یونی میں کسی کے کام آجائیں '' حاشر نے فرمابرداری سے اچھا بچہ بنتے کہا ولید نے سر کو اثبات میں ہلاتے حاشر کا طعنہ اور ڈر مسکراہٹ دبائے بامشکل ضبط کیا حاشر نے بے چارگی سے سامنے دیکھا یہ اب کیا کرنے والا ہے میری چپل کے ساتھ۔

"کس بہن کے بھائی کی ہے یہ چپل" عبداللہ نے غراتے کہا حاشر باآدب کھڑا ہوا ۔

"تمہیں شرم نہیں آتی مجنو کو چپل مارتے ہوئے " ولید نے عبداللہ کو دیکھتے حاشر کو چھیڑا جو منہ بنا گیا ۔

"تمہیں شرم نہیں آتی اپنا الزام کسی اور پر ڈالتے ہوئے " عبداللہ نے دوبدوک کہا ولید نے نفی میں سر ہلاتے کندھے اچکائے ۔

"مجنو تو پیدا ہی پٹنے کے لیے ہوا ہے نا" عبداللہ ولید کے جواب پر کلستے ہوئے کہا جبکہ ھدی کی ہنسی چھوٹی ۔

اتنے میں ہسٹری کے سر جو اس ڈرامہ شو کے انچارج بنے تھے اوڈیٹوریم میں داخل ہوئے عبداللہ نے چپل حاشر کی طرف اچھالی جس نے جلدی پہنی اور شکر ادا کیا کہ مل گئی واپس ۔

"Class now ur turn to show ur act hurry up "

ہسٹری کے سر بابر نے کہا اپنی کلائی میں موجود گھڑی کو دیکھتے ہوئے وہ دیکھنے سے بھی ہسٹری کے ہی پروفیسر لگتے تھے ہر وقت کلف لگی شلوار قمیض میں ملبوس رہتے پرانے طرز کا چشمہ ناک پر ٹکائے ہاتھ میں ہمیشہ سن انیس سو کی گھڑی پہنے پیروں میں کلھے پہنے سر بابر نے آگے بڑھتے نشست سنبھالی ۔

پوری کلاس پریشان ہوئی کیونکہ شو کی پریکٹس تو دور ایکٹ کی سلیکٹ نہیں کیا تھا سب مہرین کے نکاح میں ملبوس مزاق مستی میں غرق تھے جبکہ عبداللہ مطمئن تھا ۔

"جو حکم سر " عبداللہ مؤدب ہوا ۔

"سر ہم آپکے بیٹے اور پوتے کا ایکٹ کرنا چاہتے ہیں اجازت دے "

عبداللہ نے مسکراتے کہا سر بابر کی پیشانی پر شکنیں پڑی جبکہ پوری کلاس سمجھ گئی عبداللہ کیا کہنا چاہتا ہے آخر جنگل میں رہنے والے جانوروں کو بھی پتا ہوتا ہے ہاتھی کب کونسی چال چلنے والا ہے تو عبداللہ کی کلاس کو نا پتا چلتا جن کے ساتھ عبداللہ نے ساڑھے تین سال گزارے تھے پوری کلاس میں دبی دبی مسکراہٹیں بکھریں ۔

"سر عبداللہ کا مطلب ہے بادشاہ اکبر اور شہزادہ سلیم کا" زوہان نے اٹھتے مسکراہٹ دبائے سنجیدگی سے تصحیح کی سر نے گھور کر دیکھا ۔

"وہ ایکٹ میڈیکل کی کلاس کر رہی ہے اور میں نے فائنل کر دیا ہے آپ لوگ کچھ اور کرے" سر بابر نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیلہ میں لیلہ ایسی میں لیلہ کر لیں ؟" عبداللہ نے دانت پیستے مسکرانے کی کوشش کرتے پوچھا اس کے اتنے اچھے بنا ریسل کے ایکٹ پر پانی جو پھر گیا تھا جسے عبداللہ نے اتنی محنت سے سوچا تھا میڈیکل کی کلاس کو چوری چھپے پریکٹس کرتے دیکھتے ہوئے ہی اب سر کو کون بتائے عبداللہ کو تو حق حلال کا غصہ آرہا تھا جبکہ عبداللہ کی بات پر سب نے قہقہہ لگایا سر بابر نے عبداللہ سمیت پوری کلاس کو گھورا انھیں اس کلاس کا ہر وقت کا ہنسی مذاق نہیں پسند تھا سب کی ہنسی کو بریک لگی سر بابر نے پندرہ منٹ دئے ایک ایکٹ ڈیسائیڈ

کرنے کے لیے جب کہ پوری کلاس نے دہائی دی پندرہ سال تو دے کم سے کم خیر پندرہ منٹ بعد کسی رضا مندی کے بنا عبداللہ نے ایک فیصلہ کیا ۔

"سر ہم لیلہ مجنو کا ایکٹ کرنے والے تھے مگر ہمیں نا صحیح سے سٹوری کا پتا ہے نا ہی ہماری پوری پریکٹس ہے آپ ہمیں اکبر اور سلیم کا ہی ایکٹ کرنے دے نا " عبداللہ نے کہا پوری کلاس نے گندے گندے منہ بنائے کیونکہ لیلہ مجنو میں تو صرف لیلہ مجنو کے نام اور ویلن کے علاؤہ کچھ واقعی نہیں پتا تھا جبکہ سر بابر نے انھیں لیلہ مجنو کا ہی ایکٹ شروع کرنے کا کہا تھا اور یہ بھی کہا تھا جتنی پریکٹس کی ہے اتنی ہی دیکھا دے باقی وہ خود گائیڈ کر دے گے پوری کلاس کو

بچنے کا کوئی بہانا نا سوجھا تھا مرتے کیا نا کرتے منہ بناتے ایکٹ لیلہ کا نام لے کر شروع کر گئے جبکہ لڑکیوں نے تو لیلہ بننے سے انکار کر دیا تھا مجبوراً کیونکہ عبداللہ نے انھیں بہت تنگ کیا تھا تو لڑکوں کو ہی گھونگھٹ ڈال کر لیلہ بننا پڑا سر بابر نے چاہتے ہوئے بھی اپنی ہنسی دبائی اور پلے شروع کرنے کا کہا لڑکوں کو سر بابر پر غصہ آیا جو ان کی حالت سے محفوظ ہو رہے تھے ۔

"لیلہ میں لیلہ ایسی میں لیلہ

ہر کوئی چاہے مجھ سے ملنا اکیلا "

یہ حاشر تھا جو لیلہ بنا تھا وہ ڈوپٹہ لہراتے اسٹیج پر گھومتا ہوا سامنے آیا سر بابر کی آنکھیں پھیلی تو پوری کلاس قہقہہ لگا اٹھی دوسری طرف سے جینز شرٹ میں مجنو لاٹھی سے کرتب کرتا اسٹیج پر قدم رکھ گیا گیس کرے کون تھا مجنو ۔۔جی جی بلکل صحیح پہچانا وہی جو کرتا پھاڑ کر لیلہ لیلہ چلا رہا تھا ۔

"بے شرم لیلہ یہ کیا کہ رہی ہو کون بہن کا بھائی تم سے اکیلے میں ملنا چاہتا ہے" عبداللہ نے ہاتھ میں پکڑی لاٹھی گھما کر لیلہ کے کمرے آئی مین کمر پر ماری حاشر آوی ماں کرتا کمر سہلاتے عبداللہ کو روہانسا ہوتے دیکھنے لگا ۔

"کوئی نہیں مجنو یہ تو گانا تھا" حاشر نے پلو منہ میں لیے اپنے مجنو کو ٹھنڈا کرنا چاہا مجنو نے منہ بنایا۔

"گانا گا لیلہ بکواس نا کر" مجنو نے مزید کہا حاشر روہانسا ہوا مطلب لیلہ روہانسی ہوئی جبکہ سر بابر لیلہ مجنو کی عشق کی اتنی بہترین داستان کو ان لڑکوں کے ہاتھ مزاق بنتا دیکھ غصے سے ناک سکوڑ گئے لڑکے سر کی ہسٹری سے محبت جانتے تھے اب انھوں نے تو منع کیا تھا سر کو ہی شوق تھا پلے دیکھنے کا تو دیکھے ۔۔ انھیں کیا سب سر کی حالت سے محفوظ ہوتے اپنے اپنے کام میں مصروف ہوئے جو سر بابر زبردستی ان سے کروا رہے تھے انھوں نے بھی سوچ لیا تھا سر بابر کے کانوں سے بھی دھواں نکال کر ہی رہے گے ۔

''میرے مجنو کیوں غصہ کرتا ہے تجھ سے ہی میں اکیلے میں ملتی ہوں ''
لیلہ نے مجنو کو پشت سے جکڑتے شرمانے کی منحوس ایکٹنگ کرتے
کہا ۔

''یہ گندا رومینس نا کرو لیلہ مجھ کو شرم آتی ہے '' مجنو نے آنکھوں پر
ہاتھ رکھے کہا لیلہ (حاشر) نے عبداللہ کی پشت کو گھورتے اس سے
دور ہونا چاہا کہ لیلہ کا بھائی (حمدان)آٹپکا ۔

''کیا چل رہا ہے یہاں پر '' حمدان جو کہ لیلہ کا بھائی بنا تھا گرجا ۔

"تمہاری بہن مجھ پر لائن مار رہی ہے بھری دوپہر میں" مجنو نے منہ بناتے کہا لیلہ نے روہانسی ہوتے مجنو کو دیکھا اور منہ میں پلو ڈھونسے دھاڑے مار کر رو دی ۔

"مجنو جب تم کو وہ ڈائینوسار استاد جی مارتے تھے مجھے درد ہوتا تھا چھڑی تم کو پڑتی تھی اوی ماں میں کرتا ۔۔کرتی تھی " لیلہ نے زور زور سے ہاتھ جھلاتے مجنو کو شرم دلانی چاہی جبکہ لیلہ کے بھائی کو غصہ آیا ۔

"تمہیں شرم نہیں آتی لیلہ اپنے بھائی کے سامنے محبت کی داستان سنا رہی ہو ہمارا دل جلا رہی ہو ابا جان ہماری رخصتی ہی نہیں کر رہے

میری ڈبل بیٹری -- میرا مطلب تمہاری بھابھی کو گھر ہی نہیں لا رہے

" حمدان لیلہ کے سر پر چت رسید کرتا غصے سے گھور کر بولتا سامنے بیٹھی علیشے کو دیکھ اپنا رونا شروع کر ہی چک تھا کہ حاشر نے اسے کہنی مارتے ہوش میں لایا جبکہ سر بابر سوچ کر ہی رہ گئے لیلہ کا بھائی شادی شدہ نہیں تھا کیا ؟ تو پوری کلاس لیلہ مجنو کے کومیڈی شو پر منہ پر سر بابر کے خوف کے مارے ہاتھ رکھتی اپنی ہنسی ضبط کرتے پیٹ میں درد کر چکے تھے ۔

"تم تو چپ ہی کرو نا ہونے والے سالے -- اور لیلہ کی بچی مجھے اچھے سے پتا ہے تمہارا اس موچی کے بیٹے کے ساتھ افئیر چل رہا تھا وہ

تمہیں چونٹی کاٹتا تھا اس لیے تم اوی ماں کرتی تھی -- اچھا مجھے پاگل بنانے کی ضرورت نہیں ----ہنننہ " مجنو نے لیلہ کی پول پٹی کھولی -

"لیکن خط تو تمہیں ہی لکھتی تھی مجنو" لیلہ نے ہونٹ بلکاتے کہا مجنو کو ترس نا آیا البتہ لیلہ کے بھائی کو آیا -

"مت رو میری بہن چھوڑ اسے میں تیری سیٹنگ کسی اور سے کروا دیتا ہوں" لیلہ کے بھائی سے لیلہ کے نا بہنے والے آنسو برداشت نہیں ہوئے وہ لیلہ کو سینے سے لگائے بولا -

"اچھا -- تو ٹھیک ہے پانچ ہزار کا ڈیٹا پیکیج کروایا تھا تمہاری بہن نے میرے حق حلال کے پیسوں کا واپس کرو" مجنو نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے کہا لیلہ نے منہ بنایا سر بابر کے کانوں سے بنا دیکھنے والے دھوئے نکلنے لگے البتہ پوری کلاس لطف اندوز ہو رہی تھی اگر سر بابر نا ہوتے اب تک سیٹیاں بج جاتی تھیں ۔

لیلہ کے بھائی نے لیلہ " what is this behavior"لیلہ کو گھورا لیلہ خفیف ہوئی ۔

"تم نے مجھے hotspot کے ہونے کے پانچ ہزار کا پیکج دیا بھی نہیں I'm باوجود پتا ہے میں نے کترینہ کو نہیں دیکھا تھا کل رات سے

اور تمہیں بھائی کا کوئی خیال نہیں " لیلہ very depressed

کا بھائی سخت ناراض ہوا ۔

"بھیا میرا پیکج ختم ہو جاتا " لیلہ (حاشر) نے منہ بناتے کہا ۔

"بدتمیز نافرمان لیلہ " لیلہ کے بھائی (حمدان) کو غصہ آیا ۔

"مجنو ۔۔" لیلہ نے بھائی کو غصے میں دیکھ مجنو (عبداللہ) کو پکارا ۔

ٹوٹ جائے گی " مجنو strike بھیجنے دوں لیلہ snap"ایک منٹ

نے لاٹھی کے ساتھ اپنی سیلفی لیتے کہا سر بابر کا چہرہ غصے کی زیادتی

یوز کرتا تھا ۔ Snapchatسے سرخ ہوا مجنو

کی پڑی ہے strikes"میرا بھائی میری ہڈیاں توڑنے والا ہے تمہیں

مجنو" لیلہ کو غصہ آیا ۔

"اچھا ۔۔ خبر دار جو میری لیلہ پر ہاتھ اٹھایا محبت کرتا ہوں میں اپنی لیلہ

سے محبت " مجنو جلدی پوکیٹ میں فون ڈالتا لیلہ کی کلائی کو تھامے

اپنے پیچھے کر گیا حمدان نے بامشکل مجنو کے غصے پر اپنی ہنسی دبائی ۔

دے ورنہ میں نے تم hotspot"تو اپنی لیلہ کو سمجھا دو مجھے بھی

دونوں کی لو سٹوری وائرل کر دینی ہے" لیلہ کے بھائی نے دھمکی دی

۔

"ہم نہیں ڈرتے تم سے پیار کیا ہے چوری نہیں کی جاہ پناہ " عبداللہ

نے پہلے غصے سے پھر سر بابر کو دیکھتے سلام پیش کرنے کے انداز

میں کہا پوری کلاس نے سیٹوں پر ہاتھ مار مار کر اپنا قہقہہ لوٹ پوٹ

ہوتے ضبط کیا جبکہ سر بابر نے دانت پیسے لیلہ مجنو کی داستان میں

جاہ پناہ کہا سے آگیا ۔

"اچھا تو روکو" لیلہ کے بھائی نے کہتے ہی اپنا موبائل نکلا اور کچھ دیر ٹچ اسکرین کو ٹچ ٹچ کرتے واپس رکھا اور خطرناک آئیبرو ریز کرتے مجنو لیلہ کو دیکھا جو پریشانی سے ایک دوسرے کو ہی دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں مجنو کے باپ کی اینٹری ہوئی مجنو کا باپ کوئی اور نہیں ولید خانزادہ بنا تھا اور باپ کے عہدے پر فائز ہونے کے لیے صرف سینٹا کلوس کی داڑھی اور مونچھیں چہرے پر چسپاں کی ہوئیں تھیں البتہ وہ بھی جینز اور شرٹ میں ہی ملبوس تھا ۔

"ابا حضور آپ یہاں" مجنو اپنے باپ (ولید) کو وہاں دیکھتا آنکھیں ٹپٹپا کر بولا ۔

''ہاں نامراد'' مجنو کے ابا سخت خفا لگتے تھے مجنو کو چت رسید کر کے بولے مجنو خفا ہوا البتہ لیلہ آوی ماں کرنا نہیں بھولی تھی جس پر لیلہ کے بھائی اور مجنو کے باپ نے لیلہ کی اور ایکٹنگ پر آنکھیں گھمائیں ۔

''ابا حضور کیا بدتمیزی ہے '' مجنو نے باپ کو گھورا اور غرایا ۔

''نامراد تو اس داڑھی مونچھوں والی لیلہ کے عشق میں گرفتار ہے '' مجنو کا باپ حاشر کی داڑھی مونچھوں کی سمت اشارہ کرتا بولا لیلہ نے منہ بنایا ۔

"ابا حضور جب آپ کی یہ سینٹا کلوس جیسی نکلی داڑھی پر میں آپ کو ابا حضور بل سکتا ہو تو لیلہ کی تو پھر بھی اصلی ہے --اور ویسے بھی پیار تو اندھا ہوتا ہے " مجنو کو باپ پر غصہ آیا اپنی لیلہ کی سائیڈ لیتا بولا جبکہ مجنو کی بات پر سر بابر کی آنکھیں پھیلیں ۔

"تیری آنکھیں میں نکال لونگا نالائق اولاد نا مزہ نا سواد " مجنو کے باپ نے ایک اور چت رسید کرتے کہا ولید ھدی کو اس کی بہن کہنے کا بدلہ لے رہا تھا مجنو کا باپ بنے تبھی تو ہر بات پر عبداللہ پر ہاتھ صاف کر رہا تھا جو عبداللہ خوب سمجھ رہا تھا عبداللہ نے ولید کو گھورا ولید محفوظ ہوتا عبداللہ کے منہ پر ایک تھپڑ رسید کر گیا ۔

"نامراد باپ کو گھورتا ہے" مجنو کا باپ ہنسی دبائے سخت خفا ہوا جبکہ ھدی علیشے مہرین ہنس ہنس کر چہرہ سرخ کر چکی تھی ۔

"تم میرے باپ نہیں ہو سکتے" مجنو نے باپ کو پہچاننے سے انکار کیا ۔

"میں ہی تیرا باپ ہو کمینے مجنو" ولید بارعب انداز میں دانت پیس کر بولا ۔

"ثبوت دیکھاؤ ورنہ ہاتھ مت اٹھاؤ ہاتھ کاٹ دوں گا نقلی ابا حضور" مجنو نے تنبیہ کرتے وارننگ دی ۔

"ثبوت کیسا ثبوت ۔۔ نالائق تو ہی میری گندی اولاد ہے" ولید قہقہہ ضبط کیے پھر مجنو کو چپیڑ رسید کرتا بولا ۔

"I want DNA report"

مجنو منہ بناتا بولا جبکہ سر بابر نے اس جملے پر پوری کلاس کو خونخوار نگاہوں سے گھورا جو بیچارے کب سے قہقہے کنڑول کرتے سیٹوں پر

لوٹ پوٹ ہوتے آپے سے باہر ہو چکے تھے اور اب پورے اوڈیٹوریم میں بلند و بالا قہقہے گونج رہے تھے کلاس یک دم منہ پر انگلی رکھے سرخ چہروں سے سیٹوں پر معصوم بنی بیٹھی ۔

"تیری تو ۔۔" مجنو کا باپ سخت بھرم ہوتا اس کی سمت بڑھا جب لیلہ کا بھائی (حمدان) بیچ میں ٹپکا ۔

"اپنے باپ بیٹے کی جنگ بعد میں لڑنا چچا ابھی اس سے کہو میری بہن سے دور رہے ورنہ اچھا نہیں ہو گا خون کی ندیاں بہا دون گا ندیاں " حمدان نے دونوں باپ بیٹوں کو ڈپٹتے ہوئے کہا ۔

"دودھ کی بہا تو مانے -- ویسے بھی دودھ دو سو روپے کلو ہے میں

u know it’s so بھی نہیں پی سکتا banana shake

expensive price “ مجنو کے باپ نے حمدان کو بھی چت

رسید کرتے کہا حمدان نے جہاں گندا سا منہ بنایا وہی مہرین کی ہنسی

بہت زور سے چھوٹی وہی زوہان جو مہرین سے کچھ فاصلے پر بیٹھا تھا

مہرین کو محوت سے دیکھنے لگا مگر سر بابر کے گھورنے پر مہرین معصوم

بنی ہنسی ضبط کر گئی تو مجنو کو مزہ آیا جب سے مجنو کو جو پڑ رہی تھی تو

سر بابر کا سر ہی گھوم گیا۔

"بس بہت ہو گیا سسر جی آپ نے میرے مجنو کو مارا میں نے کچھ

نہیں کہا آپ نے میرے مجنو کو دوبارہ مارا میں نے تب بھی کچھ نہیں

کہا مگر پھر آپ نے میرے مجنو کا منہ لال کیا میں تب بھی خاموش رہی لیکن اب ۔۔" حاشر ایک دم جلالی روپ میں آتا لیلہ بنا یہ بات الگ تھی کہ وہ لیلہ کم گردن ٹیڑھی کیے منجولیکا کا لک زیادہ دے رہا تھا اور اس پر تضاد مینڈک جیسی آنکھوں کو مزید پورا کھولے ہاتھ کو ہوا میں بلند کیے وہ کوئی چڑیل لیلہ بن چکا تھا جبکہ حاشر کے اچانک بولنے اور اتنے غراہٹ سے ڈائیلاگ بولتے ہوئے رک جانے پر مجنو کے باپ نے آگے بڑھ کر لیلہ کو بھی ایک چت رسید کی ۔

"میں تجھ جیسی داڑھی مونچھوں والی لڑکی کو بہو بنانے سے اچھا اس کی چائے میں سرف ایکسل گھول کر اسے مار دوں ہنہ اور آگے کون تیرا

باپ بولے گا" مجنو کا باپ لیلہ کو گھور کر بولا لیلہ (حاشر) نے منہ بنایا۔

"میں نہیں کھیل رہا یہ مجھے مار رہے ہیں مجنو" حاشر ہونٹ بلکاتے عبداللہ کے قریب ہوتا بولا۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر جینڈر کیوں چینج کیا" مجنو نے لیلہ کو سہارا دیتے پچکارتے ہوئے کہا۔

"سوری " لیلہ نے منہ بناتے مجنو کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے اسے دیکھے معصومیت سے کہا مجنو کچھ کہتا کہ مجنو کا باپ لیلہ کو مجنو سے علیحدہ کرتا اپنے روبرو کھڑا کر گیا ۔

"پہلے لیلہ جملہ پورا کر مجھے ادھوری باتیں بلکل نہیں پسند" مجنو کا باپ خفا ہوتا بولا ۔

"میں اپنے بھیا کو پٹتے نہیں دیکھ سکتی" لیلہ نے منہ بناتے جملا مکمل کیا ۔

''آوو میری پیاری بہن '' لیلہ کے بھائی کو بہن پر ٹوٹ کر پیار آیا لیلہ کو گلے لگاتا بولا۔

''تو مطلب مجھے دیکھ سکتی ہے تو لیلہ'' مجنو کو بھی غصہ آیا۔

''نہیں میرے مجنو مگر بھیا مجھے رات کو پیزا لا کر دیتے ہیں انھیں کچھ ہو گیا تو مجھے کون پیزا لا کر دے گا'' لیلہ نے پلو کو انگلیوں پر لپیٹتے معصومیت سے کہا۔

''چٹوری لیلہ '' مجنو نے لیلہ کو نئے القاب سے نوازہ لیلہ نے منہ بنایا۔

"یہ دیکھ یہ ہے تیری محبت تجھے لوٹ کر کھا جائے گی مجنو میرے لال -- میں تیری شادی اس انگور بانو سے کروانا چاہتا ہوں وہ خود بھی کھائے گی اور تجھے بھی کھلائے گی اب بھی وقت ہے مان جا" مجنو کے باپ نے مجنو کو آفر دیتے کہا ۔

"وہ جس طرح کھاتی ہے نا ابا حضور مجھے بھی نگل جائے گی ایک دن " مجنو منہ بناتا بولا ۔

"مجنو تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے نہیں کر سکتے نہیں کر سکتے " لیلہ مجنو کا سینہ پیٹتی بولی مجنو کو سینے پر درد ہوا ۔

"تم کیوں سستی ہیروئن بن رہی ہو لیلہ کیا بھری دوپہر میں بھانگ پی کر آئی ہو" مجنو بھی جوابا لیلہ کا بوتھا (شکل) دونوں ہاتھوں سے بجا کر بولا لیلہ کی شکل لال ہوئی اور اس بار شدت والا آوی ماں بے ساختہ لیلہ کے منہ سے نکلا جبکہ حمدان اور ولید کو بیچارے حاشر پر ترس آیا وہ آہستہ سے ایکٹنگ کرتے عبداللہ کو مار رہا تھا جبکہ عبداللہ نے تو حد ہی کر دی اصل والا جو مارا تھا۔

"بس بہت ہو گیا لے جا اپنی بہن کو یہاں سے میرا بیٹا اس سے شادی نہیں کرے گا" مجنو کا باپ لیلہ کے بھائی سے بولا جو ہنسنہ کرتا

لیلہ کی کلائی تھامے اسے لے جانے لگا مجنو نے باپ کو دیکھتے لیلہ کو پکارا تو مجنو کا باپ بھی مجنو کا ہاتھ تھام گیا اور اسے لے جانے لگا ۔

''لیلہ '' مجنو لیلہ کو دیکھتا چلا رہا تھا ۔

''مجنو '' لیلہ مجنو کو دیکھ چلا رہی تھی تو پوری کلاس میں یک دم موت سا سناٹا چھا گیا اب بس مجنو لیلہ کو پکارا رہا تھا تو لیلہ مجنو کو ۔۔ پوری کلاس دل تھامے بہت غور سے ایکٹ دیکھ رہی تھی جیسے پتا نہیں کتنا سیریس ایکٹ ہے یہ اور کب سے بہت اموشنل ہو کر دیکھ رہے ہیں سر بابر بھی جبڑے بھینچے خاموش تھے ۔

جبکہ مجنو کا باپ اور لیلہ کا بھائی پانچ منٹ تک ان کی ایکٹنگ کو برداشت کرتے رہے پھر دونوں کا ہاتھ یک دم چھوڑ گئے مجنو اور لیلہ جو ٹیڑھے ہوتے بچوں کی طرح ایک دوسرے کے لیے لپک رہے تھے دھڑام سے اسٹیج پر منہ کے بل گرے دونوں کی ناک پھوٹی تو ولید اور حمدان سر جھٹکتے سینے پر دونوں ہاتھ فولڈ کر گئے پوری کلاس ہنس ہنس کر پاگل ہوئی جبکہ سر بابر صدمے میں جا چکے تھے ۔

"شرم نہیں آتی مجنو کو منہ کے بل دھکا دیتے ہوئے میں تم پر کیس کرونگا ۔۔ میرے حسین چہرے کا نقشہ خراب ہو جاتا تو" مجنو شرٹ جھاڑتا اپنے چہرے کے نقوش موبائل سے چیک کرتا بولا جبکہ لیلہ کا تو فون ہی کرچ کی آواز سے ٹوٹا حاشر نے دل پر ہاتھ رکھے فون نکالا جس

پر چھ بڑی لائنوں کی دراڑ پڑ چکی تھی حاشر نے موبائل کو دیکھا اور پھر باری باری سب کو ۔

"میرا موبائل " حاشر دھاڑے مار کر رو دیا موبائل کا دکھ سب سے بڑھ کر تھا حاشر کو بچوں کی طرح ایڑھیاں گھسا گھسا کر روتے دیکھ سب بوکھلائے ۔

"لیلہ میری جان " عبداللہ حاشر کے پاس آتا بولا جبکہ حاشر اب ایکٹنگ بھولائے اصل والا حاشر بنے زورو شور سے رونے لگا حمدان اور ولید نے بوکھلا کر حاشر کو دیکھا ۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں اس کا کام تمام کر دینا چاہیے " مجنو کھڑا ہوتا چہرے پر ہاتھ پھیر ولید اور حمدان سے بولا جبکہ انھوں نے حیرت سے عبداللہ کو دیکھا یہ اب بھی ایکٹنگ کر رہا تھا جبکہ حمدان اور ولید کو تو سچ میں حاشر کے لیے دکھ ہوا موبائل جو ٹوٹا تھا بیچارے کا ۔

"کیا مطلب ؟ تم تو پیار کرتے ہو لیلہ سے تم اسے مار دوں گے " مجنو کے باپ نے مجنو کو دیکھتے استفسار کیا ۔

"جس طرح یہ رو رہی ہے کسی کو لگے گا ہم نے اس کے ساتھ اینگو مینگو گندا والا کر دیا ہے ۔۔ ہم پر پولیس کیس ہو سکتا ہے " مجنو نے سوچتے ہوئے کہا جبکہ حمدان برھم ہوا ۔

"میری بہن کو مارنا چاہتے ہو تم کبھی نہیں ہر گز نہیں --اسے ہاتھ لگانے سے پہلے میری لاش پر سے گزرنا ہوگا تم دونوں کو" لیلہ کا بھائی باپ بیٹے کی پلاننگ سن بولا البتہ حاشر اب تک رو رہا تھا بیچارے کا رو رو کر گلا خشک ہو گیا تھا ۔

"اوکے --ابا حضور پہلے اس کو ہی ٹپکاتے ہیں ---ہاہاہاہا -- ہمم" مجنو لیلہ کے بھائی کی بات سنتا اپنی پوکٹ سے منی چاقو نکالے بے سرا قہقہہ لگاتے مجنو سے سریل کلر کی ایکٹنگ کرتا بولا ولید نے ہنسی دبائی جبکہ حاشر کا رونا بند ہوا ۔

"اُٹس اوکے مار دوں میری بہن کو ، میں اماں ابا سے کہ کر ایک اور پیدا کروا لونگا " لیلہ کے بھائی نے پیچھے ہٹتے کھلے دل سے آفر دی تو مجنو چاقو لیے لیلہ کی سمت بڑھا حاشر عبداللہ کے ہاتھ میں چاقو دیکھ فورا اٹھا اور بچاؤ بچاؤ کہتا اسٹیج سے کودا لیلہ آگے آگے مجنو پیچھے پیچھے جبکہ سر بابر کا بی پی شوٹ ہو چکا تھا انھیں چکر آنے لگے ارحم نے سر بابر کو پکڑا ۔

"تیرے ماں باپ نے بچوں کی فیکٹری کھولی ہے جو تجھے اور بہن لا دے گے ہننہ " ولید نے حمدان کے سر پر چت رسید کرتے کہا اور الٹے قدم لیے حمدان ولید کو گھورتا اس کے پیچھے بھاگا جو داڑھی مونچھ حمدان کی سمت اچھالتا اسے تپا چکا تھا ۔

"مجھے یہاں سے لے چلو ورنہ میں پاگل ہو جاؤ گا اس پاگل خانے میں مزید رہ کر -- لیلہ مجنو کی داستان کو کومیڈی شو بنا دیا ان لوگوں نے -- میں ڈسمس کرتا ہو اس کلاس کو یہ کلاس اب کوئی ایکٹ نہیں کرے گی --مجھے لے چلو یہاں سے مجھے لے چلو" سر بابر ارحم کے کندھے پر ہاتھ رکھے صدمے سے بولے جبکہ ارحم خود اپنی ہنسی بڑی مشکل سے کنڑول کر رہا تھا سر کی حالت دیکھ ارحم نے عبداللہ کے شاطر دماغ کو داد دی اس نے جو کہا تھا سر کے کانوں سے دھوئے نکالے گا تو کر کے بھی دیکھایا تھا یہ الگ بات تھی سر کا بی پی بھی شوٹ کر چکا تھا -- موت آجائے غالب مگر عبداللہ کبھی مجنو نا بنے -

"مجھ سے چھپ رہی ہو بیگم " زوہان مہرین کے قریب آتا بیٹھا مہرین سٹپٹائی اور اٹھنے لگی جب زوہان نے مہرین کا ہاتھ تھامے اسے نرمی سے واپس بیٹھایا۔

مہرین گارڈن ایریا میں بیٹھی کتابیں کھولے پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی جب زوہان وہاں آیا البتہ حمدان علیشے ھدی ولید اور عبداللہ حاشر کے موبائل کے دکھ میں اس کے ساتھ افسوس کرنے بیٹھے تھے کینٹین میں سموسے اور کول ڈرنکس سے لطف اندوز ہوتے ہوئے -- یہ بات الگ تھی کہ حاشر کو وہ لوگ دکھ میں شریک کم اس کے دکھ سے لطف اندوز ہوتے زیادہ نظر آرہے تھے اور اس پر تضاد بل بھی حاشر کے خاتے میں تھا۔

"میں کیوں چھپو گی " مہرین واپس بیٹھتی کنفیوز سی زوہان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کرتی بولی زوہان مسکرا دیا اور مہرین کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کر گیا ۔

"مجھے تو لگ رہا ہے " زوہان ہونٹ دانتوں میں دبائے شرارت سے بولا مہرین نے زوہان کو دیکھا جس کے وجیہہ چہرے پر شرارت صاف نظر آرہی تھی ۔

"غلط لگ رہا ہے تمہیں " مہرین منہ پھلائے بولی زوہان کا دل کیا مہرین کے پھولے گالوں پر کس کر دے مگر یہ نا مہرین کا کمرہ تھا نا

زوہان کا اور نا لائیبریری ورنہ شاید کر بھی دیتا لائیبریری کا خیال اسے حمدان کی باتیں سن کر آیا تھا کہ لائیبریری رومینس کرنے کے لیے بہترین جگہ ہے بھئی حمدان کا خیال ہوتا بھی کیوں نا ایکسپیرینس جو کر چکا تھا لڑکا بھئی ! لیکن زوہان فی الوقت خود کو باز رکھ گیا لیکن ہاتھ پر کس کرنے میں کیا قباحت تھی جھکتے مہرین کے ہاتھ پر اپنے لب رکھ گیا مہرین کی پلکیں جھکیں چہرہ سرخ ہوا ۔

''اتنی ادائیں دیکھاؤ گی تو شام کو ہی رخصتی کروا لونگا '' زوہان مہرین کے چہرے پر بکھرے قوس و قزح کے رنگ دیکھتا بولا مہرین زوہان کی بات پر خفیف ہوئی ۔

"تم بہت بے شرم ہو" مہرین شرم اور غصے کے ملے جلے تاثرات سجائے بولی ۔

"صرف تمہارے لیے پورے دل سے" زوہان نے دل کھول کر کہا اور مسکرا دیا ۔

"سب لوگ کیا سوچے گے زوہان" مہرین گارڈن ایریا میں موجود کچھ طالب علموں کا دھیان اپنے اور زوہان کے اوپر محسوس کرتی شرمندہ ہوئی ۔

''یہی کہ زوہان اپنی بیوی سے کتنی محبت کرتا ہے '' زوہان مہرین کی جھجھک سے محفوظ ہوتا بولا ۔

''لیکن میں تو نہیں کرتی '' مہرین روہانسی ہوئی ۔

''میں تو کرتا ہو '' زوہان نے کندھے اچکائے ۔

''تمہارا کیا ہے تم تو محبت کروٹوں کی طرح بدل سکتے ہو '' مہرین ناک سکوڑ کر غصے سے بولی علیشے کی بات یاد آئی جبکہ مہرین کی بات پر

زوہان نے دانت پیسے اور مہرین کے ہاتھ پر دباؤ دیتا اسے اپنے مزید

قریب کر گیا کہ مہرین اور زوہان کے چہرے کچھ ہی فاصلے پر تھے ۔

"میں محبت بدلنے کا عادی نہیں سمجھی اور دماغ سے یہ فتور نکال دو "

زوہان مہرین کو آنکھوں کے حصار میں لیتا زرا روعب سے بولا مہرین کی

آنکھیں زوہان کی آنکھوں سے جا ٹکرائیں کیا فیلمی سین تھا مگر ہائے

رے قسمت عبداللہ کے ہوتے کسی کے رومینس میں خلل نا آئے

ایسا کیسے ہو سکتا ہے بھلا ۔۔ عبداللہ میاں ٹپکے ۔

"استغفر اللہ لا حوالا ولا قوتہ " عبداللہ نے اپنا منہ مہرین اور زوہان کے بیچ

میں اس اینگل سے اینٹر کیا جیسے دو گاڑیوں کے بیچ میں پاکستانی بائیک

سوار کرتا ہے اور باقاعدہ اونچی آواز میں بولا زوہان اور مہرین گڑبڑا کر پیچھے ہوئے عبداللہ مسکرایا زوہان نے عبداللہ کو گدی سے پکڑ کر اپنی سمت کھینچا وہ اسے عبداللہ کی اینٹری اس خوبصورت منظر میں زرا پسند نہیں آئی تھی ۔

"بندہ بن شپاٹر " زوہان نے عبداللہ کو گھورا ۔

"بندہ ہی ہو جانی ، بندی کا بندہ کب بنو گا پتہ نہیں " ہائے رے عبداللہ کا شدید سنگل والا دکھ ۔

"تمہاری جیسی حرکتیں ہیں کوئی آندھی ہو گی جو تمہیں اپنا بندہ بنائے گی

" مہرین عبداللہ کی بات سنتی دو بدوک کتابیں سنبھالتی بولی ۔

"قصور تمہارا نہیں -- تمہیں فری فنڈ میں میرا اتنا ہینڈسم دوست مل گیا

بھوتنی جیسی شکل کے ساتھ -- تمہارا دو روپے کا غرور بنتا ہے "

عبداللہ مہرین کی بات پر سر جھٹک کر بولا زوہان قہقہہ لگا اٹھا جبکہ

مہرین نے زوہان کو گھورا جو فورا قہقہہ اندر گھوٹ گیا عبداللہ نے یہ منظر

دیکھتے زوہان کو گھورا ۔

"جورو کا غلام " عبداللہ نے تاصف سے کہا جبکہ مہرین نے ہننننہ

کرتے بیگ کندھے پر ڈالا ۔

"مہرین تمہیں پتا ہے آج صبح رضائے الٰہی سے---" عبداللہ نے مہرین کو دیکھتے زوہان کی گود میں سر رکھے بولنا شروع کیا جبکہ مہرین نے دل پر ہاتھ رکھے عبداللہ کو دیکھا۔

"ہائے اللہ کیا ہوا ؟" مہرین نے دہل کر پوچھا عبداللہ کی ہنسی چھوٹی ہنسی تو زوہان کو بھی آئی مگر وہ فی الوقت بیگم کو ناراض نہیں کر سکتا تھا تو ضبط کر گیا۔

"رضائے الٰہی سے ایک خواب آیا اس میں ، میں نے تمہیں ہماری سوسائٹی میں موجود وہ پیپل کے درخت پر چڑھا ہوا دیکھا اور پتا ہے تم

کیا کر رہی تھی ؟" عبداللہ نے بولنا پھر شروع کیا جسے سنتے مہرین کے منہ کے زاویے بگڑے وہی عبداللہ کی آخری بات پر تجسس کے مارے اس کی سمت پلٹی ۔

"کیا ؟" مہرین نے استفسار کیا ۔

"گیس کرو ؟" عبداللہ نے آفر کی ۔

"آم توڑ رہی ہونگی " مہرین نے سوچتے ہوئے بے دھیانی میں کہا آم فیورٹ جو تھے اس کے جبکہ زوہان کو اپنا قہقہہ ضبط کرنا مشکل ہوا البتہ عبداللہ خاموش تھا۔

"پیپل کے درخت سے آم تو واقعی تم ہی توڑ سکتی ہو " عبداللہ نے مہرین کی عقل پر ماتم کیا مہرین نے عبداللہ کو خونخوار نگاہوں سے گھورا جبکہ زوہان ہنس رہا تھا۔

"تم وہاں بیٹھی کہ رہی تھی ۔۔مجھے ایک دفعہ عبداللہ دے دو مجھے ایک دفعہ عبداللہ دے دو ۔۔ یار تم مجھ سے کیا اتنا پیار کرتی ہو بھوتنی نمبر تین ؟" عبداللہ نے بات مکمل کی زوہان کی جہاں ہنسی کو بریک لگی

مہرین نے دانت پیسے بیگ تھاما اور دونوں میاں بیوی عبداللہ کا گلا دباتے اس سے پہلے عبداللہ زوہان کی گود سے اٹھتا دونوں میاں بیوی سے فاصلہ قائم کر گیا۔

"روک میں بتاتا ہو میں تجھ سے کتنا پیار کرتا ہوں" زوہان عبداللہ کی سمت لپکا جو قہقہہ لگا اٹھا۔

"بلّو میئو کے ہاتھ سے فرار" عبداللہ زوہان کو تپا کر فل سپیڈ میں بھاگا زوہان بھی اس کے پیچھے ہوا تو مہرین بھی ، اسے بھی عبداللہ پر غصہ جو تھا۔

"زوہان یہ لو اس سے مارنا اس کمبخت کو" مہرین زوہان کے پیچھے بھاگتی ہوئی پھولی سانسوں کے درمیان بولی زوہان نے پلٹ کر اپنی معصوم سی بیوی کو دیکھا جو ہاتھ میں درمیانہ سائز راڈ لیے زوہان کو دے رہی تھی زوہان کے قدموں کو بریک لگی اس نے راڈ کو دیکھتے مہرین کو دیکھا جو اس کے قریب ہوتی روکی اور گھیرے گھیرے سانس لے رہی تھی ۔

"یہ-- یہ تمہارے پاس" زوہان کو اپنی آواز گھٹی گھٹی محسوس ہوئی یہ راڈ اسٹیل کا تھا مگر ایسا تھا ٹھیلا چھوڑ کر بھی کسی کو ہلکا سا بھی پڑ جائے تو نیل کے نشان دو ہفتوں تک نا جائے جبکہ زوہان کی بات پر مہرین نے سر اثبات میں زور و شور سے ہلایا ۔

"اس کا تم کیا کرتی ہو یہ تمہارے پاس کیسے تمہارا کیا کام اس سے "

زوہان کی حیرت کسی صورت کم نہیں ہو رہی تھی زوہان نے ایک پل کے لیے یہ سوچا کہ سیلف ڈیفنس کے لیے ہو گا مگر پھر زوہان کو یاد آیا مہرین اور ھدی تو آتی جاتی ہی انکل کے ساتھ ہے یا ان لوگوں کے ساتھ ، تو یہ راڈ سیلف ڈیفنس کے لیے تو نہیں ہو سکتا نا اور عبداللہ کے لیے بھی نہیں آج سے پہلے تو کبھی نہیں دیکھا مہرین کے پاس ۔

"وہ میں نے یہ تمہارے لیے رکھا تھا تمہیں پیٹنے کے لیے " مہرین نے پھولی سانسوں کے درمیان روانگی سے کہتے اپنی زبان دانتوں میں دبائی زوہان کے سر پر لگی تو تلوں پر بجھی ہی نہیں اس کا منہ حیرت سے کھل گیا عبداللہ جو آگے بڑھ گیا تھا جو ٹرن لے کر اور ارحم کی پلیٹ

سے ایک سموسہ فرار کرتے واپس آیا اور مہرین کی بات سنتے وہ دو منٹ میں ماجرا سمجھ گیا اور قہقہہ بامشکل ضبط کر گیا ۔

"کیا ؟ " زوہان کو صدمہ ہوا ۔۔ لوگوں کی بیویاں نکاح کے دوسرے دن اپنے شوہروں کو پھول دیتی ہیں یا کس مگر زوہان میئو راجپوت کی بیوی اسے مارنے کے لیے اسٹیل کا راڈ لیے گھوم رہی تھی واہ کیا پلیننگ تھی مہرین کی زوہان عش عش کر اٹھا ۔

"وہ ۔۔وہ ۔۔میں " مہرین روہانسی ہوتی زوہان کے چیخنے پر اپنی جگہ سے اچھلی لڑکھڑاتے لہجے میں بولنے کی کوشش کرنے لگی ۔

"تم پاگل ہو اپنے ہاتھوں سے خود کو بیوہ کرنا چاہتی ہو" زوہان بولے بنا نا رہ سکا۔

"تم نے مجھے kiss کی تھی اس لیے بس" مہرین نے کل والی زوہان کی فورہیڈ کس کو یاد کرتے کہا۔

"کونسی kiss وہ پیشانی پر لب رکھے تھے تو راڈ سے مارنے پر تلی ہو؟ اصلی والی کی ہوتی، تم تو میری سپاری دے دیتی" زوہان کا بس نا چلا وہ اپنے بال نوچ لیتا جبکہ عبداللہ پیٹ پر ہاتھ رکھے لطف اندوز ہوتا قہقہہ کی آواز پر میوٹ لگائے ہوئے تھا اگر والیوم آن کر دیتا تو یقیناً ان دونوں کا یہ سین مس کر دیتا۔

"سپاری نہیں دے سکتی " مہرین نے گردن جھکائے معصومیت سے

کہا زوہان کو اپنی معصوم بیوی پر ترس آیا اور چلو شکر ہے مارنے کا تو

ارادہ نہیں رکھتی بیچاری نادانی میں کی ہے یہ حرکت زوہان نے اچھے

میاں کی طرح خود کو تسلی دی وہ ابھی مہرین کے کندھے پر محبت سے

ہاتھ رکھتا جبکہ عبداللہ سخت بدمزہ ہوا منہ بناتا دونوں کو دیکھنے لگا شپاٹر

اس شیطان کا نام تھا جو میاں بیوی کی لڑائی کرواتے خوش ہوا کرتا تھا

--ہائے رے عبداللہ!

"میرے پاس سپاری دینے کے پیسے نہیں تھے " مہرین نے سر

جھکائے کہا زوہان نے ہاتھ فورا پیچھے لیا جبکہ عبداللہ نے زور دار قہقہہ

لگاتے اپنے ہونے کا ثبوت دیا -- جسے وہ لوگ مکمل اگنور کر گئے تھے خود میں جو مگن تھے ۔

"ورنہ تم سپاری دے دیتی ؟" زوہان باقاعدہ صدمے سے بولا عبداللہ کی موجودگی اب بھی فراموش کیے ہوئے تھا ۔

"پہلے یہی سوچا تھا " مہرین نے بھی عبداللہ کی موجودگی فراموش کیے سچ بتایا عبداللہ زوہان کے کندھے پر ہاتھ رکھتا افسوس کرنے لگا کیسی بیوی ملی تھی اس کے دوست کو جبکہ زوہان نے گردن موڑے عبداللہ کو دیکھا جس کے بظاہر چہرے پر افسوس تھا مگر آنکھوں میں شرارت ڈسکو

ڈانس کر رہی تھی زوہان کلس کر رہ گیا ایک نظر بیوی کو دیکھا اور پھر عبداللہ کی سمت وہ راڈ لیے بڑھا ۔

''بچاؤ بچاؤ ۔۔ مئیو کی بیوی اسے مارنا چاہتی ہے اور بیوی کا میاں مجھ معصوم کو '' عبداللہ کو جان کے لالے پڑے تھے مگر پھر بھی وہ باز نا آیا جبکہ مہرین منہ بناتی ہنہ کرتی کینڈرین کی سمت بڑھی ۔

"ھدی میں بھی آنی کی طرف جا رہا ہوں تمہیں ڈراپ کر دوں گا" یہ بلال ملک تھا جو ھدی کو ولید علیشے حمدان زوہان مہرین اور عبداللہ کے قریب کھڑا دیکھ اس کی سمت آتا بولا ھدی گھبرائی تھی ھدی کے چہرے پر بلال ملک کے آنے سے گھبراہٹ صاف واضح ہوتی یہ سب نے ہی نوٹ کیا تھا کئی دفعہ ھدی سے اس کے متعلق استفسار کر چکے تھے مگر ھدی ان سب کا وہم بول کر بات ٹال دیتی ۔

"نہیں ۔۔ میں چلی جاؤنگی " ھدی ہمت کرتی بلال ملک کو ایک نظر دیکھتی رخ پھیر کر بولی بلال ملک مسکرایا ۔

"ڈئیر کزن جب دونوں کی منزل ایک ہے تو رستے الگ کیوں چلو یار "

بلال ملک مسکراتا ھدی کی کلائی تھام گیا ھدی نے فورا دوسرے ہاتھ

سے اپنی کلائی چھڑوانی چاہی مگر بلال ملک نے گرفت مضبوط کر دی

ولید کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی وہ آگے بڑھتا ایک جھٹکے میں بلال ملک کی

گرفت سے ھدی کی کلائی چھڑوا گیا۔

"بلال ملک جب ہماری دوست تمہارے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو مطلب

نہیں جانا چاہتی تم جا سکتے ہو یہاں سے اور اس دفعہ یہ بدتمیزی

برداشت کر لی صرف اس لیے کہ تم ھدی کے کزن ہو مگر دوبارہ کی تو

یہ ہاتھ جڑ سے اکھاڑ دوں گا ھدی کے کزن ہونے کا بھی لحاظ نہیں

کرونگا" ولید نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر تنی رگوں سے کہاں پٹھان کے

خوبصورت نقوش میں غصے کی زیادتی سے مزید دلکشی پیدا ہوئی تھی جبکہ بلال ملک نے غصے سے ولید کو دیکھا اور اس کے روبرو ولید کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے کھڑا ہوا ۔

"تم کون ہوتے ہو مجھے لیکچر دینے والے میں صرف اس کا کزن نہیں بہت جلد اس کا شوہر بھی بننے والا ہوں آئیندہ ہمارے معاملے میں مت بولنا اور میں بھی تم لوگوں کو ھدی کے قریب اس لیے برداشت کر رہا ہوں کیونکہ تم اس کے دوست ہو ورنہ ھدی کو اچھے سے معلوم ہے میں کب کیا کر سکتا ہوں " بلال ملک نے بھی ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا بلال ملک کی باتیں سنتے سب شاکڈ ہوئے اور ان کی شکلیں دیکھتے بلال ملک محفوظ ہوتا ھدی کو وارنگ دیتی نگاہوں

سے دیکھتا اپنی بائیک کی سمت بڑھا جبکہ سب نے ھدی کو دیکھا وہ ان سے اپنی شادی کے متعلق اتنی بڑی بات کیسے چھپا سکتی تھی جبکہ ولید نے خاموشی سے ایک نظر ھدی کے جھکے سر کو دیکھتے اپنی ہیوی بائیک کی سمت قدم بڑھائے ۔

"میرا شہزادہ آگیا " ولید گھر میں داخل ہوا تھا جب دادی لاونج میں بیٹھی زیورات کے ڈبوں کو پھیلائے ولید کو دیکھتی کھلے دل سے مسکرائی تھیں ۔

"اسلام و علیکم دادی " ولید نے دادی کو دیکھتے صوفے پر بیٹھتے ہوئے سلام کیا ۔

"وعلیکم السلام دادی کی جان -- میں صدقے میں واری " دادی نے صوفے سے اٹھتے ولید کی پیشانی پر بوسہ دیتے کہا ولید پھیکا سا مسکرایا -

"کیا ہوا تیرا منہ کیوں اترا ہوا ہے ؟" دادی نے ولید کے اترے چہرے پر نظریں جمائے کہا -

"باہر گرمی زیادہ ہے اور تھکاوٹ بھی بس اس لیے آپ کو لگ رہا ہے باقی کوئی پریشانی والی بات نہیں " ولید نے دادی کے دونوں ہاتھ چومتے ہوئے انھیں اپنے پاس بیٹھایا -

"یہ آپ نے کیا خزانہ پھیلایا ہوا ہے دادی -- کہاں ڈکیتی ماری ہے ؟

" ولید نے دادی کو چھیڑتے ہوئے شرارت سے کہا دادی نے ولید کے پھولے ہوئے مسلز پر چت رسید کی -

"ہٹ پرے میں کیوں مارنے لگی ڈکیتی -- یہ تو میرے زیورات ہیں اور آدھے تیری مرحومہ ماں کے اور اب یہ سارے میری پوتا بہو کے ہونے والے ہیں -- میں نے تیرے لیے ھدی کو پسند کیا ہے کل اس کے گھر رشتہ لے کر جانے والی ہوں --تو بتا کونسی انگوٹھی لے کر جاؤ " ولید کی دادی نے مسکراتے اپنی بہو کو یاد کرتے نم آنکھوں سے کہا وہ سامنے رکھی تین سے چار سونے کی انگوٹھیوں کی سمت اشارہ

کر کے پوچھ رہی تھی مرحومہ ماں کے زکر پر ولید کی آنکھوں میں بھی نمی تیری جسے وہ پیچھے دھکیل گیا اور دادی کے منہ سے ھدی کا زکر سنتے وہ بری طرح لب بھینچ گیا۔

"دادی آپ وہاں نہیں جایئے گا" ولید نے دادی کی سمت سے رخ موڑتے شو لیس کھولتے سنجیدگی سے کہا۔

"کیوں بھئ کیوں نا جاؤ تمہارے ساتھ کے سارے لڑکوں کی شادی ہو گئ ہے محلے میں سوائے اس ناس پیٹے عبداللہ کے اور اس کی حرکتیں دیکھ کر تو شاید ہی کوئی اپنی بیٹی دے اسے -- لیکن تیری تو میں اب کروا کر ہی رہو گی اور کل ہی منگنی بھی کروا لونگی" دادی نے کہا

دادی تو ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے فراغ میں تھی جبکہ عبداللہ کی بات ہو اور عبداللہ نا ٹپکے کہاں لکھا ہے ایسا ؟ عبداللہ حمدان اور زوہان ولید کے پیچھے ہی اس کے گھر میں زرا وقفے سے داخل ہوئے تھے ۔

''اللہ نا کرے دادی کیوں کوئی مجھے بیٹی نہیں دے گا بھلا -- جب ان دونوں نمونوں کی شادی ہو سکتی ہے تو میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے میری کیوں نہیں ہو گی '' عبداللہ برا مانتا ولید کے سامنے صوفے پر ڈھ گیا اور حمدان اور زوہان کی سمت اشارہ کرتا بولا جو اسے ہی گھورتے سامنے صوفے پر بیٹھے تھے تو دادی کو عبداللہ کی بات بری لگی ۔

"وہ دونوں اچھے بچے ہیں " دادی نے حمدان اور زوہان کی سائیڈ لیتے کہا حمدان اور زوہان نے دادی کو فلائنگ کس دی جبکہ عبداللہ نے آنکھیں سکیڑتے دادی کو دیکھا تو ولید نے آنکھیں گھمائیں ۔

"تو میں کیا ڈائپر گندا کرتا ہوں " عبداللہ نے ناک چڑھا کر پوچھا ۔

"بس اسی لیے تیری شادی نہیں ہو گی الٹے جواب دیتا ہے ناس پیٹا " دادی نے عبداللہ کو گھورتے کہا ۔

"ہننہ ۔۔ ایسے کیسے نہیں ہو گی ۔۔ اگر میری نہیں ہوئی نا تو آپ کے پوتے کی بھی نہیں ہونے دوں گا ۔۔ ایک سے بھلے دو کنوارے " عبداللہ نے اپنا خطرناک ارادہ بتایا ۔

"تیرے باپ کا راج ہے جو نہیں ہونے دے گا" دادی نے اپنی جوتی اتار کر عبداللہ کا نشانہ لیا عبداللہ کی بات انھیں تپا چکی تھی جبکہ زوہان اور حمدان عبداللہ کی درگت پر قہقہہ لگا اٹھے جبکہ عبداللہ دادی کی جوتی کو کیچ کرتا پیچھے پھینکتا دادی کو منہ چڑا گیا دادی نے پشتو میں دو تین موٹی گالیوں سے عبداللہ کو نوازہ ۔

"یہ زیور کس صدی کے ہیں دادی " حمدان نے گلے کے چوکر کو ہاتھ میں لیتے استفسار کیا۔

"یہ مجھے میری مورے نے دیا تھا " دادی نے آنکھوں میں آنسو لیے ڈوپٹے سے آنسو صاف کرتے کہا۔

"دادی آپ تو قیامت ڈھاتی ہونگی اسے پہن کر پھر " حمدان نے دادی کو چھیڑا۔

''ہاں تو بھی پہن لے زیادہ نہیں تو محلے کے چار بوڑھے انکل کو تو ڈھا ہی دے گا'' عبداللہ نے مسکراتے حمدان سے کہا دادی نے دوسری جوتی بھی اتار کر عبداللہ کو دے ماری جو اس دفعہ بھی عبداللہ نے کیچ کرتے دادی کو کن انکھیوں سے گھورتے دور اچھالی دادی کلستی رہ گئیں۔

''شپاٹر تیری گردن توڑ دوں گا میں'' حمدان غصے سے بولا۔

''اور میں ٹوٹی گردن سے تیرا قیمہ بنا دونگا '' عبداللہ بھی دوبدوک بولا۔

''ناسپیٹا'' دادی بڑبڑاتی اٹھی اور زیورات سنبھالتی ہوئی کمرے میں گئیں۔

''ہاں رے خانزادے اب بتا کیا کرنا ہے ؟ تو نے بھی اس لوکل دیوداس کی طرح ماتم کرنا ہے -- ایک بات بتا دوں شہریار کا تو کہی اور ٹانکا بھڑا تھا اس لیے پیچھے ہٹ گیا وہ مگر یہ بلال ملک مجھے ٹیڑھا بندہ لگتا ہے یہ ھدی سے ہی ٹانکا بھڑانا چاہتا ہے اسے اٹھوانا ہی پڑے گا '' عبداللہ نے دادی کے جاتے ہی ولید کو دیکھتے کہا حمدان اور زوہان بھی ولید کی سمت متوجہ تھے جو صوفے کی سطح پر سر گرائے ہوئے آنکھیں بند کیے تھا۔

"مجھے لگتا ہے ھدی بھی بلال سے شادی نہیں کرنا چاہتی " زوہان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ۔

"ہاں بھگوڑے عاشق میں بھی تیری بات سے متفق ہو " عبداللہ نے زوہان کی بات پر اکتفا کرتے کہا زوہان نے عبداللہ کو دیکھتے دانت پیسے البتہ ولید خاموش رہا ۔

"کچھ بولے گا بھی یا محبت ادھوری رہ جانے کے غم میں گونگا بہرہ ہو گیا ہے " عبداللہ نے ولید کو خاموش دیکھتے کہا ۔

"ولید تو ٹینشن مت لے یار کچھ نہیں ہو گا تیری شادی ھدی سے ہی ہوگی چاہے اس کے لیے ھدی کو ہی کڈنیپ کیوں نا کرنا پڑے " حمدان نے بھی کہا جبکہ حمدان کی بات پر عبداللہ لوٹ پوٹ ہوا زوہان اور حمدان نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

"جس کا خود کا نکاح کرواتے وقت اس کے ابا نے یہ نہیں پوچھا تجھے نکاح کرنا بھی ہے یا نہیں ۔۔وہ بھوتنی نمبر دو کا منکوح لڑکی اٹھوانے کی بات کر رہا ہے بھائی لڑکی اٹھانا تیری ڈبل بیڑی کو اٹھانے جتنا آسان نہیں " عبداللہ نے قہقہہ لگاتے لائیبریری والا سین یاد کرتے حمدان کا مزاق بنایا حمدان کا ضبط ٹوٹا وہ عبداللہ کا گلا دبانے کے لیے اس تک بڑھا۔

"کمینے میں تیری جان لے لونگا" حمدان غرایا تھا جبکہ عبداللہ صوفے سے چھلانگ لگا کر بھاگا زوہان نے حمدان کو روکا اگر دادی آجاتی تو عبداللہ کے ساتھ ان دونوں کو بھی ڈانٹ پڑتی حمدان عبداللہ کو گھورتا زوہان کے ساتھ واپس بیٹھا ولید البتہ اب بھی خاموش تھا ۔

"چلو بھائیوں چلتے ہیں یہاں سے یہ عاشق بھی ناکام ہے اس کی معشوقہ کو کوئی اور دلہن بنا لے گا" عبداللہ نے سیب کھاتے ہاتھ جھلایا زوہان اور حمدان نے خاموشی سے کچھ دیر ولید کو دیکھا پھر دونوں اٹھے اور عبداللہ سمیت دروازے کی سمت بڑھے ۔

"میں خانزادہ ہوں غیرت مند پٹھان مرد مر تو جاؤنگا مگر اپنے عشق کو کسی اور کی دلہن نہیں بننے دوں گا" ولید نے آنکھیں کھولتے جبڑے بھینچے ایک ایک لفظ چبا کر کہا حمدان زوہان اور عبداللہ نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا اور پھر ایڑھیوں کے بل گھومے کمرے کے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی دادی نے بھی ولید کو مسکرا کر دیکھتے مغرورانہ انداز میں چشمہ آنکھوں پر لگایا وہ عبداللہ زوہان حمدان کی باتیں سن چکی تھیں اور اپنے پوتے سے انھیں یہی توقع تھی آخر کو اس کی رگوں میں پٹھان خون جو تھا۔

''وہ تو ٹھیک ہے مگر خود کو دلشاد وہاب خانزادہ کیوں سمجھ رہا ہے وہ اپنے نام کا ایک ہی پیس ہے اور یہ لائن اس سر پھرے خانزادے کی ہے '' عبداللہ نے ناک چڑھا کر کہا ۔

''وہ کون ہے ؟ '' حمدان نے استفسار کیا عبداللہ نے حمدان کی گدی پر چت رسید کی ۔

''تو پٹھان ہو کر دلشاد وہاب خانزادہ کو نہیں جانتا ؟ '' عبداللہ نے تیوری چڑھائی ۔

''وہ کیا ہیرو ہے جسے میں نہیں جانتا '' حمدان نے منہ بنایا ۔

''ماڑا وہ ہیرو ہی ہے '' دادی نے بھی بات چیت میں حصہ لیا ولید اپنی جگہ سے کھڑا ہوا دادی نے ولید کی سمت بڑھتے ولید کے سر پر بوسہ دیا ۔

''میں نے تو نہیں دیکھا کبھی اس نام کے ہیرو کو '' زوہان نے بھی کہا ۔

''وہ دیکھائی نہیں دیتا اسے تصور کرنا پڑتا ہے '' عبداللہ نے کہا ۔

"کیا مطلب ؟ " حمدان اور زوہان نے استفسار کیا ۔

"وہ ناول کا ہیرو ہے " ولید نے دونوں کو دیکھتے کہا دادی ناول کی شوقین تھیں اور عبداللہ کو بھی یہ ناول کی لت دادی سے ہی لگی تھی اسے جب بھی دادی سے بدلہ لینا ہوتا وہ ان کا ناول غائب کر دیتا اور پھر چوری کر کے خود پڑھتا جبکہ ولید کی بات سنتے حمدان اور زوہان نے اوو کے شیپ میں ہونٹ گھومائے ۔

"لیکن میں داہم وہاب خانزادہ سے انسپائر ہو کیا بندہ ہے وہ -- وہ دونوں بھائی ہی کمال ہے ایک دوسرے کو اپنے باپ کی پہلی اور

آخری اولاد کہ کر مخاطب کرتے ہیں اور ڈیول امریکہ کا ڈون افقف اور
پھر نوریز کاشان یوسفزئی، ماہر خلیل، جیک (ارسلان میر) ، ہشام خان
سارے ہیرو ہی کمال ہیں صحرائے محبت کے " عبداللہ نے تصوراتی
انداز میں کہا جبکہ دادی پہلی دفعہ عبداللہ کی کسی بات سے متفق ہوتی
نظر آئیں وہ عبداللہ کے ساتھ ساتھ ہی اپنا سر اثبات میں ہلا رہی تھیں
جبکہ زوہان اور حمدان پوری توجہ سے عبداللہ کی بات سن رہے تھے تو
ولید انھیں دیکھ رہا تھا اس نے ناول تو نہیں پڑھا تھا مگر اس کی دادی
کے منہ سے ناول کی کہانی سن سن کر اسے بھی ناول کے ہیرو
ہیروئن اور کہانی اچھی طرح یاد ہوچکی تھی ۔

"آہہ کیا یاد کروا دیا" دادی مسکراتی سر جھٹک کر بولیں سب ہی دادی کی آہ پر مسکرا دئے۔

"صحرائے محبت کو کوئی کیسے بھول سکتا ہے دادی ---- خیر یہ بتائے آپ بھی اپنی بہو کو بھگانے میں ہماری مدد کرے گی ؟" عبداللہ نے دادی سے استفسار کیا۔

"پہلے ھدی سے پوچھ لو کیا پتا وہ خود ہی بھاگنے کو تیار ہو" دادی نے عبداللہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں دادی صحیح کہ رہی ہیں مجھے بھی نہیں لگتا کہ ھدی خود اس بلال سے شادی کرنا چاہتی ہے کیاپتا وہ خود رشتے سے انکار کرتے اور پھر ہم ولید کی بارات لے کر ان کے گھر جائے" زوہان نے بھی چہکتے ہوئے ولید کے گلے میں ایک ہاتھ ڈالے کہا سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آنی میں پرسوں نکاح کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی رخصتی ، سادگی سے شور شرابے کی ضرورت نہیں نا فضول خرچی کرنے کی" یہ بلال ملک تھا جو ھدی کی چاچی یعنی اپنی آنی کے گھر کے لاؤنج میں بیٹھا اپنی آنی اور خالو سے کہ رہا تھا ساتھ ہی بلال کے ابا بیٹھے تھے جو نہایت شریف

آدمی تھے البتہ اولاد یعنی کے بلال ملک نہایت ہی کوئی کمینہ شخص تھا جبکہ بلال کی لالچی آنی بلال کے منہ سے یہ الفاظ سن کر شکر کا کلمہ پڑھ گئی خرچے سے بچ جو گئی تھیں اور ھدی انھیں ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی اس سے اچھی اور کیا بات ہوسکتی تھی ھدی سے کم خرچے میں جان چھوٹ رہی تھی ان کی وہ فورا دانت دیکھاتی سر اثبات میں ہلا گئی جبکہ ھدی کے چچا کو بلال ملک ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا مگر بیوی کے آگے مجبور تھے وہ بیچارے بلال ملک بھی پرسکون سا ہوتا صوفے کی سطح سے ٹیک لگا کر مسکرا اٹھا جبکہ لاوئج کی دیوار سے لگی کھڑی ھدی کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو بہنے لگے ۔

''ہیلو ھدی '' زوہان نے سپیکر پر فون کرتے ولید کے گھر میں ہی بیٹھے ھدی کو کال کی ۔

''ہاں بولو زوہان '' ھدی کی نم آواز سپیکر سے گونجی جسے سنتے سب ہی سمجھ گئے وہ رو رہی تھی ۔

''تمہاری شادی کیا واقعی بلال ملک سے ہونے والی ہے '' زوہان نے استفسار کیا ۔

"ہمم" ھدی نے زوہان کے سوال کے جواب میں بس اتنا ہی کہا ۔

"تم بلال سے شادی کرنا چاہتی ہو یا نہیں ؟ مجھے لگتا ہے تم اسے پسند نہیں کرتی اور اگر تم نہیں کرنا چاہتی تو فکر نہیں کرو منع کر دوں اپنے چچا کو " زوہان نے سوال کرتے مشورہ دیا ولید حمدان دادی اور عبداللہ خاموش تھے ۔

"میں نہیں کرنا چاہتی مگر میں منع نہیں کر سکتی میرے چچا کے بہت سے احسان ہے مجھ پر ۔۔ اور یہ نہیں کہ میرے چچا بلال سے میری شادی کروانا چاہتے ہیں نہیں وہ بھی نہیں چاہتے مگر ہم دونوں ہی چچی

کے آگے مجبور ہیں" ھدی نے کہتے ہچکی بھری ولید نے بے ساختہ مٹھیاں بھینچی ۔

"تو تم بھاگ جاؤ " عبداللہ نے موبائل کو گھورتے کہا اتنی دیر سے بیچارہ سیریس تھا اب تو عبداللہ کی موجودگی ثابت کرنے کے لیے کوئی بات تو بولنی ہی تھی نا ۔

"عبداللہ " ھدی چیخی یہ آواز اور یہ آئیڈیا عبداللہ کے علاؤہ کسی کا نہیں ہو سکتا ۔

"ارے یار اپنے ساتھ بھاگنے کا نہیں کہ رہا بھوتنی نمبر ون -- ویسے بھی مجھ جیسا حسین و جمیل بندہ تم جیسی بھوتنی کے ساتھ سوٹ نہیں کرتا" عبداللہ نے آنکھیں گھمائیں ولید نے عبداللہ کو خونخوار نظروں سے دیکھا -

"میں مر کر بھی تمہارے ساتھ نا بھاگو" ھدی غصے سے بولی -

"مجھے شوق بھی نہیں چڑیل یا بھوتنی کو بھگانے کا بھاگے کی آگے پیروں کے نشان پیچھے چھوڑے گی" عبداللہ نے ناک سے مکھی اڑائی جبکہ زوہان حمدان اور دادی نے عبداللہ کو گھورتے دنت پیسے -

"چپ کرو عبداللہ --۔ ھدی اس کے کہنے کا مطلب ہے گھر چھوڑ دوں ہمارے پاس آجاؤ" حمدان نے عبداللہ کو ڈپٹتے کہا۔

"میں ایسا نہیں کر سکتی میں اپنے چچا کی عزت خراب نہیں کر سکتی انھوں نے بچپن سے پالا ہے میں ان کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی --۔ شاید میری قسمت میں ہی یہ سب لکھا پرسوں میری شادی ہے اب مجھے اس شخص کے ساتھ ہی زندگی گزارنی پڑے گی" ھدی نے نفی میں سر ہلاتے ایک ہی سانس میں گھبراتے ہوئے کہا اور کال ڈسکنیکٹ کر گئی جبکہ حمدان زوہان عبداللہ اور دادی نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا پرسوں شادی ؟ جبکہ ولید کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔

"مہرین ادھر آؤ میرے پاس " رات کے دو بج رہے تھے زوہان اپنے گھر کی چھت پر حمدان ولید عبداللہ کے ساتھ گہری نیند سو رہا تھا وہ لوگ ولید کی محبت کو اس کا بنانے کے لیے پلیننگ کرتے وہی سو گئے تھے زوہان کے خوابوں میں مہرین آرہی تھی جو اس سے خواب میں بھی دور جا رہی تھی اور زوہان بے چین ہوتا تکیہ اپنی باہوں میں دبوچے مہرین کو پکار رہا تھا کہ ٹھنڈا پانی اس کے چہرے پر گرا ۔

"کون ہے کون ہے " زوہان ہڑبڑا کر اٹھا زوہان کی چیخ و پکار پر ولید حمدان اور عبداللہ بھی موندی موندی آنکھوں سے زوہان کو دیکھنے لگے جبکہ زوہان کی آنکھیں پھیل چکی تھیں۔

"تیرا ماما" سامنے ارشد مئیو کھڑا تھا دوسرے ہاتھ میں ڈنڈا لیے اور پہلے ہاتھ میں موجود جگ کو زمین بوس کرتا غرایا حمدان ولید عبداللہ فورا اپنی جگھوں سے اٹھے تھے زوہان کے گلے میں گلٹی ابھری ارشد مئیو کو آج قصور سے کراچی آنا تھا جس کی خبر انھوں نے کسی کو بھی نہیں دی تھی وہ زوہان کو سرپرائز دینا چاہتے تھے لیکن یہاں آکر تو انھیں سرپرائز مل گیا تھا جب رستے میں ملاقات مہرین کے والد سے ہوئی اور زوہان اور مہرین کے نکاح کا بم ان کے سر پر پھوڑا گیا۔

"ما۔۔ما" زوہان نے ہچکچاتے ہوئے بس اتنا ہی کہا۔

"کیا ہوا میرے لال بولنا بھول گیا ہے ؟ ابھی بیوی کا نام تو بڑی فرصت سے نیند میں ڈوبے ہوئے بھی لے رہا تھا" ارشد مئیو نے جھکتے زوہان کے بیرڈ کے نیچے ہاتھ رکھتے محبت سے استفسار کیا زوہان کے گلے میں کانٹے چبھے تھے۔

"کیا ماموں آپ بھی وہ بچہ تھوڑی ہے جسے بولنا سکھائے گے آپ اور رات کے اس وقت ہمیں تنگ کرنا ضروری تھا وقت پر شادی نا کرو تو یہی نقصان ہوتا ہے اگر ایک عدد مامی ہوتی ہماری تو آپ بھی کمرے میں مامی کے ساتھ رومینس کر رہے ہوتے چہ چہ آپ کی قسمت بری ہے ماما کنوارہ بھانجا شادی رچا کر بیٹھا ہے" عبداللہ نے بولنا شروع کیا تو چپ ہونا بھول گیا جبکہ حمدان زوہان اور ولید کو ارشد مئیو کی بھوری

آنکھوں میں رات کے اس وقت چھت پر مدھم لائیٹ کی روشنی میں خون اترتا نظر آرہا تھا۔

"ہاں فری فنڈ کے بھانجے مجھے بھی افسوس ہے اسی لیے اپنے بھانجے کو قتل کرنے آیا ہو" ارشد مئیو نے دانت پیستے کہا اور یہ کہنے کی دیر تھی حمدان ولید اور زوہان اپنی جگہ سے رینگتے ہوئے بھاگے تھے البتہ عبداللہ اب سیدھا ہو کر بیٹھا تھا اور تکیہ باہوں میں دبوچ گیا اور آنکھیں ٹپٹپا کر سب کی درگت بنتا دیکھنے لگا اسے یقین تھا ارشد مئیو اس پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھائے گے اور ہوتا بھی کچھ ایسا ہی تھا آج تک ارشد مئیو نے ان تینوں پر ہاتھ صاف کیا تھا مگر عبداللہ پر نہیں زوہان عبداللہ سے اس وجہ سے بھی کچھ بیر تھا۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے پوچھے بغیر نکاح کرنے کی " ارشد میئو نے دبی دبی آواز میں غراتے ہوئے ڈنڈا گھما کر زوہان کی کمر پر مارنا چاہا زوہان جو دونوں ہاتھ زمین پر ٹکائے سہما ہوا بیٹھا تھا کروٹ لے کر پلٹا -

"ارے ماموں محبت کی شادی تھی اس کے لیے تو زوہان پوری دنیا سے لڑ جاتا سینہ ٹھوک کر اعلان کرتا کہ وہ ذات کے باہر بنا کسی سے ڈرے شادی کر رہا ہے --آپ کی غلط فہمی ہے کہ وہ آپ سے کبھی پوچھ کر شادی کرتا وہ بتا کر شادی کرتا ہے نا میرے جگر کے ٹوٹے ؟" عبداللہ موبائل کی سکرین آن کرتے دوسرے ہاتھ سے دو چٹکی منہ

کے قریب بجاتے جمائی روکے نان سٹاپ پھر بولا اور آخر میں ارشد مئیو کو سلگاتے زوہان سے استفسار کرنے لگا زوہان کا دل کیا اس فساد کی جڑ کا گلا دبا دے زوہان بیچارہ تو شہر چھوڑ کر جا رہا تھا ۔

"آج میں تیری ساری ہڈیاں توڑوں گا وہ بھی ایسے کہ کبھی اپنا سینہ ٹھوکنے کے کیا پیٹنے کے لائق بھی نہیں بچے گا" ارشد مئیو نے دانت پیسے تھے ۔

"ارے یار ماموں صرف اس کی ہڈیاں کیوں توڑنی ہے اس کے دوستوں کی بھی توڑنی چاہیے جنھوں نے اس کو شے دی" عبداللہ نے جلتی آگ میں پیٹرول چھڑکا حمدان اور ولید نے بے ساختہ نفی میں سر

ہلایا ارشد مئیو ایک ڈنڈا زوہان کی کمر پر مارتے آگے بڑھے کے زوہان فورا وہاں سے کراہتا ہوا دوسری سمت بھاگا ارشد مئیو کا ٹارگٹ اب حمدان اور ولید تھے جو ایک دوسرے کو دیکھتے اپنے قریب آتے ارشد مئیو کو دیکھ رہے تھے اور بھاگنے لگے کہ انھیں بھی ایک ایک پڑ چکا تھا ۔

"ماموں ہم نہیں جانتے یہ کون ہے ہماری تو دوستی ختم ہوئے ہزاروں منٹ گزر گئے سونے سے پہلے دوستی ختم کر کے ہی سوئے تھے "

حمدان کے منہ سے بے ساختہ نکلا پہلے ہی بھانجے (زوہان) کی وجہ سے اس کے چہرے پر نیل پڑی تھی جبڑے میں اب بھی کچھ کچھ درد تھا اب وہ ماموں (ارشد مئیو) سے ہڈیاں نہیں تڑوانا چاہتا تھا ۔

"ہاں ماموں صحیح کہہ رہا ہے یہ" ولید نے بھی حمدان کی بات میں ساتھ دیا زوہان نے ان تینوں دوستوں کو گھورا یہ دوست تھے یا دشمن ۔

"اچھا لیکن تم لوگوں نے تو زوہان کو مبارک باد بھی دی تھی " عبداللہ نے حمدان اور ولید کے باری باری نکاح کی مبارک باد دیتے گلے ملنے کی ویڈیو پلے کرتے ارشد میئو کے سامنے لہرائی ارشد میئو نے خونخوار نظروں سے ویڈیو دیکھتے ان دونوں کو گھورا ۔

"تم لوگوں کی ایسی کی تیسی "ارشد میئو ان دونوں کی طرف پھر جھپٹے وہ دونوں چھت کی دیواروں کی سمت بھاگے ۔

"بھاگو جہاں تک ہو سکے بھاگو ورنہ میرے ہاتھ لگے تو دونوں کی چمڑیاں ادھیڑ دوں گا " ارشد مئیو نے دانت پیسے تھے جبکہ عبداللہ کو ارشد مئیو سے گبر والی فیلنگ آئی تھی اور عبداللہ خوش ہوا جیسے عبداللہ موگیمبو ہو ۔

"ماموں یہ عبداللہ بھی تو شامل تھا آپ اسے کچھ کیوں نہیں کہتے " ولید کو برا لگا ارشد مئیو نے عبداللہ کو دیکھا جو ولید کی بات سنتا آنکھیں سکیڑے اسے گھورے گیا ۔

"ماموں مجھے تو شامل ہونا ہی تھا کیونکہ زوہان نے مجھے اپنے مرنے کی دھمکی دی تھی اور وہ میرا دوست تھا ہے اور ہمیشہ رہے گا میں اس

کے لیے اب بھی اپنی جان دے سکتا ہوں بتاؤ ماموں میں نے کیا غلط کیا ؟" عبداللہ نے دکھی ہوتے نا آئے اپنے مگرمچھ کے آنسو صاف کرتے کہا حمدان زوہان اور ولید نے اس شیطان کو دیکھا جو معصوم بننے کی شاندار ایکٹنگ کر چکا تھا ۔

"تجھ سے اچھا میں سانپ پال لیتا " زوہان نے عبداللہ کو دیکھتے کہا ۔

"اور میں اینا کونڈا " عبداللہ بھی ہنسنہ کرتا دوبدوک بولا ۔

"یار ماموں چل کرے -- محبت کی شادی ہی کی ہے نا گناہ تو نہیں" عبداللہ نے صلح جو انداز میں کہا۔

"ہماری ذات میں برادری کے باہر شادی کرنا گناہ ہی سمجھا جاتا ہے اور مجھے تو یہ فکر ہے اگر آپی اور جیجو نے مہرین کو اپنایا نہیں تو میری اور مہرین کے والد کی اتنی اچھی دوستی بھی ٹوٹ جائے گی اور بہن سے رشتہ الگ خراب ہو گا کیا کروں میں" ارشد مئیو اب چھت پر رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ڈنڈا پھینکتے سیاہ گھنے بالوں میں انگلیاں چلاتے بولے تھے وہ تقریباً چالیس پینتالیس سال کے مرد تھے لیکن بے حد فٹ پولیس والے ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد ہینڈسم بھی تھے زوہان

حمدان ولید اور عبداللہ چاروں ان کے پاس آتے اعتراف میں کھڑے ہوئے ۔

"ماموں ---" عبداللہ نے ارشد مئیو کو زوہان کی خوفیہ محبت سے لے کر قصور جانے تک اور پھر مہرین اور زوہان کا نکاح کیسے ہوا ساری کہانی سچ سچ سنائی ارشد مئیو نے ساری بات سنتے سرد سانس کھینچ کر ہوا کے سپرد کی ۔

"ماموں مجھے پتا ہے ہماری برادری سے باہر شادی نہیں کرتے اسی لیے میں قصور آنے والا تھا لیکن پھر میں دل کے ہاتھوں مجبور ہو گیا میں اگر مہرین سے نکاح نا کرتا تو واقعی مر جاتا وہ کسی اور کی ہو رہی

تھی یہ سوچ کر ہی میں پل پل مر رہا تھا یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ اسنے مجھے میری محبت دے دی محرم رشتے کے ساتھ " زوہان نے پنجوں کے بل ارشد مئیو کے قریب بیٹھتے کہا ۔

"ہمم ۔۔ لیکن تمہارے ماں باپ کو کیسے سنبھالے گے ؟ اور اگر انھیں یہ پتا چل گیا کہ صرف نکاح ہوا ہے تو وہ تمہیں طلاق دینے کے لیے بھی فورس کر سکتے ہیں ۔۔ گدھے جب نکاح کر ہی لیا تھا تو رخصتی بھی کروا لیتے " ارشد مئیو نے زوہان کے سر پر چت رسید کرتے کہا جب کہ زوہان مسکرا دیا ۔

"مجھے تو لگا آپ زوہان کی لو سٹوری میں ویلن کا رول ادا کرے گے "

عبداللہ اپنا سر کھجاتا بولا ۔

"جس کو خود محبت نہیں ملتی اسے سب سے زیادہ محبت کی قدر ہوتی ہے " عبداللہ کے والد شاہ زیب کی آواز وہاں گونجی سب نے گردن موڑ کر انھیں دیکھا جو چائے کا کپ لیے مسکرا رہے تھے تو ان کی بات پر ارشد مئیو نے لب بھینچے سر جھٹکا لیکن حمدان زوہان ولید اور عبداللہ کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا شدت سے لگا ۔

"کیا ؟ " وہ چاروں چیخے تھے ۔

"تبھی سوچوں آپ چالیس کی عمر میں بھی رنڈوے کیوں ہے ؟"

عبداللہ نے اپنی بیرڈ کھجاتے کہا ۔

"گدھے کی اولاد میں کنوارہ ہو ۔۔ رنڈوا تو تیرا باپ ہے" ارشد مئیو نے عبداللہ کی ستھری کرتے کہا سب ہنس پڑے تو عبداللہ نے گندا سا منہ بنایا ۔

"ماموں آپ بتائے آپ کی محبت کون ہے آپ کی بھی سیٹنگ کرواتے ہیں" عبداللہ نے ارشد مئیو کو آفر دی جس پر ارشد مئیو نے عبداللہ کے والد شاہ زیب صاحب کو دیکھا اور سر جھٹک گئے ۔

"وہ بھی غیر برادری سے تھی میں اسے محبت نہیں دے سکتا تھا اور نا ہو مجھے پسند کرتی تھی وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی اسی لیے کبھی اس سے اظہار محبت نہیں کیا" ارشد مئیو نے تلخی سے مسکراتے کہا۔

"اس لیے اس سے عشق کر بیٹھے" شاہ زیب صاحب چائے کا سپ لیتے تلخی سے مسکراتے کہا۔

"ہاں تو اس بندے کا نام بتائے اسے اٹھوا لیتے ہیں پھر تو آپ کی سیٹنگ ہو ہی جائے گی" عبداللہ نے دانت دیکھاتے کہا جبکہ عبداللہ کی بات پر شاہ زیب صاحب نے دانت پیسے۔

"نہیں اس کا ایک بچہ بھی ہے" ارشد مئیو ہنسی چھپاتے بولے زوہان ولید حمدان کو اپنے ماموں کی محبت کا سن کر افسوس ہوا زوہان کی وجہ سے انھیں سب ماموں ہی بلاتے تھے۔

"اوہ تو مطلب اس نے آپ کو ماموں بنا دیا" عبداللہ کو افسوس ہوا منہ بنا کر بولا۔

"ہمم۔۔ لیکن بنانے والے تم ہو" ارشد مئیو نے کہتے سر جھٹکا اور وہاں سے کھڑا ہوتا نیچے کی سمت قدم بڑھا گیا۔

"ہے میں کیا مطلب ؟ " عبداللہ نے پوچھا عبداللہ سمیت حمدان زوہان اور ولید بھی حیران تھے ۔

"کیونکہ ارشد مئیو تیری ماں سے عشق کرتا ہے " شاہ زیب صاحب نے کہتے اپنے قدم نیچے کی سمت لیے تو عبداللہ کی آنکھیں پھیلی تو ولید زوہان حمدان کو صدمہ لگا ۔

ارشد مئیو شاہ زیب صاحب اور ان کی بیوی رفت کالج میں ساتھ پڑھتے تھے ارشد مئیو کو رفت سے پہلی نظر میں محبت ہوچکی تھی جب وہ پڑھنے کراچی آئے تھے لیکن رفت شاہ زیب صاحب کو پسند کرتی تھی اور شاہ زیب صاحب بھی رفت سے محبت کرتے تھے ان دونوں کی شادی

ہوگئی شادی کے بعد عبداللہ کے پیدا ہوتے ہی رفت بیگم کا انتقال ہوگیا
تھا شاہ زیب صاحب کو رفت سے بہت محبت تھی اس لیے کبھی
دوسری شادی نہیں کر پائے اور ارشد مئیو کو رفت سے عشق تھا کبھی
کسی دوسری لڑکی کو زندگی میں لا ہی نہیں پائے شاہ زیب صاحب نے
اپنی ماں کے ساتھ عبداللہ کو سنبھالا عبداللہ میٹرک میں تھا جب دادی
کا بھی انتقال ہوگیا اور اسی وقت ارشد مئیو کے پاس اس کی بہن نے
زوہان کو بھیجا جو قصور میں ہمیشہ لڑائی جھگڑا کرتا تھا اور اسکول سے اس
کی کافی کمپلین آتی تھی اور اسی دوران شاہ زیب صاحب نے ارشد مئیو
کو اپنے فرسٹ فلور پر رہنے کی دعوت دی جنھوں نے پہلے منع کیا پھر
قبول کر لی یوں ہی زوہان کی دوستی ان تینوں سے ہوئی تھی ۔

"شرم نہیں آتی اپنے باپ کو اٹھوانے کی بات کر رہا تھا" ولید حمدان زوہان نے عبداللہ کو سٹیچو بنے دیکھ چھیڑا وہ تو پہلے بیچارہ صدمے میں تھا اور ان لوگوں نے اب اس کا مزاق بنایا۔

"تبھی سوچوں میرے ماموں شپاٹر کو کچھ کیوں نہیں کہتے" زوہان نے بھی عبداللہ کو گھورتے کہا۔

"سو جا میرے لال صبح تک تیرا غم بھی شاید کم ہو جائے" زوہان ولید حمدان تینوں نے باری باری عبداللہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اپنے بستر سنبھالے تھے جبکہ عبداللہ اب بھی صدمے میں کھڑا تھا۔

ایک دن بعد :-

"یار یہ ولید کہاں رہ گیا ؟" عبداللہ نے جلیبی کھاتے ہوئے استفسار کیا حمدان نے کندھے اچکائے تو زوہان نے ادھر ادھر نظریں گھمائے سب مہمانوں کو دیکھا ولید ان تینوں کے ساتھ نہیں تھا جبکہ مہرین اور علیشے هدی کے کمرے میں اسے تیار کر رہی تھی آج هدی کے نکاح کا دن تھا ۔

"یار زوہان کیا قسمت نکلی تیری اور ولید کی لڑکیاں دلہن کسی اور کے نام کی بنی دلہے کوئی اور ملے انھیں " عبداللہ نے چاشنی بھرے جلیبی

منہ میں ڈالے افسوس سے کہا عبداللہ کی منتق پر زوہان نے دانت پیسے

۔

''میری دلہن تو میرے نام کی ہی تھی الحمدللہ'' حمدان فخریہ انداز میں بولا

۔

''ہاں وہ بھی زبردستی کی '' عبداللہ نے مسکراتے حمدان کو بھی آگ لگائی ۔

"شپاٹر آج کل تو کیوں ایسی حرکتیں کر رہا ہے کہ ہم تیرا گلہ دبا دے " حمدان نے تیور چڑھائے کہا جبکہ حمدان کی بات پر عبداللہ ٹیشو سے اپنے ہاتھ صاف کرتا مسکرایا ۔

"میرا گلہ دبانا اتنا آسان نہیں میرے بھائی عبداللہ شاہ زیب حیات نام ہے میرا ۔۔ میرا گلہ دبانے کے لیے جو ہاتھ میرے گلے تک آئے گے میں ان کو قیمہ بنا دوں گا چاہے وہ میرے نالائق مجھ سے حسد کرنے والے دوست ہی کیوں نا ہو " عبداللہ نے کہتے اپنا موبائل نکالا اور اپنی سیلفی لیتے خود کو فلائنگ کس کی جبکہ عبداللہ کی بات پر زوہان اور حمدان نے دانت پیسے تھے ۔

''تو اپنے سسر سے بات کرنے گیا تھا یا ان کے پیر پکڑ کر منتیں کرنے اتنی دیر لگا دی '' سامنے سے ولید کو آتا دیکھ حمدان بولا جس کے چہرے پر پریشانی تھی آج ان چاروں نے سفید کلف لگی شلوار قمیض پہنی تھی جس میں وہ چاروں آج کی محفل کو لوٹ رہے تھے ولید کو تو وہاں موجود لڑکیوں نے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا تو حمدان زوہان اور عبداللہ بھی کچھ کم غضب نہیں ڈھا رہے تھے ۔

''کیا بنا ؟'' ولید کو خاموش دیکھ عبداللہ نے استفسار کیا ۔

''دادی نے بات کی ہے لیکن ھدی کے چچا اپنی عزت کے ڈر سے ہچکچا رہے ہیں وہ بھی بلال سے ھدی کی شادی نہیں کروانا چاہتے مگر

ھدی کی پھپھی کے آگے مجبور ہیں اور کہہ رہے ہیں اب ھدی بھی نہیں مانے گی میری عزت کی وجہ سے " ولید نے لب کاٹتے کہا حمدان اور زوہان نے ایک دوسرے کو افسوس سے دیکھا ۔

"تو ٹھیک ہے چلو " عبداللہ موبائل جیب میں رکھتا آگے بڑھا ۔

"کہاں ؟ " زوہان نے پوچھا ۔

''تیرے ماموں کی بارات میں ایٹم ڈانس کرنے '' عبداللہ نے زوہان کو گھورتے کہا جب سے اسے ارشد مئیو کی عشق کی داستان پتا چلی تھی وہ تب سے ہی زوہان کو بات بات پر طعنہ مار رہا تھا ۔

''ولید میں اس کا گلہ دبا دوں گا '' زوہان نے دانت پیسے خود پر ضبط کیا ۔

''شپاٹر '' ولید نے عبداللہ کو گھورا ۔

"بلال کی نا ہونے والی بیوی کو اٹھانے اور کہاں " عبداللہ نے وضاحت کرتے زوہان کو گھورا ۔

"لیکن اس کے چچا اور ھدی ؟" ولید نے دانت پیستے عبداللہ کو گھورتے پریشانی سے کہا عبداللہ یہ بھی تو کہہ سکتا تھا کہ "تیری ہونے والی بیوی کو اٹھانے " مگر نہیں عبداللہ شاہ زیب حیات پیدا ہی اپنے دوستوں کے دانتوں کو پیس پیس کر توڑنے کے لیے ہوا تھا اور یقینا زوہان کے ماموں کو ماموں بنانے کے لیے بھی ۔

"لڑکی اٹھانے سے پہلے ہمارا فرض تھا اس کے چچا کو انفارم کر دے بس اب نہیں مان رہے تو ان کی مرضی لڑکی تو ہم اٹھا کر رہے گے

چاہے ان کی مرضی ہو یا نہیں "عبداللہ چہرے پر شیطانی چمک لیے مسکراتے ہوئے بولا ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"لیکن ۔۔" ولید کو ھدی کے پچا کی عزت کی فکر تھی وہ کنفیوز ہوا۔

"دوسری دفعہ عبداللہ بلکل ٹھیک کہ رہا ہے " دادی کی آواز وہاں گونجی ان تینوں نے دادی کو دیکھا جبکہ عبداللہ نے دادی کو فلائنگ کس کی دادی نے آنکھیں گھمائیں عبداللہ نے منہ بنایا۔

"اس کمرے میں کون کون ہے" زوہان نے رازداری سے استفسار کیا حمدان نے گردن گھما کر اسے دیکھا عبداللہ اور ولید نے ان دونوں کو اوپر کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا تھا وہ خود دادی کے ساتھ مہمانوں پر نظر رکھ رہے تھے ۔

"میں بھی تیرے ساتھ آیا ہو" حمدان بولا وہ دونوں ھدی کے کمرے کے باہر کھڑے تھے ۔

"تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو" اچانک ھدی کی چچی زوہان اور حمدان کو وہاں دیکھ ایبرو ریز کرتی بولی حمدان اور زوہان گڑبڑائے تھے ۔

"ہمیں ھدی سے ملنا ہے پھپھی " حمدان نے سنبھلتے کہا ۔

"نیچے نکاح شروع ہونے والا ہے تب مل لینا " ھدی کی پھپھی بولی ۔

"ارے پھپھی جان آپ یہاں ہے اور چچا جان آپ کو نیچے بلا رہے ہیں " عبداللہ فورا ٹپکا اس نے پھپھی کو اوپر آتے دیکھ لیا تھا وہ جلدی ان کے پیچھے آیا تھا اور پھپھی کو دیکھ کر بولا پھپھی نے عبداللہ کو دیکھا لیکن وہ کنفیوز ہوئی تھی ابھی تو اپنے شوہر کے پاس سے آئی تھی ۔

"مجھے لگتا ہے چچی پچا کا دل نہیں لگ رہا آپ کے بنا تبھی تو ہر طرف آپ کو ہی ڈھونڈ رہے ہیں اور آپ تو گ بھی قیامت رہی ہیں آج " عبداللہ نے مزید دل پھینک انداز میں کہا چچی شرمائی جبکہ زوہان اور حمدان نے عبداللہ کو دیکھ کر آنکھیں گھمائیں عبداللہ جھوٹ بولنے میں تو رکارڈ توڑنے کا ارادہ رکھتا ہے دونوں نے بیک وقت سوچا ۔

"ارے چچی آپ تو شرماتے ہوئے اور خوبصورت لگتی ہیں ماشاء اللہ -- کاش آپ اس دور میں ہوئیں ہوتیں میں آپ سے ہی شادی کرتا (استغفر اللہ یااللہ فرشتوں کو بولنا آمین نا کہے میں جھوٹ بول رہا ہوں اس ڈائن چچی سے شادی کرنے سے اچھا میں آن لائن شادی کر لوں) " عبداللہ نے مزید کہا چچی شرماتے ہوئے عبداللہ کے پھولے

مسلسز پر چت رسید کر گئی اور نیچے بڑھ گئیں انھیں عبداللہ کی جھوٹی تعریفیں پسند آئی تھیں اور عبداللہ بھی --جبکہ عبداللہ نے پلٹ کر زوہان اور حمدان کو دیکھا جو دونوں ہاتھوں سے کانوں کو چھوتے نفی میں سر ہلا رہے تھے بندہ جھوٹا ہو مگر عبداللہ نا ہو ان کے انداز سے صاف جھلک رہا تھا جسے سمجھتے عبداللہ نے اپنے دونوں کندھے جھاڑے تھے فخریہ انداز میں لیکن یہ تو وہی جانتا تھا یہ بولتے وقت اس کا بھی دل دہل گیا تھا عبداللہ نے سر جھٹکا اور ان دونوں کو دائیں بائیں کرتا دروازہ کھولے اندر داخل ہوا مہرین ھدی اور علیشے نے چونک کر دروازے کو دیکھا جو ایک دم کھلا تھا۔

"عبداللہ تم یہاں ؟" علیشے جو مہرون رنگ کی ساڑھی میں ملبوس تھی کانوں میں خوبصورت جھمکے پہنے تھے بالوں کے کچھ کرل بنا کر پشت پر کھلے چھوڑے ہوئے تھے ناک میں خوبصورت سی نوز رنگ پہنی تھی ہاتھوں میں مہرون کلر کی چوڑیاں تھیں وہ لائٹ سے میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی ۔

"ہاں بھوتنی نمبر دو میں" عبداللہ نے شان بے نیازی سے کہا اور آگے بڑھا ۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو عبداللہ" مہرین بھی تیور چڑھا کر بولی مہرین گولڈن رنگ کے کامدار سوٹ میں ملبوس سانولی رنگت پر لائٹ میک اپ

میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی سلکی لمبے بال پشت پر کھولے ہوئے تھے گلے میں ہلکا سا گولڈن اور ریڈ شیڈ کا نیکلس پہنا تھا کانوں میں بھی نیکلس کے ہم ڈیزائن پلس تھے کلائیوں میں گولڈن اور ریڈ چوڑیاں تھیں مہرین اور علیشے دونوں ہی نئی نئی شادی شدہ لڑکیاں معلوم ہو رہی تھیں اور ان پر یہ روپ جچ بھی بہت رہا تھا وہ ھدی کے روم میں ہی تیار ہوئیں تھیں اپنے اپنے گھروں سے اپنے جوڑے اور جیولری ساتھ لائیں تھیں اور بجلی بنے زوہان اور حمدان کے دل پر برسنے کے لیے تیار کھڑی تھیں -- مہرین کی بات پر عبداللہ نے بھوتنی نمبر تین کو بھی دیکھا -

"میک اپ کرنے آیا ہوں " عبداللہ نے آنکھیں ٹپٹپا کر معصومیت سے کہا اور اب نظر ھدی پر گئی جو پیچ اور گولڈن کلر کے خوبصورت سے عروسی جوڑے میں کندن کی جیولری میں ملبوس برائیڈل میک اپ میں آسمان سے اتری اپسرا معلوم ہو رہی تھی لیکن چہرے پر اداسی صاف عیاں تھیں ۔

"عبداللہ مزاق مت کرو ؟" ھدی پہلے ہی جھنجھلائی ہوئی سی تھی عبداللہ کی بات پر مزید بگڑی کہ اتنے میں زوہان اور حمدان بھی دروازہ بند کرتے اندر داخل ہوئے ان کی نظر اپنی اپنی بیویوں پر گئی اوروہ دونوں ہی نظریں ہٹانا بھول گئے علیشے اور مہرین نے بھی ان کی سمت دیکھا تو ان کا دل زورو سے دھڑکا تھا جبکہ عبداللہ اب اس سین کو ھدی

کے بیڈ پر دیکھ کر ملاحظہ فرما رہا تھا تو ھدی بھی ان چاروں کو ایک دوسرے میں گم دیکھنے لگی زوہان کی نظریں مہرین سے ہٹنے پر انکاری تھیں جبکہ حمدان کا حال بھی کچھ ایسا تھا مہرین اور علیشے نے تو اپنے دھڑکتے دل پر بے قابو ہوتے نگاہیں سرے سے پھیری تھیں زوہان اور حمدان بے حد ہینڈسم لگ رہے تھے ۔

"بس کرو تاڑے جا رہے ہو یہاں ہم دو سنگل لوگ بھی موجود ہیں" عبداللہ یک دم غصے سے بولا تو زوہان اور حمدان ہڑبڑا کر ہوش میں آئے تھے تو مہرین اور علیشے نے دائیں بائیں دیکھتے انجان بننے کی کوشش کرتے خود کو کمپوز کرنا چاہا ۔

"تم لوگ یہاں کیوں آئے ہوں " ھدی نے اب عبداللہ کو دیکھتے استفسار کیا ۔

"تمہیں اٹھانے " عبداللہ نے فرصت سے کہا حمدان اور زوہان گڑبڑائے علیشے اور مہرین کا منہ کھلا جبکہ ھدی ڈریسنگ مرر کے سامنے سے کھڑی ہوئی اور عبداللہ کی سمت بڑھی تھی ۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے کیا کہ رہے ہو" علیشے سرخ ناک سے بولی ۔

"کیوں تمہیں کیوں لگتا ہے میرا دماغ خراب ہے بھوتنی نمبر 2 " عبداللہ نے سنجیدگی سے استفسار کیا کیا معصومیت تھی اف ف۔

"عبداللہ مزاق بند کرو میری شادی ہے آج " ھدی کو عبداللہ پر غصہ آیا ۔

"میں مزاق نہیں کر رہا میں تمہیں بھگانے آیا ہوں " عبداللہ ھدی کے مقابل آتا بولا ھدی کی آنکھیں آخری حد تک پھیلی تو علیشے اور مہرین کا منہ کھلا تھا ۔

"عبداللہ میں نہیں چاہتی اپنی شادی والے دن تمہارا خون کر دوں دفع ہو جاؤ یہاں سے" ھدی غرائی تھی اسے لگا عبداللہ اسے تنگ کر رہا ہے -

"غصہ مت کرو ڈارلنگ ! میک اپ اتر جائے گا اور تمہاری اصلی خوفناک شکل منظر عام پر آ جائے گی "عبداللہ نے تحمل سے کام لیا جبکہ عبداللہ کے الفاظ پر زوہان حمدان علیشے مہرین کا منہ کھلا تو ھدی کی آنکھیں پھیلی ولید اگر عبداللہ کو ڈارلنگ کہتے سن لیتا وہ بھی ھدی کے لیے آج ولید اور ھدی کی شادی ہوتی نا ہوتی لیکن عبداللہ کا جنازہ پڑھا ضرور جاتا -

"عبداللہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی " ھدی سنبھل کر بولی ۔

"میں تم سے تمیز سے بات کر رہا ہوں تو سر پر چڑھ رہی ہو تم کہ رہا ہوں نا بھاگو میرے ساتھ تو بھاگو " عبداللہ غرایا تھا آنکھیں سرد ہوئیں ھدی نے بے یقینی سے عبداللہ کو دیکھا جس کے چہرے پر شریر چمک بھی نا تھی حمدان اور زوہان نے سر پکڑ لیا یہ بھگانے کا تو ایسے حکم دے رہا تھا جیسے اولمپکس کی دوڑ میں بھاگنا ہے ۔

"چپ چاپ کر کے بھاگو میرے ساتھ" عبداللہ نے چبا چبا کر کہا ۔

"کیوں بھاگو مجھے نہیں جانا میری شادی ہے" ھدی دوبدوک بولی ۔

"تو تم نہیں بھاگو گی ؟" عبداللہ نے تنبیہ کرتے استفسار کیا ھدی کو دھمکی لگی اور تھی بھی جبکہ عبداللہ کو ھدی پر بے تحاشہ غصہ آرہا تھا وہ سب لوگ اس کی شادی بلال سے نہیں کروانا چاہتے تھے اور یہ میڈیم شادی شادی کہ کر ناچ رہی تھی عبداللہ کے سر پر ۔

"نہیں" ھدی نے سرخ ناک سے کہا ۔

"تو ٹھیک ہے پھر " عبداللہ مسکرایا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر رومال نکالا اور بنا سمجھنے کا موقع دیئے ھدی کے منہ پر رکھ گیا ھدی کی آنکھیں پھیلی اور پھر بند ہوئیں وہ عبداللہ کی باہوں میں جھول گئی -- وہ پہلا دوست تھا جس نے اپنے دوست کی محبوبہ کو اس کی شادی والے دن کڈنیپ کیا تھا وجہ صرف یہ تھی کہ وہ اس کے ساتھ بھاگنے کو تیار نا تھی --

"عبداللہ یہ کیا کیا تم نے ؟" علیشے اور مہرین چیختی ھدی کی سمت بڑھی تھیں جبکہ عبداللہ نے گردن موڑ کر حمدان اور زوہان کو دیکھا تھا جو شل سے کھڑے ساری کاروائی دیکھ رہے تھے جیسے یہاں تماشہ دیکھنے آئیں ہیں -

"تم دونوں میری موت کا تماشہ دیکھنے کھڑے ہوں یہاں اپنی اپنی والی کو سنبھالو -- میں کس کس کی کو سنبھالو ایک تو سارے کام مجھ معصوم کو کرنے پڑتے ہیں" عبداللہ نے دانت پیس کر زوہان اور حمدان سے کہا اور خود بڑبڑایا تھا زوہان اور حمدان جلدی سے مہرین اور علیشے کی سمت بڑھے تھے -

"علیشے میری جان میری بات سنو" حمدان نے اپنی بیوی کو سنبھالنا چاہا -

"غازی تم بھی شامل تھے اس سب میں ؟ غازی میں تمہاری جان لے لونگی " علیشے غرائی تھی حمدان نے عبداللہ کو دیکھا عبداللہ نے دانت پیسے ۔

"اور چڑھا سر پر بھوتنی کم بلڈوزر کہی کی " عبداللہ چڑ گیا حمدان کو ڈپٹ کر بولا مگر گھور علیشے کو رہا تھا ۔

"غازی میں اس کی جان لے لونگی " علیشے دھاڑی تھی حمدان ہڑبڑایا تھا ۔

"ہر کوئی میری جان لینا چاہتا ہے ایک جان ہے میری کس کس کو دوں ؟" عبداللہ منہ بنا کر بولا ۔

"عبداللہ ۔۔" علیشے چیخنے لگی تھی کہ عبداللہ نے حمدان کو دیکھا جو بے بسی سے دونوں کو دیکھنے لگا ۔

"منہ بند کر اپنی بیگم کا" عبداللہ نے کہا حمدان نے سر اثبات میں ہلاتے علیشے کے منہ پر ہاتھ رکھا علیشے جھٹپٹاتی رہ گئی عبداللہ نے گردن اکڑا لی حمدان کی فرما برداری پر جبکہ علیشے کلستی رہ گئی ۔

"تم اچھا نہیں کر رہے تم دوست کے نام پر ناگ نکلے عبداللہ " مہرین

تو ڈوبڈباتی آنکھوں سے سب دیکھتی غرائی تھی وہ اور علیشے عبداللہ کو

مشکوک نظروں سے گھور رہیں تھیں۔

"اپنی ناگن کا منہ بند کر لے سپولے ورنہ اسے ابھی ڈس لونگا میں "

عبداللہ نے جبڑے بھینچے کہا تھا جبکہ عبداللہ کی بات پر مہرین کو آگ

لگی تھی تو زوہان نے عبداللہ کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا ۔

"زوہان --" مہرین نے بے ساختہ زوہان کو پکارا زوہان نے بے بسی

سے دونوں کو دیکھا عبداللہ نے زوہان کو بھی گھورا تو وہ بھی مہرین کے

منہ پر ہاتھ رکھتا اسے قید کر گیا اب مہرین بھی علیشے کی طرح جھٹپٹا رہی تھی ۔

اتنے میں دروازہ بجا تھا حمدان عبداللہ اور زوہان نے تھوک نگلتے ایک دوسرے کو دیکھا تو مہرین اور علیشے زورو شور سے مزاحمت کرنے لگی ۔

''ھدی میں ہو دروازہ کھولو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے '' بلال ملک کی آواز گونجی تھی وہ شاید ابھی آیا تھا تبھی علیشے مہرین ھدی کے غرانے کی آواز کمرے کے باہر سے سن نا سکا تھا ۔

"اب کیا کرے " حمدان نے سرگوشی میں پوچھا۔

"چھمک چھلو لگا ڈانس کرتے ہیں " عبداللہ دانت پیس کر بولا۔

"بکواس نا کر "زوہان نے عبداللہ کو ڈپٹا۔

"سنو بھوتنی نمبر دو اور تین جاؤ جا کر اس نا ہونے والے دلہے کو دفع کرو یہاں سے " عبداللہ نے مہرین اور علیشے سے کہا جبکہ زوہان اور حمدان نے عبداللہ کی عقل پر ماتم کیا وہ دونوں تو پہلے ہی شور شرابہ

کر رہی تھیں عبداللہ کی بات وہ بھلا کیوں مانے گی اور ایسا ہی ہوا منہ تو دونوں کے بند تھے لیکن عبداللہ کو علیشے اور مہرین دونوں نے گھورا ۔

''جلدی بولا جیسا بولا ہے ویسا کروگی نا'' عبداللہ ھدی کو سنبھالے بولا جبکہ علیشے اور مہرین جھٹپٹائی ۔

''کیا گونگی ہوگئی ہو یا منہ میں پان ٹھوس رکھا ہے '' عبداللہ دبی دبی آواز میں غرایا کیونکہ باہر بلال ملک دروازہ پیٹ رہا تھا تو پھر مہرین اور علیشے نے زوہان اور حمدان کے ہاتھ کی سمت اشارہ کیا عبداللہ نے ان بھوتنیوں کے شوہروں کو ناک چڑھاتے گھورا جو کبھی ھدی کو دیکھتے تو کبھی دروازے کو اصل میں تو پسینے ان کے چھوٹے ہوئے تھے ۔

''ہاتھ ہٹاؤ '' عبداللہ نے دانت پیسے تھے زوہان اور حمدان نے فورا اپنے ہاتھ کھینچے علیشے اور مہرین دونوں سے دور ہوتی انھیں گھورنے لگی ۔

''ہم بلال کو سب سچ بتائے گے '' علیشے اور مہرین سرخ ناک سے بولیں ۔

''تو ٹھیک ہے تم دونوں ۔۔ '' عبداللہ

نے مہرین اور علیشے کو دیکھتے کہا اور پھر زوہان اور حمدان کو دیکھا جو نا سمجھی سے ان تینوں کو دیکھ رہے تھے ۔

''ان کی بولتی بند کرو اور اس دفعہ ہاتھ سے نہیں '' عبداللہ نے اپنے دوستوں سے کہا جنھوں نے نا سمجھی سے ائیبرو ریز کی ۔

''عمران کو جانتے ہو نا '' عبداللہ علیشے اور مہرین کو دیکھتا مسکرایا تھا ۔

''خان کو کون نہیں جانتا '' زوہان اور حمدان نے فخریہ انداز میں کہا۔

"میں عمران خان کی نہیں عمران ہاشمی کی بات کر رہا ہوں" عبداللہ کا بس نا چلا دونوں کا گلا دبا دے لیکن عبداللہ کی بات پر جہاں حمدان اور زوہان نے ایک دوسرے کو دیکھا وہی علیشے اور مہرین بھی نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی ۔

"عمران ہاشمی جس طرح اپنی ہیروئن کا منہ بند کرتا ہے بلکل اسی طرح تم دونوں اپنی اپنی والی کا منہ بند کرو" عبداللہ شاطرانہ مسکراہٹ لیے بولا عبداللہ کی بات سنتے وہ چاروں سٹپٹائے۔

"شپاٹر تمیز بھول گیا ہے" زوہان نے دانت پیسے ۔

''تمیز سب جائے بھاڑ میں مجھے اس وقت بھوتنی نمبر ون کو بھگانا ہے اور اگر تمہاری بیویوں کی وجہ سے یہ کام نا ہوسکا تو یاد رکھنا یا تو میں تم دونوں کو رنڈوا کرونگا یا ان دونوں کو بیوہ '' عبداللہ ضبط سے بولا تھا۔

''اور تم دونوں یاد رکھنا میں اپنے دوستوں سے کچھ بھی کروا سکتا ہوں اور یہ سین دیکھنے میں مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوگی ویسے بھی میں عمران نام کے ہر بندے کا فین ہو '' عبداللہ نے بھاری بھرکم دھمکی دیتے کہا علیشے اور مہرین کا چہرہ سرخ ہوا تو زوہان اور حمدان نے نچلا لب دانتوں سے کاٹا۔

"ھدی میں کہ رہا ہو دروازہ کھولو مجھے بات کرنی ہے " بلال ملک نے پھر دروازہ پیٹا تھا ۔

"یہ لوگ نہیں مان رہی نا چلو شروع ہو جاؤ تم دونوں اپنے کام میں " عبداللہ نے کہا علیشے اور مہرین نے سرخ چہرے سے نفی میں سر ہلایا عبداللہ نے دروازے کی سمت اشارہ کیا وہ دونوں نا چاہتے ہوئے بھی دروازے کی سمت بڑھی عبداللہ نے ھدی کو بیڈ پر لٹایا وہ تینوں دروازے کے دوسری طرف جا کر کھڑے ہوئے تھے بلال ملک علیشے اور مہرین کو دیکھتا تیوری چڑھا گیا جبکہ علیشے اور مہرین کے چہرے پر سخت گھبراہٹ تھی ۔

"مجھے ھدی سے بات کرنی ہے" بلال ملک حکم دینے والے انداز میں ان کے آتے ہوئے چہرے اگنور کرتا بولا ۔

"وہ آرام کر رہی ہے اس کی طبعیت خراب ہو رہی تھی تو پھپھی نے کہا کہ جب تک نکاح شروع نہیں ہوتا وہ کچھ دیر آرام کر لے" علیشے نے جواب دیا بلال ملک نے دروازہ پورا کھولا مہرین اور علیشے کے طوطے اڑے مگر ھدی کو بیڈ پر آنکھیں بند کیے دیکھ بلال ملک خود پر ضبط کرتا ان دونوں پر ایک نظر ڈالے نیچے چلا گیا جبکہ مہرین اور علیشے نے دروازہ بند کرتے تشکر کا سانس لیا ۔

"تھینک یو بھوتنیوں " عبداللہ نے دونوں کا شکر ادا کیا علیشے اور مہرین نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا ۔

"چلو اب وقت برباد نہیں کرو " عبداللہ ھدی کو اپنی باہوں میں لیے بولا ۔

"تم دونوں بھی چلو جلدی " مہرین اور علیشے کو بھی کہا گیا ۔

"ہم نہیں جائے گے اور عبداللہ تمہارے ابو کو کال کر کے بتاتے ہیں تم کیا کر رہے ہو " علیشے غرائی تھی ۔

"میرے ابو کو لیکن کیوں ؟" عبداللہ نے نا سمجھی سے استفسار کیا
حمدان اور زوہان بھی چونکے تھے ۔

"تم ہماری دوست کو شادی والے دن کڈنیپ کر رہے ہو اور ہم انکل
کو بھی نا بتائے " مہرین بھی غصے سے بولی ۔

"ابھی ان سوالوں کا وقت نہیں تم دونوں چلو ہمارے ساتھ " عبداللہ
نے صلح جو انداز میں کہا دوبارہ کوئی آگیا تو ان کے لیے پریشانی کا سبب
بن سکتا تھا ۔

"ہم نہیں جائے گے نا ھدی کو کہی جانے دے گے" وہ دونوں باضد تھی عبداللہ نے زوہان کو اپنے قریب بلایا اور جیب کی طرف اشارہ کیا زوہان سمجھ گیا وہ کیا کرنا چاہتا ہے زوہان نے عبداللہ کی جیب سے رومال نکالا اور مہرین کے قریب آتے آنکھیں زور بند کیے اس کے منہ پر رکھا مہرین زوہان کی باہوں میں جھول گئی جبکہ علیشے یہ عمل دیکھتی آنکھیں پھیلا گئی تو زوہان نے مہرین کو سنبھالتے رومال حمدان کی سمت اچھالا جو کیچ کرتا فورا علیشے کے بھی ہوش اڑا گیا۔

"ہننہ --پیار سے مان لیتی بات ، یہ لڑکیاں مجال ہے جو میری بات سمجھے " عبداللہ نے تینوں کو دیکھتے سر جھٹکا اور وہ تینوں کو چادر میں لپیٹے بامشکل وہاں سے لیے فرار ہوئے تھے ۔

ولید کے گھر میں اس وقت نکاح خواہ کے ساتھ ولید حمدان زوہان عبداللہ دادی ارشد مئیو شاہ زیب صاحب ظفر صاحب (مہرین کے والد) ان کی اہلیہ اور حمدان اس کے والد والدہ اور چچی موجود تھیں ولید کے برابر میں ہی ھدی کے چچا بھی بیٹھے تھے جنہیں بہت مشکلوں سے ولید نے منا ہی لیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا ھدی کے چچا اس کے نکاح میں

شامل نا ہو باپ کی جگہ تھے ھدی کو یقیناً اچھا نہیں لگتا ھدی کے چچا ولید کو جانتے تھے سلجھا ہوا بچہ تھا وہ ولید کو پسند بھی کرتے تھے اسی لیے اپنی نام نہاد عزت کو سائیڈ میں رکھتے ھدی کی آنے والی خوشگوار زندگی کے لیے انھوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ھدی کی شادی ولید سے ہی ہونی چاہیے مہرین علیشے ھدی کو تو اب تک ہوش ہی نہیں آیا تھا سب لوگ ان کے ہوش میں آنے کا ہی انتظار کر رہے تھے آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا ۔

ھدی چکراتے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامے کھڑی ہوئی تھی بامشکل آنکھیں کھولے اس نے دائیں بائیں پورے کمرے کا جائزہ لیا لیکن کمرا تو پہچان میں نا آیا مگر علیشے اور مہرین کو وہ جلد ہی پہچان گئی ۔

"علیشے مہرین " ھدی نے ان دونوں کو جھنجھوڑا ھدی کی کچھ مشقت کے بعد وہ دونوں بھی ہوش میں آگئی تھیں ۔

"یہ یہ ہم کہاں ہیں " مہرین نے استفسار کیا ۔

"پتہ نہیں " ھدی بولی جبکہ علیشے کی نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھی ولید کی دادی کی تصویر پر گئی علیشے کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا علیشے کے سرخ چہرے کو دیکھتے مہرین اور ھدی نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا ۔

''یہ ولید کا گھر ہے '' مہرین بولی جیسے اب بھی یقین نا ہوا ہو ۔

''میں عبداللہ کو چھوڑو گی نہیں'' ھدی بیڈ سے اٹھی تھی کہ جس شیطان کا وہ نام لے رہی تھی وہ حاضر ہوا ۔

''مت چھوڑو بھوتنی نمبر ون '' عبداللہ چیونگم چباتے ہوئے بولا علیشے اور مہرین بھی بیڈ سے اٹھی یہ کمرا ولید کی دادی کا تھا ۔

''عبداللہ میں نے تمہیں اپنا دوست سمجھا '' ھدی غرائی تھی ۔

''میں نے بھی تمہیں دوست ہی سمجھا ہے '' عبداللہ معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپا کر بولا۔

''اگر دوست سمجھتے تو میری شادی والے دن مجھے کڈنیپ نہیں کرتے اور کان کھول کر سن لو میں کتے سے شادی کر لو گی لیکن تم سے کبھی نہیں'' ھدی نے تنبیہ کرتے کہا جبکہ ولید حمدان اور زوہان جو عبداللہ کے پیچھے ہی آئے تھے ھدی کی بات پر ان کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"اوکے کتے سے کر لو" عبداللہ نے شان بے نیازی سے کہا اور ولید کو دیکھتے فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا۔

"ہنس کیوں رہے ہو منہ توڑ دوگی تمہارا" ھدی عبداللہ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی غرائی تھی۔

"ھدی میری بات سنو" ولید نے آگے بڑھتے ھدی کو پرسکون کرنا چاہا لیکن ھدی کی نظریں تو عبداللہ پر جمی تھیں۔

"ایسا نا مجھے تم دیکھو سینے سے --" عبداللہ ھدی کی نظریں خود پر محسوس کرتا آنکھیں ٹپٹپا کر گا رہا تھا کہ ولید نے رکھ کر عبداللہ کی گدی کو سلگایا عبداللہ منہ بنا کر رہ گیا۔

"ولید اور مارو اسے اس نے ھدی کو بھی کڈنیپ کیا مجھے اور علیشے کو بھی اور اس کے ساتھ تمہارے یہ دونوں دوست بھی شامل تھے " مہرین بھی غصے سے بولی تھی۔

"اس سے کیا بول رہی ہو اس کی وجہ سے تو کڈنیپ کیا تھا" زوہان نے مہرین کے ولید کو شکایت لگانے والی بات کو ناگواری سے سنتے کہا تھا مہرین علیشے ھدی کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"ہنننہ مجھ معصوم پر الزام لگاتی ہیں میں نے تو اس غریب عاشق کا بھلا کیا پتا ہے یہ تم سے بچپن سے محبت کرتا ہے لیکن آج تک تمہیں بتا نہیں پایا اور تم اس بلال کے بچے سے شادی کرنے جا رہی تھی-- شکر کرو میرا میں نے تمہیں بچا لیا" عبداللہ نے فخریہ انداز میں کہا جبکہ وہ تینوں لڑکیاں تو ابھی تک اسی صدمے سے باہر نہیں نکلی تھیں اور اب عبداللہ کی اس بات نے تو انھیں مزید ہلا دیا تھا ھدی نے بے ساختہ ولید کو دیکھا جس کی آنکھیں اس پر مرکوز تھیں ۔

"تو یہ بات تم پہلے بھی بتا سکتے تھے یہاں تک نوبت ہی نہیں آتی" علیشے سنبھل کر بولی ۔

''ہاں اگر محبت کرتے تھے تو بتانا چاہیے تھا'' مہرین بھی بولی جبکہ ولید ھدی کو اور ھدی ولید کی آنکھوں میں گم تھے۔

''اب بس بھی کر دوں کیا ان آنکھوں میں ڈوب کر جان دو گے کیا'' عبداللہ ناگواری سے بولا تھا ھدی اور ولید نے نظریں پھیری۔

''میں نہیں کرونگی تم سے شادی میرے چچا ان کی عزت۔۔'' ھدی لب بھینچے غصے سے بولنے لگی تھی کہ حمدان نے اس کی بات کاٹی۔

"باہر ہیں تمہارے چچا اور وہ بھی ہمارے ساتھ شامل تھے مانا ولید سے دیر ہوگئی لیکن وہ تمہیں پرپوز کرنے والا تھا کہ بلال ملک تمہاری زندگی میں آگیا اور پھر اتنی جلدی تمہاری شادی اس لیے آج ہی تمہارے چچا سے بات کرتے انھیں راضی کیا ہے مان گئے ہیں وہ تمہارا انتظار ہو رہا ہے بس باہر" حمدان نے کہا آج لڑکیوں کو ایک کے بعد ایک جھٹکے لگ رہے تھے ۔

"لیکن تم لوگوں نے اس میں ہمیں شامل نہیں کیا ہم تمہیں معاف نہیں کرے گے " علیشے حمدان اور زوہان کو دیکھتی بولی تھی جس میں مہرین کے تاثرات علیشے کا بھی ساتھ دے رہے تھے جبکہ حمدان اور زوہان نے مسکینوں جیسی شکل بنائی تھی ۔

''ارے بھئی چلو باہر ارے تم لوگوں کو بھی ہوش آگیا ؟ چلو تمہارا ہی انتظار ہو رہا تھا نکاح شروع کرتے ہیں '' دادی جو لڑکوں کو بلانے آئیں تھی لڑکیوں کو ہوش میں دیکھ ھدی کے سر پر ہاتھ رکھتی بولیں تھیں ۔

''لیکن میں۔۔ '' ھدی نے نچلا لب دانتوں سے کاٹتے کہنا چاہا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے ۔

''ارے بیٹا تمہارے چچا باہر ہیں گھبراؤ نہیں '' دادی نے ھدی کو پرسکون کرنا چاہا اور پھر لڑکوں کو اشارہ کیا جو باہر قدم بڑھا گئے تو علیشے اور مہرین کو دادی کو ساتھ لانے کا حکم دیتی باہر نکلی کچھ دیر بعد

ھدی باہر آئی تو اس کے چچا نے اسے بے حد محبت سے حوصلہ دیتے ولید سے نکاح کی خواہش ظاہر کی سب اتنی جلدی ہو رہا تھا کہ ھدی خود کچھ نا سمجھ پائی تھی وہ خاموشی سے ولید کے ساتھ بیٹھ گئی اور کچھ ہی دیر میں وہ ھدی زاویار سے ھدی ولید خانزادہ بن گئی ۔

"مبارک ہو" کچھ ہی دیر میں مبارک بات کی صدا گونجی تھی سب ولید سے ملے تھے ھدی کے سر پر اس کے چچا نے ہاتھ رکھتے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی تھی سب لوگ بے حد خوش تھے ابھی نکاح خواہ گئے ہی تھے کہ سامنے سے بلال ملک اور ھدی کی چچی اندر داخل ہوتی دیکھائی دی سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر شل رہ گئے تھے لیکن عبداللہ نے آنکھیں گھمائیں تھیں ۔

''مجھے پہلے ہی شک تھا یہ سب ان لوگوں کا ہی کیا دھرا ہے '' بلال ملک نے بلند آواز میں کہا چچی بھی غصیلے تاثرات سے وہاں موجود سب کو دیکھ رہی تھیں خاص کر ھدی اور اس کے چچا کو ۔

''آپ بھی شامل تھے ''چچی نے چچا سے کہا چچا نے البتہ کوئی جواب نا دیا ۔

''اور تو ۔۔''چچی ھدی کی سمت بڑھی ھدی نے خوف سے چچی کو دیکھا ۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی میری مرضی کے خلاف جا کر یہ تماشہ کرنے کی تجھے تو آج میں ۔۔"چچی نے آگے بڑھتے چیختے ہوئے ھدی پر ہاتھ اٹھانا چاہا ھدی نے خوف سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا جبکہ ولید فورا آگے ہوا اور چچی کا ہاتھ پکڑ گیا اس کی آنکھوں میں یک دم خون اترا تھا ۔

"یہ تماشہ نہیں ہمارا نکاح ہے اور آئیندہ میری بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھائیں گا ورنہ میں آئیندہ اس ہاتھ کو روکو گا نہیں" ولید نے غصے سے کہتے چچی کا ہاتھ یک دم چھوڑا چچی نے نخوست سے ھدی کو دیکھتے چچا کی سمت قدم بڑھائے ۔

"آپ نے مجھ سے دھوکا کیا آپ سب کے ساتھ ملے ہوئے تھے کیا کچھ نہیں کیا میں نے آپ کی بھتیجی کو ماں کی طرح پالا اور آپ لوگوں نے میرے بھانجے کے سامنے مجھے سر اٹھانے لائق نہیں چھوڑا "

ھدی کی پھپھی غرائی تھیں سب لوگ بس ان کی باتیں سن رہے تھے جبکہ ماں بن کر پالنے والی بات پر ھدی کے چچا اور ھدی کرب سے مسکرائے تھے ۔

"ھدی میری زمیداری تھی میں جس کے ساتھ چاہو اس کا نکاح کروا سکتا تھا اور میں نے کروا دیا بہتر یہی ہے جو تماشہ لگانا ہے گھر چل کر لگاؤ یہ میری ھدی کا سسرال ہے یہاں مجھے کوئی تماشہ نہیں چاہیے "

ھدی کے چچا نے زندگی میں پہلی دفعہ ھدی کی پھپھی سے سخت لہجے میں

بھرے مجمعے میں بات کی تھی ھدی کی پھپھی دنگ رہ گئیں جبکہ بلال ملک کے بھی تنے تیوروں میں کمی آئی تھی ۔

"اگر میں آپ کے گھر کے کسی فیصلے میں بول نہیں سکتی تو میں کیوں ہوں آپ کے ساتھ میں آج ہی آپ کا گھر چھوڑ کر اپنے بھانجے کے ساتھ جا رہی ہوں " ھدی کی پھپھی نے آخری پینترا آزمایا جبکہ ان کی اس بات سے بلال ملک کے چہرے پر ناگواری در ائی ۔

"ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی " ھدی کے چچا نے فرصت سے کہا سب دنگ رہ گئے ھدی پریشان ہوئی ۔

"چلو بلال " ھدی کی پھپھی غصے سے بولی ھدی انھیں روکنے کے لیے
ولید کو سامنے سے ہٹاتی آگے بڑھتی کہ اس کے چچا نے اسے روک لیا
ھدی بے بس رہ گئی ۔

"نہیں آنی میں آپ کو نہیں لے جا سکتا اپنے ساتھ آپ اپنے گھر میں
رہے اور ھدی واحد لڑکی نہیں ہے دنیا کی مجھے اس سے بھی زیادہ اچھی
مل جائے گی " بلال نے اپنا ہاتھ چھڑواتے بس اتنا کہا اور وہاں سے
چلتا بنا چچا نے استھزایہ مسکراتے پھپھی کو دیکھا جو سر جھکائے رہ گئیں
۔

"چلنا چاہتی ہو تو چلو ساتھ میرے اور اگر نہیں تو جہاں مرضی جاؤ" ھدی کے چچا چچی سے بولے اور ھدی کے سر پر ہاتھ رکھتے آگے بڑھ گئے چچی بھی خاموشی سے ان کے ساتھ چل پڑی دادی نے ان سے کہا کہ کچھ دنوں میں ہم ولید اور ھدی کا ولیمہ رکھے گے جس پر جدی کے چچا مسکراتے سب سے الوداعی کلمات ادا کر گئے سات دوستوں کی اس کہانی میں تین کپل بن چکے تھے عبداللہ اب بھی سنگل تھا۔

"ظفر مجھے تم سے مہرین کی رخصتی کو لے کر بات کرنی ہے" ارشد مئیو نے ولید کے گھر میں موقع دیکھتے ظفر صاحب سے بات کی ولید کی

دادی نے کھانے کا انتظام رکھا تھا سب لوگ کھانا کھا کر ابھی فارغ ہوئے تھے ۔

"ہاں بولو ارشد " ظفر صاحب بولے ۔

"میں چاہتا ہو جلد از جلد مہرین کی رخصتی کر دی جائے " ارشد میئو نے سنجیدگی سے کہا ۔

"لیکن جلدی کیوں ۔۔ اور زوہان کے والد اور والدہ بھی نہیں آئے ابھی تو" ظفر صاحب پریشان ہوئے تھے ۔

''وہ بھی اجائے گے تم رخصتی کی تیاری تو کرو اور وہ نہیں ہیں تو کیا ہوا میں تو ہوں میں نے ہی زوہان کو پالا ہے'' ارشد مئیو سنجیدگی سے بولے۔

''ارے میرا وہ مطلب نہیں تھا میں تو بس ویسے ہی کہ رہا تھا '' ظفر صاحب شرمندہ ہوئے البتہ سب ان کی باتیں غور سے سن رہے تھے
۔

''تو پھر رخصتی ڈن کرو '' ارشد مئیو نے کہا ظفر صاحب مسکرا دئیے تو حمدان کے والد نے بھی حصہ لیا۔

"کیوں نا ہم بھی علیشے کی رخصتی کر دے ویسے بھی ہمارے گھر ہی رہنا ہے بچی کو تو اتنی دیر کا جواز نہیں بنتا" حمدان کے والد نے علیشے کی والدہ اور اپنی بیگم سے کہا تو سب مسکرا دیئے البتہ حمدان کی والدہ کے تاثرات سپاٹ تھے ۔

"ارے بھئی یہ تو اچھا ہو جائے گا تینوں دوستوں کی شادی ایک ساتھ ہو جائے گی نکاح تو ہو ہی چکا ہے میں بھی ولید اور ھدی کے کچھ فنگشن کر لونگی " دادی بھی خوش ہوئیں تھیں ۔

"ہاں البتہ عبداللہ ابھی تک کنوارہ ہے" ظفر صاحب نے شاہ زیب صاحب کو شرم دلانے والے انداز میں کہا تھا۔

"اس کی ٹکر کی لڑکی ڈھونڈ دو میں آج ہی شادی کروا دیتا ہوں لیکن کسی معصوم لڑکی کو تو پھسنے نہیں دوں گا اس گدھے کے چنگل میں " شاہ زیب صاحب ظفر صاحب کی بات سنتے انھیں گھورتے ہوئے بولے تھے سب قہقہہ لگا اٹھے جبکہ ولید زوہان اور حمدان کا تو بس نا چلا وہ لوگ آسمان میں جا کر بھنگڑا کر دے تو عبداللہ اپنے موبائل میں گیم کھیلنے میں مگن تھا اب تک اس کے کانوں سے یہ باتیں نہیں ٹکرائی ورنہ عبداللہ میاں اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے چاہے سامنے اس کا باپ ہی کیوں نا کھڑا ہو۔

دن اپنی رفتار پکڑ کر اڑ رہے تھے یونیورسٹی میں جہاں لاسٹ سمیسٹر کے میڈ چل رہے تھے وہی پر عبداللہ کی شرارتیں عروج پر تھیں تو ولید اور ھدی ابھی علیحدہ کمروں میں رہ رہے تھے کیونکہ ان کے میڈ کے بعد ان کی شادی کے فنگشن شروع ہونے تھے جس کے بعد انھیں ہمیشہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ رہنا تھا تو زوہان اور مہرین بھی اپنی پڑھائی میں مصروف تھے زوہان اور ولید دونوں ہی اپنی اپنی بیویوں سے بات کرنے کی کوشش کرتے لیکن وہ بہانا بنا کر بھاگ جاتیں ان کی گھبراہٹیں ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں دوست بن کر وہ ان سے ہر بات

کر سکتی تھیں شرارتیں مستیاں سب لیکن اب تو بیویاں بن چکی تھیں کیسے ممکن تھا گھبراتی نا تو حمدان کا تو چل سین تھا وہ اب علیشے کو خود کے ساتھ کمفرٹیبل کرواتا کبھی کبھی بے باکی کی انتہا کر دیتا تھا اور پھر علیشے سرخ چہرہ لیے پورے گھر میں گھومتی رہتی تھی حمدان کی امی کا رویہ حمدان کے چہرے کی چمک کو دیکھتے علیشے کے ساتھ ہی نہیں زرتاج بیگم کے ساتھ بھی تبدیل ہوچکا تھا وہ ان کے ساتھ زیادہ گھل مل کر نہیں رہتی تھیں تو اب زیادہ طعنہ کشائی بھی نہیں کرتیں تھیں سب ہی اپنی اپنی زندگیوں میں بے حد خوش تھے حمدان ، زوہان ، ولید اور عبداللہ نے مل کر اپنے والدین کے سرمائے پر کار ہیوی بائیکس کا ایک شو روم کھولا تھا جس کا پلان وہ ایک سال سے کر رہے تھے ان چاروں کو گاڑیوں کے معاملے میں بہت انفارمیشن تھیں اور دلچسپی بھی

تو بس اس کو ہی وہ اپنے فیوچر بنانا چاہتے تھے میڈ کے شروع میں ہی شو روم کا افتتاح کر دیا گیا تھا ان چاروں نے دو دو کر کے اپنے کام کا وقت مقرر کر لیا تھا وہ چاروں بہت محنت سے اپنے کام میں مگن تھے آخر اب آنے والی زندگیوں میں ان کی زمہ داری بڑھنے والی تھیں تو وقت پر اپنے پیروں پر کھڑا ہونا بے حد ضروری تھا اور زندگی اسی رفتار سے کراچی کی سڑکوں پر دوڑ رہی تھی اور پھر وہ دن آیا جب میڈ ختم ہو چکے تھے ۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے یہ اعمال نامہ ختم ہوا " عبداللہ یونی کے گارڈن میں گھاس پر دونوں پیر پھیلا کر بیٹھتا گویا ہوا ولید حمدان زوہان علیشے مہرین اور ھدی نے اسے کن انکھیوں سے دیکھا ۔

"ہاں جسے تم نے ارحم سے نقل کرتے لکھا ہے " ھدی نے منہ بنا کر کہا عبداللہ جو سکون کی سانس بھر رہا تھا اس کا سکون غارت ہوا ۔

"شرم نہیں آتی مجھ پر الزام لگاتے ہوئے میں ایک وفادار سٹوڈینٹ ہو تم میری قدر نہیں کر سکتی تو جلو مت مجھ سے سمجھی " عبداللہ کے منہ کے زاویے بگڑے تھے ۔

"تم سے جلنے سے اچھا میں تمہارا گلا دبا دوں " ھدی نے عبداللہ کا مزاق اڑانے والے انداز میں کہا ۔

"مجھے پتا ہے تم مجھ سے پیار کرتی ہو لیکن تمہاری شادی کسی سے ہوگئی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم مجھے برا بھلا بولو گی" عبداللہ نے آنکھیں ٹپٹپا کر تحمل سے کام لیا ھدی کو آگ لگی جبکہ ولید نے عبداللہ کو گھورا تو زوہان مہرین علیشے حمدان لوٹ پوٹ ہوئے تھے ۔

"ولید دیکھ رہے ہو تم اسے یہ الزام لگا رہا ہے مجھ پر" ھدی چیخی تھی ۔

"شپاٹر" ولید نے عبداللہ کو تنبیہ کی ۔

"چپ کرو تم تو --کیا شپاٹر شپاٹر لگا رکھا ہے تمہاری شادی میں نے کروائی اس بھگوڑے عاشق کی شادی میں نے کروائی اور اس غازی کی --" عبداللہ کو غصہ آیا ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھتے وہ سب کو گھورتا بولنے لگا سارے دوست منگل تھے اور ہمارا عبداللہ سنگل جو کہ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا جبکہ علیشے کے تو مانو کاٹو تو خون نا بچے عبداللہ نے اس کے غازی کو غازی جو کہ دیا تھا۔

"غازی یہ تمہیں غازی بول رہا ہے اس کو بول دوں غازی صرف میں بول سکتی ہو تمہیں اور کوئی نہیں" علیشے حمدان کی طرف تنبیہ کرتی

چیخی تھی حمدان نے عبداللہ کو التجایہ نظروں سے دیکھا کیونکہ غصہ تو وہ ولید کا بھی برداشت کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

"کیوں کہا لکھا ہے بھوتنی نمبر دو" عبداللہ محفوظ ہوا تھا۔

"غازی اسے بھی سمجھا دو یہ تمہارا تیسری محبت ہے پہلی آج بھی میں ہوں" عبداللہ بھی علیشے کے انداز میں بولا ولید ھدی مہرین اور زوہان کی ہنسی چھوٹ گئی جبکہ علیشے کا پارہ ہائی ہوا جبکہ حمدان نے سر ہاتھوں میں گرایا۔

"کیا مطلب " علیشے کو صدمہ ہوا ۔

"دوسری کون ہے ؟" ھدی اور مہرین کو تجسس ہوا ۔

"پہلی میں دوسری ہیوی بائیک اور تیسری یہ ڈبل بیڑی بھوتنی " عبداللہ نے مسکراتے کہا اور علیشے کو دیکھ منہ چڑا گیا ۔

"غازی اسے کہو مجھے ڈبل بیڑی صرف تم کہ سکتے ہو " علیشے کا غصہ عنود ہوا ۔

"یار تمہارے منہ میں اتنی لمبی زبان ہے تو بار بار غازی کو کیوں پریشان کر رہی ہو" عبداللہ نے افسوس سے کہا ۔

"میں تمہاری آج جان لے لونگی عبداللہ کے بچے" علیشے اپنی جگہ سے اٹھتی عبداللہ کی سمت بھاری بھرکم رجسٹر لیے بھاگی عبداللہ نے الٹے پاؤں لیے ۔

"شادی تو ہونے دوں بھوتنی نمبر دو بچے بھی تب ہی تو پیدا ہونگے" عبداللہ قہقہہ لگاتا بولا تھا ۔

"مسز نالائق آپ یہ کیا کرتی پھر رہی ہیں یہ یونیورسٹی ہے یا کوئی جھگڑالو کیمپ" علیشے عبداللہ کے پیچھے بھاگتی ہوئی سر نیازی سے ٹکرائی تھی ۔

"سو ۔۔سوری سر وہ عبداللہ " علیشے سنبھلتی روہانسی ہوئی سر نے علیشے کی بات سنتے گردن گھما کر پیچھے دیکھا جہاں کچھ فاصلے پر عبداللہ معصومیت سے کھڑا سر کو ہی دیکھ رہا تھا ۔

"عبداللہ " سر نے عبداللہ کو اپنے پاس آنے کا اشارہ دیا ۔

"جی سر " عبداللہ شریفانہ انداز میں گویا ہوا جبکہ عبداللہ کی شرافت دیکھ علیشے کلس کر رہ گئی ۔

"کیا کیا ہے آپ نے مسز نالائق کیوں آپ کے پیچھے کیوں پڑی ہیں " سر نیازی نے استفسار کرتے اپنے چشمے ناک پر سیٹ کیے ۔

"سر میں نے آج کا پیپر مسز نالائق کو نہیں بتایا بس اس لیے " عبداللہ نے معصومیت سے کہا علیشے کا منہ کھل گیا ۔

"آپ کو آتا تھا آج کا پیپر؟" سر نیازی کو عبداللہ کی بات پر ردی برابر بھی یقین نا تھا عبداللہ نے منہ بنایا جبکہ علیشے کو مزہ آیا۔

"الحمداللہ سر" عبداللہ نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے سٹائل سے کہا۔

"بہانا وہ بنائے جو آپ پر سوٹ کرے عبداللہ" سر نیازی نے کہتے سر جھٹکا جبکہ علیشے کے دل میں جلتی آگ پر جیسے پھوار پڑی۔

"چہ چہ عبداللہ کی نالائقی سے تو پوری یونیورسٹی واقف ہے" علیشے نے سر نیازی کے جاتے ہنستے ہوئے عبداللہ کا مزاق بنایا۔

''ہاں لیکن نالائق ہونے کا خطاب تمہیں حاصل ہے مسسز نالائق --
ہائے میرا بیچارہ غازی خود بھی نالائق بیوی بھی نالائق ملی '' عبداللہ کسی
کے دل پر ٹھنڈ پڑنے دے ناممکن وہ علیشے کو آگ لگاتا پھر ساری
توپوں کا رخ اپنی سمت کر گیا علیشے پھر چیختی اس کے پیچھے بھاگی
عبداللہ آگے آگے علیشے پیچھے پیچھے -

کل مڈ ختم ہوئے تھے تو آج مایوں کا چھوٹا سا فنکشن رکھا گیا تھا سوسائٹی
میں حمدان علیشے زوہان مہرین اور ولید ھدی ان کا مایوں فنکشن تھا جو
کہ ولید کے بنگلے میں رکھا گیا تھا اسی طرح مہندی کا فنکشن حیات ہاؤس
میں ہونا تھا اور پھر بارات اور ولیمہ ہال میں رکھا گیا تھا تینوں دوستوں کا

، لڑکی والوں کو وہ لوگ ان چھوٹے چھوٹے فنکشن کے لیے پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے اس لیے علیشے ھدی اور مہرین تینوں کے گھر والوں کو صرف بارات کا انتظام کرنے کے لیے کہا تھا علیشے کی تو بارات اور ولیمہ دونوں کا انتظام ہی ایک ہی گھر سے ہونا تھا تو ھدی کے چچا نے ھدی کو گھر لے جانے کا کہا تھا چچی کو وہ سیدھا کر چکے تھے وہ چاہتے تھے جتنی بھی جمع پونجی ہے اس سے ھدی کا فرض اچھے سے ادا کر دے لیکن دادی اور ولید نہیں مانے تھے انھوں نے کہا تھا اب ھدی ہماری زمہ داری ہے اور ھدی کے بنا ہمارے گھر میں رونق نہیں رہے گی ھدی کے چچا خاموش ہو گئے لیکن ان کے دل میں بے تحاشہ سکون تھا ان کی ھدی کو اللہ نے بہت اچھے سسرال سے نوازا تھا ۔

مایوں کا فنکشن عروج پر تھا لڑکے سفید رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس تھے چاہے وہ بوڑھے ہو جوان ہو یا بچے جبکہ لڑکیاں پہلے سوٹ میں گلابی یا ملٹی رنگ کے ڈوپٹے میں یہاں تک کے دادی بھی بہت خوبصورتی سے فنکشن کو ڈیکوریٹ کروایا گیا تھا بڑا سا اسٹیج تھا جس پر تین جھولے اور ان کے اعتراف دو لڑکی کی پرانے طرز کی خوبصورت سی کرسیاں تھیں جھولے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا خانزادہ ہاؤس نے انتظام میں کسی قسم کی کوئی بھی کمی نہیں چھوڑی تھی اتنے میں ہی فنگشن شروع ہوا پھولوں کی چادر کے نیچے تینوں دلھنوں کو لایا گیا جو خود پیلے رنگ کے عروسی جوڑے میں سرخ رنگ کے دوپٹوں میں ملبوس پھولوں کی جیولری پہنے بنا میک اور صرف گہری گلابی لپ اسٹک میں

بے حد خوبصورت لگ رہی تھیں حمدان زوہان اور ولید جنھوں نے سفید شلوار قمیض پر سرخ رنگ کا واسکٹ پہنا تھا بے حد وجیہہ لگ رہے تھے مگر اپنی مایوں کی دلہنوں کے سامنے تو وہ بھی خاک تھے دلہنوں کے بیٹھتے ہی انھیں بھی اپنی اپنی مایوں کی دلہن کے ساتھ بیٹھایا گیا اور بس فنکشن شروع ہی ہونے والا تھا جب عبداللہ منہ کھولے سفید شلوار قمیض پر سبز واسکٹ پہنے بلکل دیسی ہینڈسم منڈا بنے داخل ہوا عبداللہ کا منہ حیرت سے کھل گیا اس کے بغیر وہ لوگ فنکشن شروع کرنے والے تھے۔

"میں یہاں موجود نہیں اور آپ لوگوں نے میرے بغیر فنکشن شروع کر لیا ؟" عبداللہ سب کو گھورتا ہوا بولا وہ اس وقت اسٹیج کے سامنے کھڑا

تھا سب نے حیرت سے عبداللہ کی بات سنی پھر سب ہی آنکھیں گھما گئے ۔

"کس نے بولا تھا دیر سے آنے کو نواب صاحب " شاہ زیب صاحب نے عبداللہ کو ڈپٹا ۔

"میں تیار ہو رہا تھا بابا" عبداللہ نے وضاحت کی ۔

"فنکشن ختم ہونے کے بعد آجاتے اور اچھے سے تیار ہو کر " دادی نے بھی کہا عبداللہ نے غصے سے ناک سکوڑی ۔

''اور تم لوگ بغیرتوں -- یہ تو میرے سگے نہیں تم تو میرے دوست تھے تم لوگوں نے بھی میرا انتظار نہیں کیا'' عبداللہ حمدان زوہان اور ولید سے بولا جو بھری محفل میں خود کے لیے بغیرت لفظ سنتے تلملا گئے تھے تو سگے والی بات پر تمام بڑوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

''ہاں تم آسمان سے ٹپکے تھے نا'' شاہ زیب صاحب بیٹے کی بات سنتے گھور کر بولے ارشد میئو نے ان کا کندھا سہلاتے حوصلہ دیا۔

''میرے جیسی نیک روحیں آسمان سے ہی اترتی ہیں '' عبداللہ دوبدوک بولا تھا۔

"بکواس نا کر یہی مار مار کر منہ لال کر دو گا نالائق" شاہ زیب صاحب غصے سے بولے تھے عبداللہ نے منہ پھولایا اور واپس ان تینوں دوستوں کو گھورنے لگا جنھوں نے سرعت سے روخ پھیرا تھا عبداللہ تو ان کے گرگٹ کی طرح بدلتے رنگ کو دیکھ کر ہی رہ گیا ان کا بس نا چل رہا تھا اپنی اپنی دلہنوں کو گھنٹوں بیٹھ کر فرصت سے دیکھے عبداللہ منہ پھولا کر ایک ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

رسمیں شروع ہوئیں ختم بھی لیکن عبداللہ اپنی جگہ سے ڈس سے مس نا ہوا وہ اپنے فون میں لگا رہا صرف عبداللہ ہی رہ گیا تھا جسے رسم کرنی تھی سب لوگوں نے اسے گھورا لیکن وہ اپنے موبائل میں مگن تھا شاہ

زیب صاحب کے گھورنے پر جوتا اتارنے کا اشارہ کرنے پر وہ منہ بناتا پیر پٹخ کر اسٹیج کی سمت بڑھا تھا۔

عبداللہ سب سے پہلے حمدان اور علیشے کے پاس گیا تھا حمدان بے حد خوش تھا جبکہ علیشے شرما رہی تھی حمدان کی کسی بات پر عبداللہ ان دونوں کو دیکھ کلستا رہ گیا پھر عبداللہ نے حمدان کو جگہ سے اٹھایا اور خود علیشے کے برابر میں بیٹھ گیا حمدان کو سائیڈ پر رکھی کرسی پر بازو سے پکڑ کر دھکا دے گیا حمدان جو کہ صدمے میں تھا دھپ سے گرا کرسی پر۔

"عبداللہ" شاہ زیب صاحب نے دانت پیسے تھے عبداللہ نے انھیں ائیبرو ریز کرتے دیکھا تھا۔

"اگر آپ لوگ چاہتے ہیں میں رسم نا کرو تو بتا دے میں کسی فنکشن میں شرکت نہیں کرو گا" عبداللہ بے حد سنجیدگی سے بولا تھا حمدان کے والد نے شاہ زیب صاحب کو روکا عبداللہ شرارتی تھا حمدان کے والد کو بہت پسند تھا۔

"بچہ ہے چھوڑو یار" حمدان کے والد نے کہا۔

"ہمم --۔ آج شادی کرو تو کل باپ بن جائے یہ بچہ ہے ؟" شاہ زیب صاحب تو تنگ آگئے تھے بے حد غصے سے بولے جبکہ ان کی بات پر خواتین کے چہرے سرخ ہوئے تھے تو مرد حضرات سٹپٹائے تھے جبکہ عبداللہ اپنے باپ کو تپا کر محفوظ ہوتا آنکھیں ٹپٹپا کر معصوم بنتا اپنی شریر مسکراہٹ روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا ۔

"شاہ زیب یار " ظفر صاحب نے گلا کھنکارتے شاہ زیب صاحب کو سب کی موجودگی کا احساس دلایا جو شرمندہ ہوتے عبداللہ کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے سوری بول کر اسٹیج سے اترے تھے ۔

"تمہیں شرم تو نہیں آتی ہے نا ڈبل بیڑی اتنی موٹی ہو اور پھر بھی اتنے شوق سے گلاب جامن کھا رہی ہو" عبداللہ نے مسکراتے علیشے سے کہا علیشے کا چہرہ غصے کی زیادتی سے سرخ ہوا جبکہ حمدان نے بھی عبداللہ کو گھورا ۔

"اس وقت میں دلہن بنی ہوئی ہو ورنہ میں تمہارا وہ حشر کرو کہ تمہیں تمہاری نانی یاد اجائے" علیشے دانت پیس کر بولی تھی ۔

"ہنننہ ۔۔ خود کو سنبھال لے پہلے گیندے کا پھول" عبداللہ نے علیشے کو آگ لگاتے کہا ۔

"غازی میرے ہاتھوں پر مہندی لگنے سے پہلے اس کا خون لگ جائے گا اگر تم نہیں چاہتے کہ ہماری شادی برباد نا ہو تو اس شیطان کو اٹھا دو یہاں سے ورنہ میں آج کچھ کر گزرو گی" علیشے پھولی سانسوں کے درمیان حمدان سے مدھم آواز میں غرائی تھی حمدان نے عبداللہ کو گھورا تھا جو اب مزے سے برفی کھا رہا تھا۔

"یہ لے میری جان تو بھی کھا نظر تو نا لگا مجھے" عبداللہ حمدان کی نظروں کو خود پر محسوس کرتا منہ بنا کر بولا تھا اور حمدان کے منہ میں زبردستی برفی ڈال گیا اور پھر حمدان کی جگہ سے اٹھا تھا لیکن جیسے یاد آیا رسم میں پیو سے بھی تو دینے ہیں پھر کیا تھا عبداللہ نے جیب میں ہاتھ ڈالا والٹ نکالا لیکن حمدان اور علیشے کو دینے کے لیے اس کے پاس

پیسے ہی نا تھے ہاں یہ بات الگ تھی اس کے والٹ میں پانچ ہزار ایک ہزار اور صرف پانچ سو کے نوٹ تھے لیکن حمدان اور علیشے کے لیے پیسے نا تھے کیونکہ وہ ان دونوں کو دینے کے لیے سکے ڈھونڈ رہا تھا وہ جیسے ہار کر والٹ واپس رکھ کر زوہان کی سمت قدم بڑھا گیا شاہ زیب صاحب جو یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے ان کا بس نا چلا عبداللہ کا مار مار کر قیمہ بنا دے وہ ان کی عزت کا جنازہ نکال رہا تھا۔

"پیسے تو دے انھیں" شاہ زیب صاحب ضبط کرتے بولے عبداللہ جو کہ اب زوہان کی سمت قدم بڑھا رہا تھا ان کی بات پر رکا شاہ زیب صاحب کو دیکھا پھر حمدان اور علیشے کو جو اب ایک دوسرے کے ساتھ

بیٹھے تھے ان کو دیکھا اور پھر عبداللہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنس دیا اور سب لوگ منہ کھولے عبداللہ کو دیکھ رہے تھے ۔

"پاگل ہو گیا ہے کیا یہ ؟" حاشر نے ارحم کے کان میں کہا جو خود کندھے اچکا گیا ۔

"جوک سنایا ہے " شاہ زیب صاحب غرائے تھے ۔

"حیات صاحب میرا باپ گنجو کا رشتہ دار نہیں جس کے پاس حرام کے پیسے ہونگے ان کمینوں پر لٹانے کے لیے ۔۔ ہاں سکّوں کی بات ہوتی

تو الگ بات تھی فی الحال میرے پاس سکے نہیں کسی کے پاس ہیں تو مجھے دے دیں میں اس کے مرنے کے بعد لوٹا دو گا " عبداللہ نے باپ کو بھی آڑے ہاتھوں لیتے کہا شاہ زیبؑ صاحب غصے سے اس کی سمت بڑھے تھے ارشد مئیو نے مشکل سے شاہ زیب صاحب کو قابو کیا ۔

"ارشد اسے کہو میرے سامنے سے چلا جائے میں اس کا گلا دبا دوں گا " شاہ زیب صاحب پھنکارے تھے ۔

"اور میں تو ارشد مئیو کی محبوبہ کو نا جو ان کی ہر بات مانے گی ہنننہ --

سدا کے کنوارے ، ماموں بھانجے ناکام عاشق " عبداللہ پہلا جملہ با آواز

بلند کہتے آخری بڑبڑایا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ بھری جوانی میں اس کا باپ اپنے رقیب کے ساتھ مل کر اسے زندہ دفنا دے ۔

"اولڈ مین بی پی شوٹ ہو جائے گا ۔۔ ریلیکس " عبداللہ نے سر جھٹکتے کہا تھا اور زوہان کی سمت قدم بڑھائے تھے جبکہ زوہان حمدان کو دیکھ سبق سیکھ چکا تھا وہ اپنی جگہ سے نا اٹھا عبداللہ مسکرایا اور مہرین کی سمت آگیا اور اس بھوتنی نمبر تین کو بازو سے پکڑ کر کرسی پر دھپ سے بٹھایا زوہان نے عبداللہ کو گھورا جو اگنور کرتا اس کے برابر میں بیٹھا عبداللہ سب کو سلگاتا شان بے نیازی سے رسم کرنے لگا ۔

"ویسے بھوتنی نمبر تین تم نے کوشش بہت اچھی کی ہے " عبداللہ نے مہرین کو مٹھائی کھلاتے سنجیدگی سے کہا مہرین نے عبداللہ کو کنفیوز ہوتے دیکھا۔

"کس چیز کی ؟" مہرین نے استفسار کیا زوہان بھی عبداللہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"میرے حسن کا مقابلہ کرنے کی ۔۔ مگر کیا ہے میں خوبصورتی کی اعلیٰ مثال ہو اور تم میرے ناخن کے برابر بھی نہیں" عبداللہ نے کہتے زوہان کے کھلے ہوئے منہ میں گلاب جامن پورا ڈالا زوہان نیچے منہ

کیے کھانستا ہی رہ گیا تو عبداللہ اپنی جگہ سے اٹھا مہرین نے دانت پیسے تھے۔

"میرے پاس سکے نہیں!" شاہ زیب صاحب جو عبداللہ کو ہی گھور رہے تھے عبداللہ کی نظر ان پر پڑی وہ جتا کر بولا تھا اور ولید اور ھدی کی سمت بڑھ گیا ولید اور ھدی نے زوہان مہرین حمدان علیشے کے ساتھ ہوئی حرکت دیکھتے اپنی سیٹ مضبوطی سے سنبھالی تھی عبداللہ نے مسکراتے آئیبرو ریز کی اور پھر ولید کی گود میں جا کر بیٹھ گیا ولید عبداللہ کی حرکت پر قہقہہ لگا اٹھا تو ھدی نے منہ بنایا عبداللہ ولید کی گود میں ہی بیٹھے ساری رسومات ادا کرنے لگا تھا۔

''ولید تیری بیوی پیاری لگ رہی ہے'' عبداللہ نے کہا وہ رسم کر چکا تھا ھدی کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہوا جبکہ ولید بھی حیران ہوا تھا یہ پہلی تعریف تھی جو عبداللہ نے کسی کی کی تھی ۔

''ہاں بہت '' ولید ھدی کو محبت بھری نظروں سے دیکھتا بولا ۔

''مجھے کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ پرستان کی پری ہے '' عبداللہ نے مزید کہا ولید نے سر اثبات میں ہلایا ۔

''شکریہ عبداللہ'' ھدی شرمائی تھی ۔

''کوئی بات نہیں بھوتنیوں کے پرستان کی پیاری سی مگر خوفناک بھوتنی
'' عبداللہ مزہ سے بولا تھا ھدی کا چہرہ سپاٹ ہوا عبداللہ ولید کی گود سے
کھڑا ہوتا اسٹیج سے اترنے لگا ۔

''میرے پاس سکے ۔۔'' عبداللہ ابھی کہ ہی رہا تھا جب ارحم ، حاشر اور
ان کی پوری کلاس جو ان کی مایوں میں شرکت کر رہی تھی سب نے
یک زبان کہا ۔

''ہاں پتا ہے نہیں ہیں '' سب نے کہا عبداللہ نے کندھے اچکاتے
شاہ زیب صاحب کو دیکھا جو کلستے رہ گئے تھے ۔

''ہمیں تو ڈانس بھی کرنا تھا نا'' ارحم نے عبداللہ سے کہا۔

''تیری محبوبہ کی شادی ہے ؟ ڈانس کرے گا'' عبداللہ نے ارحم کو ڈپٹتے کہا اس کا منہ بن گیا ۔

''یہ صرف ٹریلر ہے اگر پھر کوئی رسم میرے بغیر شروع کی نا تو عبداللہ کے عتاب سے تم لوگوں کو کوئی نہیں بچا سکتا'' عبداللہ نے سب کو دیکھتے اپنی ایک سیلفی لی اس کا موڈ بہت خراب ہو چکا تھا اس لیے وہ اپنے تمام پلان کو ترک کرتا کھانے کی سمت بڑھا تھا کیا کچھ نہیں سوچا تھا عبداللہ نے اپنی پوری کلاس کے ساتھ مل کر ڈانس پرفارمینس

کرے گا لیکن نہیں وہ دو گھنٹے لیٹ کیا ہوگیا ان لوگوں نے تو اس کے بغیر ہی فنکشن شروع کر دیا پھر عبداللہ کو کیا پڑی تھی اپنے پیروں کو تھکائے اور دانت دیکھائے وہ بھی سب کو جلتا کلستا چھوڑ اپنا پیٹ بھرنے لگا۔

"میری ڈبل بیٹری میری جان میری ہوئی بیوی میری بات تو سن لو۔۔"

یہ حمدان صاحب تھے جو علیشے کے دروازے کے باہر کھڑے دروازہ پیٹ رہے تھے اور میڈیم منہ پھلائے اپنا ڈریس چینج کر رہی تھی علیشے عبداللہ کی وجہ سے بے حد غصے میں تھی کیونکہ عبداللہ کے منہ پھولا کر جانے کے بعد حمدان ولید اور زوہان تینوں ہی فنکشن چھوڑے بنا کچھ کھائے پیے اور اپنی اپنی دلہنوں کے ساتھ کپل فوٹو شوٹ کیے بنا ہی

اپنے دوست کو منانے کے لیے نکل گئے تھے جو فنکشن سے پیٹ بھر کر کھانا کھا کر نکلا تھا اور ان تینوں کو دیکھتے ان کے منہ پر دروازہ بند کر گیا تھا اور وہ تینوں بیچارے آوازے لگاتے رہ گئے وہ نہیں مانا کیونکہ عبداللہ میاں ٹک ٹاک بنانے میں بزی تھے اور وہ اپنی توہین اتنی جلدی نہیں بھولنا چاہتے تھے اس لیے بس "بدو بدی گانے پر" غم میں دانت دیکھاتے ڈانس کر رہے تھے عبداللہ شاہ زیب حیات صاحب --!

پھر کیا تھا وہ تینوں واپس لوٹے تو فوٹو گرافر جا چکا تھا اور مہرین علیشے ھدی نے تینوں کو خونخوار نظروں سے گھورتے اپنے اپنے گھروں اور کمرے کا رخ کیا تھا اور وہ تینوں اب انھیں منانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے -

''نہیں کھولو گی غازی جاؤ جا کر اپنے اسی دوست کے گھٹنوں سے لگ کر بیٹھ جاؤ '' علیشے کی غصہ میں ڈوبی آواز حمدان کو سنائی حمدان نے بالوں میں ہاتھ پھیرا ۔

''یار تم ایسا کرو گی میرے ساتھ اب'' حمدان نے بے چارگی سے کہا شاید علیشےاس پر ترس کھا لے ۔

''ہاں '' علیشے کی غراہٹ میں ڈوبی آواز گونجی حمدان دروازے سے سر ٹکا گیا ۔

"ھدی میری جان میری بات تو سن لو یار" یہ ولید صاحب تھے جو ھدی کے کمرے کے دروازے کے باہر منہ لٹا کر ھدی کو پکار رہے تھے ۔

"تمہاری جان وہ عبداللہ ہے ولید اسے ہی جا کر سناؤ مجھے نہیں سنی تمہاری کوئی بات " ھدی کی بھیگی آواز ولید کو سنائی دی اس کا دل ڈوبا ھدی رو رہی تھی ۔

"یار رو تو نہیں میری جان " ولید نے محبت سے ھدی کو پکارا ھدی کے ہاتھ ٹھرے وہ تو لینس اتار رہی تھی اور آنکھوں میں جلن ہونے کے باعث خود با خود آنسو نکل رہے تھے فلو ہو گیا تھا ولید کو لگ رہا تھا وہ فوٹو شوٹ نا کروانے کی وجہ سے رو رہی ہے ھدی نے یک دم دروازہ

کھولا ولید کے دل کو سکون ہوا وہ اندر بڑھنے لگا کہ ھدی دروازے پر ہاتھ رکھے باہر آئی ۔

"تمہیں لگتا ہے میں عبداللہ کی وجہ سے رو گی ؟ ہنںہ تم اور تمہارا دوست جاؤ بھاڑ میں ۔۔ اور اگر آئندہ بھی فوٹو شوٹ کسی بھی فنکشن میں نا کروانا چاہو تو تمہاری مرضی میں خود اکیلی کروا لونگی ۔۔ ہنںںہ " ھدی نے چبا چبا کر کہتے ولید کے منہ پر دھاڑ سے دروازہ بند کیا ولید منہ بنا کر رہ گیا ۔

"میں پٹھان ہو اور یہ مجھ پر غصہ اتار رہی ہے " ولید کو برا گا وہ دروازے کو گھورتا ہوا بولا ۔

"شکر کر بیٹا یہ پٹھان خاندان کی نہیں ہے ورنہ ھدی کا غصہ تو کچھ نہیں جو پٹھانیوں میں ہوتا ہے" پاس سے گزرتی دادی نے ولید کو جتایا جو بیچارگی شکل بنا کر رہ گیا ۔

"کیا ہے ؟" مہرین نے جھنجھلاہٹ سے کال پک کرتے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا زوہان نے ناگواری سے فون دیکھا ۔

"بیس کال کر چکا ہو تمہیں اور یہ کال ریسیو کر کے تم مجھے غصہ دیکھا رہی ہو" زوہان نے دانت پیسے ۔

"ہمم ۔۔ احسان کیا ہے مجھ پر ؟ اگر تمہیں لگ رہا ہے یہ احسان کیا ہے تو مت کرو سمجھے ۔۔ ویسے بھی یہاں مجھے کال کر کے وقت ضائع مت کرو اپنے دوست کو مناؤ جا کر " مہرین کو نئے سرے سے غصّہ آیا زوہان کچھ کہتا کہ مہرین نے کال کاٹ دی زوہان موبائل دیکھاتا اپنا سر پیٹ گیا وہ تینوں بیچارے برے پھنسے تھے ۔

صبح کا وقت تھا حیات ہاؤس میں مہندی کی تیاریاں عروج پر چل رہی تھیں زوہان ولید اور حمدان دلہا ہوتے ہوئے بھی تیاریاں کر رہے تھے

جبکہ عبداللہ میاں ناشتہ کرتے سب کو مکمل اگنور کیے اپنے موبائل میں مصروف تھا تو ولید حمدان اور زوہان کو بھی وہ منہ نہیں لگا رہا تھا وہ تینوں کلستے کام کر رہے تھے بیویاں الگ ناراض تھی اور یہ کمینہ الگ بیچارے برے پھنسے تھے لوگوں کو شادی کے بعد تارے نظر آتے ہیں انھیں پہلے ہی نظر آرہے تھے کہ یک دم حیات ہاؤس کے گیٹ پر فائر ہوا عبداللہ کے منہ سے چائے کا فورا چھوٹا تو حمدان جو لکڑی کی سیڑھی پر کھڑا پھول والوں کے ساتھ دیواروں پر پھول کی لڑیاں اور لائیٹس لگا رہا تھا ایک دم لڑکھڑا کر گارڈن کی گھاس پر گرا تو ولید جس نے اسٹیج پر کھڑے ہوتے چھت پر بڑی لائیٹس چیک کرنی تھی اس کا ہاتھ بجلی کی تار پر تھا وہ بھی اپنی جگہ سے اچھلا اور ہاتھ سرکٹ پر گیا ولید کو جھٹکا لگا تو شاہ زیب صاحب ، ظفر صاحب اور حمدان کے والد

بھی گڑبڑاتے گیٹ کی سمت متوجہ ہوئے تو زوہان جو کچن میں مہمانوں کے لیے کچھ انتظامات چیک کرنے گیا تھا جھنجھلاتا باہر نکلا کیونکہ فائر کی آواز سے خان سامہ سے مصالے کے پیکٹ اچھل کر فرش پر گرے تھے ایک تو پھر صفائی کرنی پڑے گی دوسرا مصالے بھی بازار سے دوبارہ لانے پڑتے ۔

"کس کے باپ کی بارات نکل رہی ہے جو دن دوپہر گانا بجا رہا ہے "

زوہان کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے گیٹ کے سامنے لاؤنج پر کڑے تیوروں سے کھڑا ہوا تھا کہ سامنے اپنے ہی باپ کو دیکھ وہ ساکت ہوا ۔

"باپ کی تو نا بیٹا کی نکل ری ہے تب ہی تو باپ بارات لے کے بنا بلائے آیو ہے (باپ کی تو نہیں بیٹے کی نکل رہی ہے تب ہی باپ بنا بلائے آیا ہے)" زوہان کے والد صاحب نے سخت تیوروں سے گن پہلو میں گرائے زوہان کو گھورتے میواتی (مئیو کی زبان) ایسنٹ میں کہا ۔

"ابے کون بہن کا خثم ہے جو رشتہ دینے آیا ہے ؟" ارشد مئیو بھی اپنے کمرے سے سے جھنجھلاتے ہوئے باہر نکلے تھے ۔

"تیری بہن کا خثم ہے " زوہان کے والد مشتاق صاحب نے کہا ارشد مئیو نے بے ساختہ تھوک نگلا زوہان نے اور ارشد مئیو نے ایک

دوسرے کو دیکھا پھر مشتاق صاحب کو اور پھر ان کے ہاتھ میں موجود گن کو وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکراتے ادھر ادھر بھاگے ۔

''رک بھاگ کے کونسی ماں کے پاس جاؤ گا ادھر مرو خبیثوں (رکوں بھاگ کر کہاں جاؤ گے ادھر ہی رکو)'' مشتاق صاحب نے کہتے قدم آگے لیے ان کے پیچھے ان کی بیگم چادر سے اپنا منہ ڈھکے اندر داخل ہوئیں وہ مشتاق میٔو کو روکنے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن وہ تو کچھ سننے کے بھی روادار نا تھے ۔

''ماموں یہ آپ کی بہن کے شوہر کہاں سے ٹپک پڑے -- ماموں میں بنا شادی کے نہیں مرنا چاہتا آج تو میری مہندی ہے مہندی بھی نہیں

لگی میرے ہاتھوں میں" زوہان سرپٹ دوڑتا ارشد مئیو سے اونچی آواز میں گھبراتے ہوئے بولا عبداللہ ٹوسٹ چباتا "انٹرسٹنگ "کہتے پورے سین جو انجوائے کرنے لگا۔

"ماموں کے بھانجے اگر تیری وجہ سے میں لولا لنگڑا ہوا نا تو دیکھنا میں تیرے ہاتھوں میں نہیں وہاں وہاں مہندی لگاؤ گا جہاں تو سوچ بھی نہیں سکتا " ارشد مئیو غرائے تھے۔

"شادی کرے گو ؟ ہمارے بغیر ؟ دوسرے زات کی لڑکی سو ؟ تیری تو جنازو نا نکال دیو نا تو کہیو اور یوں ماموں! یا کی تو چمڑی نا ادھیڑ دی تو میرو نام بھی مشتاق مئیو نا (شادی کرے گا ؟ ہمارے بغیر ؟ دوسری

زات کی لڑکی سے ؟ تیرا تو جنازہ نا نکال دیا تو کہنا اور یہ ماموں اس کی چمڑی نا ادھیڑ دی تو میرا نام بھی مشتاق مئیو نہیں)" مشتاق مئیو دھاڑے تھے شاہ زیب صاحب ، ظفر صاحب ، حمدان کا والد زوہان ، حمدان اور ولید سارا تماشہ ہونکوں کی طرح دیکھ رہے تھے ۔

"بھائی میں نے نا کروائی یا کی شادی تیری قسم (بھائی میں نے نہیں کروائی اس کی شادی آپ کی قسم) " کون کہ سکتا تھا یہ ڈی ایس پی ارشد مئیو ہے جس کا دبدبا کراچی کی سینٹر جیل میں پولیس ٹیشن میں ہے اور وہ اپنے بہنوئی سے ڈرتا کسی مجرم یا چور کی طرح قسمیں کھا کھا کر اسے اپنی بے گناہی کا یقین دلا رہا ہے ۔

''دیکھ تیرو بھائی توئے بیوہ کرنو چاہ رو ہے (دیکھ تیرا بھائی تجھے بیوہ کرنا چاہ رہا ہے)'' مشتاق مئیو نے رک کر اپنی بیگم کو دیکھتے کہا جو بیچاری انھیں روکنے کے لیے ہلکان ہو رہی تھی ۔

''نہیں نہیں انکل یہ جھوٹ بول رہے ہیں ان کو پتا تھا زوہان کی شادی کا '' عبداللہ آنکھیں ٹپٹپا کر بولا ارشد مئیو کا دل کیا زندگی کی پہلی دفعہ کہ عبداللہ کا گلا دبا دے ۔

''بھائی صاحب نا یوں جھوٹ بول رو ہے (بھائی صاحب نہیں یہ جھوٹ بول رہا ہے)'' ارشد مئیو نے صفائی دینی چاہی ۔

"نا نا انکل میں سچ بول رو ہو (نہیں نہیں انکل میں سچ بول رہا ہوں)"

عبداللہ بھی میواتی میں بولا مشتاق مئیو نے اسے دیکھا ۔

"تو ہمارو مزاق اڑا رو ہا ؟ (تم ہمارا مزاق اڑا رہے ہو)" مشتاق صاحب

کو عبداللہ کا میواتی میں بات کرنا برا لگا عبداللہ نے پاوٹ بناتے منہ بنایا

۔

"نہیں انکل مجھے تو آپ کی زبان پسند آئی اسی لیے " عبداللہ نے کہا

مشتاق مئیو نے سر جھٹکا وہ آگے بڑھتے کے ان کی بیگم نے انھیں

معصومیت سے دیکھا وہ نا چاہتے ہوئے بھی رک گئے اور صوفے پر بیٹھ

کر زوہان جو دیکھتے بولے ۔

''تو شادی کرے گو ؟ کون ہے او گدھو ، الو کو پٹھوں جو تو لو اپنی بیٹی دے رو ہے ؟ (تو شادی کرے گا ؟ کون ہے وہ گدھا الو کا پٹھا جو تمہیں اپنی بیٹی دے گا ؟)'' مشتاق مئیو نے طنز کیا جبکہ ان کی میواتی زبان جو کچھ سب کو سمجھ آرہی تھی ظفر صاحب کو بھی یہ بات سمجھ آئی ان کے چودہ طبق روشن ہوئے تو ارشد مئیو شاہ زیب صاحب اور حمدان کے والد نے اپنی ہنسی چھپائی ظفر صاحب کا منہ کھل گیا زوہان نے شرمندگی سے ظفر صاحب کو دیکھتے اپنے خونخوار باپ کو دیکھا ۔

''بھائی صاحب میرا دوست ہے'' ارشد مئیو آگے ہوئے ۔

"ہاں او ہی (وہی) گدھو (گدھا)الو کا پٹھا" مشتاق مئیو نے آنکھیں گھماتے کہا جبکہ زوہان کی والدہ اس کے قریب ہوئی زوہان نے ماں کو سلام کرتے گلے لگایا وہ خوشی سے رو دی ۔

"میں ہو" ظفر صاحب غصے سے بولے جبکہ مشتاق مئیو نے انھیں سر تا پاؤں دیکھتے آنکھیں گھمائیں ظفر صاحب کلستے رہ گئے ۔

ارشد مئیو نے آگے بڑھتے تحمل سے زوہان کے نکاح کا پورا ماجرا سمجھایا مشتاق مئیو اور ان کی بیگم سر اثبات میں ہلا گئے زوہان مہرین کو پسند کرتا ہے یہ بات نہیں بتائی گئی تھی کیونکہ اگر یہ بات پتا چل جاتی

مشتاق مئیو اور ان کی اہلیہ شاید نکاح کے خلاف ہو جاتے وہ سنا تو ہو گا جس لڑکی لڑکے کو پسند آجائے وہ پھر پورے خاندان کو پسند نہیں آتی بس یہی بات تھی اور ان کے مئیو راجپوت خاندان میں تو زات کے باہر شادی کی ہی نہیں جاتی مصلحت کے ہاتھوں کی گئی شادی شاید قبول بھی کر لے مئیو مگر پسند کی شادی نا بھئی نا ۔۔ !

"ہم ٹھیک ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں اس شادی پر ہم خوشی اپنی بہو کو رخصت کروائے گے لیکن آئیندہ ہم سے کوئی بات چھپائی تو تم ماما بھانجے کو سیدھا جہنم پہنچا دے گے " مشتاق مئیو نے اردو میں کہا سب لوگ ان کے منہ سے اُردو سن کر جہاں حیران ہوئے وہی

زوہان اس کی والدہ اور ارشد میؤ نے تشکر کا سانس بھرا تو عبداللہ بد مزہ ہوا ۔

''انکل آپ کیسے میئو نکلے کوئی تماشہ نہیں کم سے کم ماما بھانجے کو ایک ایک فائر تو مارتے اور میواتی میں بات کرے نا اچھی لگتی آپ کے منہ سے '' عبداللہ جوس پیتا مزے سے بولا تھا جیسے ارشد اور زوہان میئو کو ٹوفی دلانے کی بات کر رہا ہوں دونوں نے بیک وقت عبداللہ کو گھورا تھا

۔

''میرے بڑے بھائی کے بیٹے نے کی تھی محبت کی شادی ذات کے باہر اکلوتا تھا بہت دفعہ اس بچے نے معافی مانگی لیکن بڑے بھائی

نے معاف نہیں کیا اپنی ذات کے غرور میں اسی اثناء میں بھابھی دنیا

سے چلی گئیں اور آج تک رو رہے ہیں میں نہیں چاہتا ہمارا بیٹا ہم

سے دور ہو ۔۔ اور تم دوست ہو یا دشمن فائر مار دوں اپنے سالے اور

بیٹے کو ؟ میں غصے میں تھا کیونکہ غصّہ بنتا تھا میرا اس لیے گولی چلا

کر غصہ اتار رہا تھا ورنہ میں نے اور زوہان کی ماں نے قصور سے نکلتے

ہی سوچ لیا تھا زوہان کی شادی تو ہو کر ہی رہے گی جہاں وہ چاہتا ہے

" مشتاق میئو نے کہتے عبداللہ کو ڈپٹا جو منہ بنا کر رہ گیا جبکہ سب کو

تسلی ہوئی اب سب نے مہندی کی تیاری کرنی تھی جبکہ زوہان کی والدہ

تو اپنی بہو سے ملنے کے لیے بے تاب تھیں ۔

مہندی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا جو کہ حیات ہاؤس میں منعقد تھا بہت خوبصورتی سے حیات ہاؤس کو سجایا گیا تھا ہر طرف روشنی اور پھولوں سے سجے اور لڑکیوں کی کھلکھلاہٹوں اور لڑکوں کے قہقھوں میں ڈوبی شام ماحول کو مزید چار چاند لگا گئی اسٹیج پر تینوں دلہے بلیک شلوار قمیض میں گرین ویلوٹ کی واسکٹ پہنے غضب ڈھا رہے تھے زوہان کے والدین کے ساتھ ان کے رشتے دار بھی آئے تھے جنہوں نے اپنی میواتی زبان سے سب کے دل جیت لیے تھے سب لوگ گھل مل کر خوشیاں بانٹ رہے تھے زوہان کے والدین بھی مہرین سے مل کر بے حد خوش تھے انھیں سانولی سی مگر بے حد خوبصورت پرکشش یہ لڑکی اپنے خوبرو بیٹے کے لیے بہا گئی تھی۔

''دلہنیں کہاں ہیں؟ '' ایک مہمان خاتون نے مہرین کی والدہ سے استفسار کیا۔

''جی آنے والی ہیں '' مہرین کی والدہ نے مسکراتے جواب دیا۔

''یار یہ میری ہیوی بیوی کیوں نہیں آئی اب تک کہیں شادی سے ہی انکار نا کر دے '' حمدان ولید کے صوفے پر آکر دھپ سے بیٹھتا پریشانی سے بولا تو زوہان بھی ولید کے پاس آیا۔

"مجھے بھی یہی ڈر ہے ابھی تو ابو کی گولی سے بچ گیا اگر مہرین نے شادی سے انکار کر دیا نا میرے باپ نے مجھے مردہ بنا دینا ہے" زوہان بھی بولا۔

"مجھے کیا سنا رہے ہو میری والی خود ناراض ہے یہ سب اس شپاٹر کی وجہ سے ہوا ہے ہماری زندگی کے اتنے خوبصورت دن اس نے تباہ کر دئے" ولید نے دانت پیستے کہا وہ تینوں اس وقت سخت پریشانی کا شکار تھے کہ اتنے میں اندھیرا ہوا اور ایک بڑی لائیٹ ایک سپوٹ پر روشن ہوئی جو حیات ہاؤس کے گیٹ پر ایک سائیکل رکشہ پر پڑی تھی جو پھولوں اور لائیٹوں سے سجایا گیا تھا اس سائیکل رکشہ کو چلانے والا عبداللہ تھا جو بلیک شلوار قمیض پر بلیک ہی واسکٹ میں جیل سے

سیٹ کیے بال اور آنکھوں پر چشمہ لگائے بے حد خوبصورت لگ رہا تھا

اور اس کے پیچھے رکشہ والی جگہ پر مہرین علیشے اور درمیان میں ھدی

بیٹھی تھی مہندی کی خوبصورت دلہنوں کی طرح سجی سنوری لیکن ان کی

خوبصورت آنکھیں بھی چشمے سے ڈھکیں تھیں اب دھیمے دھیمے میوزک

پلے ہو رہا تھا اور عبداللہ سائیکل چلاتا اندر داخل ہوا تھا ان کے اعتراف

اور پیچھے حاشر ارحم انس اور پوری کلاس تھی جو بہت دلفریبی سے چھکتے

ہوئے ڈانس کر رہے تھے عبداللہ اور دلہنوں کی ایسی دھماکے دار اینٹری

دیکھتے سب لوگ اپنی جگھوں سے اٹھے تھے یہاں تک کہ دلہے بھی جو

منہ کھولے عبداللہ کے ساتھ اپنی دلہنوں کو دیکھ رہے تھے ۔

عبداللہ سائیکل پر دونوں پیر ایک سمت کرتا چھلانگ لگا کر اترا اور علیشے کا ہاتھ تھام کر اسٹیج کے بلکل سامنے۔

علیشے کے ہاتھ میں عبداللہ کا ہاتھ دیکھ حمدان نے دانت پیسے تھے اس کے کانوں سے دھوئے نکلے تھے اس کی بیوی کو اس سے ناراض کروا کر خود ڈانس کر رہا تھا اس کے ساتھ حمدان نے مٹھیاں بھینچی حمزہ (مہرین کے بھائی) نے فورا حمدان کا لال چہرہ دیکھتے پانی لا کر دیا جو اس نے گڑا گٹ پیا

Surma Laa Ke Bethi

Gajra Pa Ke Bethi

عبداللہ اور علیشے ڈانس کر رہے تھے علیشے کے سٹیپس پورے ہوئے تو
عبداللہ دوبارا سائیکل کی سمت بڑھا تھا

Dukhray Pehle Aalay

Maghron La Ke Bethi

اب عبداللہ مہرین کا ہاتھ تھامے علیشے کی سمت بڑھا جہاں علیشے اور پوری کلاس گانے کے لرکس پر ڈانس کر رہے تھے اب باری مہرین کی عبداللہ کے ساتھ ڈانس کرنے کی تھی جسے دیکھ زوہان کے رشتہ دار ،ماموں اور والدین کا منہ کھل گیا ان کے ہاں لڑکیاں کا یہ سب کرنا مشکوک سمجھا جاتا تھا زوہان کا بس نا چلا عبداللہ کا جبڑہ توڑ دے جس سے ہنس ہنس کر وہ اس کی بیوی کے ساتھ ناچ رہا تھا زوہان نے حمدان کے منہ سے گلاس جھپٹتے منہ سے لگایا اس کا چہرہ بھی لال بھمبھو ہو چکا تھا۔

Mein Nazraan La Ke Bethi

عبداللہ نے ھدی کا ہاتھ تھامتے سائیکل رکشہ سے اتارا اب علیشے اور
مہرین سائیڈ پر تھیں عبداللہ اور ھدی بیچ میں تھے ڈانس کر رہے تھے
عبداللہ لڑکیوں والے سٹیپس کر رہا تھا عبداللہ ہی نہیں پوری کلاس وہی
سٹیپس کر رہی تھی ھدی کے سٹیپس پورے ہوتے ہی پورے فنکشن
میں سیٹیاں بجنا شروع ہوئیں تھیں

Mein Kaura Bol Na Bolaan

Mein Mitha Kha Ke Bethi

اب وہ چاروں مین لیڈ پر ڈانس کرتے سب کی داد وصول کر رہے تھے جبکہ زوہان حمدان اور ولید یہ سوچتے رہے کہ ان کے ساتھ یہ ہو کیا رہا ہے کل تک ان کا دوست اور بیویاں ایک دوسرے کی وجہ سے ان سے ناراض تھے اور اب ان کو بھاڑ میں ڈال کر ایک دوسرے کے ساتھ ڈانس کر رہے تھے ۔

Phullaan Wali Tokri Mein Rortee

Nikki Nikki Gallaan Nayyo Soch Dee

عبداللہ اب پھولوں کی ٹوکری پکڑے سارے پھول مہرین علیشے اور ھدی پر بکھیر رہا تھا اور وہ تینوں دلی خوشی سے ڈانس کر رہی تھیں

Rakh Di Aan Apne Hee Naaz Nakhre

Changi Palli Aan Mein Menu Lor Kee

وہ تینوں دلہنیں آگے بڑھتی گومی تھیں اپنے دلہوں کو دیکھ کر جیسے یہ گانا کی آڑ میں وہ ان پر طنز کر رہی تھیں! ان تینوں نے ایک دوسرے کو منہ کھولے دیکھا۔

Surmaan Je Ankhaan Te Hathaan Ch Mehndi

Mukhray Te Toye Vaikh Dil Mera Senti

Ajj Kittay Vaal Shaal Set Mein

Ajj Munda Chikna Te Dandy

عبداللہ اب ھدی کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالتا بہت ہی خوشی سے ھدی کے ساتھ کپل ڈانس کر رہا تھا جیسے مہندی ھدی اور عبداللہ کی ہے ولید غصے سے اسٹیج سے اترنے لگا کہ حمدان اور زوہان نے اسے روکا اتنے مہمان تھے تماشہ بن جانا تھا۔

Turna Waan Agraan Te Magraan Nu Chadd Ke

Ghat Ghat Hil Rae Ho Chachu Mein

Kya Wadh Ke

عبداللہ نے ھدی کو چھوڑے اب مہرین کے ہاتھوں کو تھامے اس کے ساتھ کپل ڈانس کرنے لگا زوہان کو آگ لگا گیا۔

Jithe Sohna Dil Bolay Chalein Jee

Khich Lavaan Naal Mein Taichi

اور اب باری تھی حمدان کی علیشے کی اور عبداللہ نے اس کے ساتھ بھی ڈانس کیا اور حمدان کے اشتعال میں اضافہ کیا۔

Vaajeyan Di Mitthi Mitthi Gallaan, I Like It

Heart On My Sleeve Jivein Chooriyan Kalaee Te

Suneya Ae Munda

Nikka Twada Tanga

Changa Fir Koye Luddi Shuddi Paiay

Check Kero Dil Walay Araye Ne Dhak

Dhak Sajj Ke

Akhyaan Milaande Ne Daan Baan Nai Takde

Kal Dee Mein Chad Ditti Kal Te Te Baqaya

اوجی جان دتا ہنس کے O Jee Jaan Ditta Hans Ke

عبداللہ نے اب ان تینوں کو پیچھے کرتے خود مین لیڈ لیتے اپنی کلاس کے لڑکوں کے ساتھ مل کر دلہنوں کی سمت اشارہ کرتے گانے پر ڈانس سٹیپس کیے حمدان زوہان اور ولید کے غصے کو جھاگ کی طرح بیٹھا دیا ہ تینوں مسکرا دیئے جبکہ عبداللہ نے تینوں کو دیکھتے فلائینگ کس کی پورے فنکشن میں عبداللہ کی اس حرکت پر قہقہے گونجے تھے حمدان زوہان ولید مسکرا دے اور اسٹیج سے کودے تھے اور عبداللہ پر جھپٹے تھے وہ تینوں ایک ساتھ عبداللہ کے گلے لگے تھے عبداللہ مسکرا دیا

Nazar Teri Saja Dun

Jalwon Pe Tere Mein Luta Hoon

Qasam Teri Fidaa Hoon

عبداللہ پیچھے ہوتا ھدی کو لیے ولید کے پاس گیا ولید نے گانے کے لرکس پر ھدی کو دیکھتے کچھ سٹیپس کرتے اپنے اور ھدی کے لیے سیٹیاں بجوائیں ھدی شرما گئی ۔

Ye Mehfil Tere Naam

Tu Bolay Tere Liye Sub Ko Nacha Dun

عبداللہ نے علیشے کو حمدان کی سمت دھکیلا تو حمدان بھی علیشے کی کمر پر گرفت سخت کرتا اس کے ساتھ سٹیپس کرنے لگا عبداللہ نے قدم مہرین کی سمت بڑھائے ۔

Pula Ke Sub Nakhre Jaan De Jithay Lai Chalay Raat

Ajj Maghron La

لیکن عبداللہ کے پہنچنے سے پہلے ہی زوہان مہرین کی کمر پر گرفت جماتا اس کے ساتھ سٹیپس کرنے لگا تو عبداللہ بھی اپنی باقی پوری کلاس کی سمت بڑھا تھا

Kithay Chalay O?

Ve Kithay Chalay O?

Kithay Chalay O?

Kithay?

O Kithay?

وہ سب اتنے مشغول ہو کر ڈانس کر رہے تھے کہ انھوں نے محفل لوٹ لی دادی اور تمام بڑوں نے ان پر سے کئی نوٹ وار کر پھینکے تھے عبداللہ نے تمام بڑوں اور دادی کو بھی ڈانس کرنے کے لیے زبردستی لے کر آیا

Mein Taan Na Sharmavaan

Mein Taan Na Ghabravaan

Paavein Dunya Waikhay

Mein Taan Nachi Jaavan

Mein Taan Na Sharmavaan

Mein Taan Na Ghabravaan

Paavein Dunya Waikhay

Mein Taan Nachi Jaavan

Surma Laa Ke Bethi

Gajra Pa Ke Bethi

Surma Laa Ke Bethi

Gajra Pa Ke Bethi

عبداللہ دادی کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا سب لوگ خوشیوں سے جھوم رہے تھے گانا ختم ہوا یہ پہلی مہندی تھی جس پر دلہوں کی جگہ دلہنوں نے ڈانس کرتے نا صرف اینٹری لی تھی بلکہ پوری محفل اور اپنے دلہوں کا دل بھی لوٹ لیا تھا اور یہ آئیڈیا ہمارے عبداللہ میاں کا تھا۔

ڈانس کے بعد مہندی کی رسمیں شروع ہوئیں اس دفع عبداللہ نے سب سے پہلے رسم کی تو باقی سب فوٹو شوٹ کرواتے رسم کر رہے تھے

اور عبداللہ اسٹیج کے سامنے ٹیبل پر اکیلا بیٹھا اپنے تینوں دوستوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا handsome boy جو" عبداللہ یہاں ایسے کیوں بیٹھے ہو اپنے دوستوں کو دیکھ رہا تھا بنا اپنے پاس سے آتی آواز کی سمت دیکھے تلخی سے مسکرا دیا لیکن کرسی کھینچنے کی آواز آئی شاید وہ جو بھی تھی کرسی کھینچے بیٹھی تھی اور عبداللہ کا دل گارڈن گارڈن ہوا اس نے اسی لیے تو دیکھا نہیں اس طرف اپنا ایٹیوڈ بنا کر بھی رکھنا تھا عبداللہ میاں نے لیکن وہ اتنا جان گیا تھا کہ وہ لڑکی ہے چوڑیوں کی مسلسل آواز کی وجہ سے عبداللہ میاں فل چوڑے میں ائے --

''کیا بتاؤ ! یہ بیچارے جتنے خوش ہیں اس بات سے بے خبر ہیں ان کی بیویاں ان سے ہمدردی کے لیے شادی کر رہی ہیں ۔۔ چچ چچ '' عبداللہ نے نفی میں سر جھٹکا تھا ۔

''ان کی بیویاں تو خوش ہیں ان کے ساتھ '' عبداللہ کی سماعت سے نسوانی حیران کن آواز ٹکرائی ۔

''مصنوعی خوشی ہے '' عبداللہ نے کہا ۔

"کیا مطلب" پھر نسوانی آواز میں پوچھا گیا عبداللہ اپنا سر جھکا کر اپنی کرسی سے اٹھا اور اسٹیج کے مخالف سمت سیدھا چلنے لگا اسے محسوس ہوا کہ وہ لڑکی بھی اپنی جگہ سے اٹھی ہے اور اس کی سمت بڑھ رہی ہے عبداللہ کے دل میں لڈو پھوٹے ۔

"یہ جو دیکھ رہی تھی محترمہ آپ اس موٹی دلہن لڑکی کو یہ مجھ سے محبت کرتی تھی یہاں تک کہ میرے لیے جان بھی دینے کو تیار تھی " عبداللہ نے علیشے کی سمت اشارہ کرتے کہا ۔

"پھر اس لڑکے سے شادی کیوں کر رہی ہے " نسوانی آواز میں پوچھا گیا ۔

''مجبوری ہائے مجبوری '' عبداللہ دل پر ہاتھ رکھتا بولا ۔

''یہ جو لڑکا ہے یہ میرا دوست ہے یہ کینسر پیشنٹ ہے کل مر جائے گا بیچارہ'' عبداللہ نے کہا جبکہ لڑکی روکی ۔

''کیا کہ رہے ہیں آپ '' وہ لڑکی شاید حیران ہوئی تھی ۔

''جی میں سچ کہ رہا ہوں یہ موٹی لڑکی مجھ سے محبت کرتی تھی اور میرا دوست اس سے ، اس لیے میں نے اپنے دوست کی شادی اس سے

کروا دی ۔۔ لیکن کل سہاگ رات بنانے سے پہلے ہی مر جائے گا بیچارہ " عبداللہ نے سرد سانس کھینچتے جھوٹ بولا جبکہ ان دونوں کے پیچھے کھڑے حمدان نے آنکھیں پھیلائے عبداللہ کی پشت کو صدمے سے دیکھا تو ولید اور زوہان نے اپنی ہنسی چھپائی وہ تینوں عبداللہ کا شکریہ ادا کرنے آئے تھے کیونکہ علیشے مہرین اور ھدی نے بتایا تھا کہ عبداللہ نے دوپہر کو آکر ان سے نا صرف صلح کی تھی بلکہ پہلی دفعہ انھیں بھابھی کہ کر بلایا تھا اور وہ تینوں فورا مان گئی عبداللہ عزت دے رہا تھا تو رکھنی چاہیے تھی کیونکہ عبداللہ شاہ زیب حیات صاحب عزت اور ادھار کبھی کبھی دیا کرتے تھے لیکن عبداللہ کی باتیں سنتے ان تینوں کا دل کیا شپاٹر کا گلا دبا دے ۔

"پھر -- پھر اس لڑکی کا کیا ہو گا" نسوانی آواز نے حیرانگی سے استفسار کیا ۔

"کیا ہو گیا مطلب کیا ہو گا وہ یتیم بچوں کو سہارا دے گی اور اب میں اتنا کمینہ تو نہیں اپنے دوست کی بیوی سے شادی کروں --وہ مجھے پسند کرتی تھی میں تو نہیں کرتا اللہ معاف کرے میں تو بہت معصوم ہوں " عبداللہ نے رکتے دل پر ہاتھ رکھے غمگین آواز میں کہا حمدان آگے ہوتا پیچھے سے عبداللہ کا گلا دبانے والا تھا کہ زوہان اور ولید نے اسے روکا آس پاس مہمان تھے تماشہ لگ جانا تھا ۔

''چھوڑو مجھے اس کمینے کا گلا دبا دوں گا سہاگ رات والے دن مار رہا ہے مجھے میرے ہونے والے بچوں کو یتیم کر رہا ہے '' حمدان دبی دبی آواز میں پھنکارا تھا ۔

''سہاگ رات ، رات میں ہوتی ہے'' زوہان نے تصحیح کی حمدان نے زوہان کو بھی گھورا ۔

''چپ کرو تم دونوں پتا ہے نا عبداللہ کی عادت کا -- مزاق کر رہا ہے یار'' ولید نے ان دونوں کو سمجھایا ۔

"یہ جو دوسری سائیڈ پر دلہن بیٹھی تھی یہ بھی مجھ سے محبت کرتی تھی میں تو اس سے شادی بھی کر لیتا لیکن وہ کیا ہے نا یہ میتھ میں نالائق ہے تو مجھ جیسے پڑھے لکھے لائق فائق طالب علم کے اسٹینڈرڈ سے میچ نہیں ہو رہی تھی تو میں نے اس کا رشتہ اپنے دوسرے دوست سے کروا دیا اس بیچارے کی پہلی محبت مر گئی تھی اس لیے" عبداللہ نے پھر دکھی ہوتے کہا جبکہ اب کی دفعہ زوہان پر آسمان گرا اس کی پہلی محبت کون تھی وہ خود سوچ میں پڑ گیا بیچارہ اور عبداللہ میاں لائق فائق سٹوڈینٹ کب سے بنے یہاں یقینا اگر ان کے استاد ہوتے عبداللہ کو اس جھوٹ پر مرغا بنا دیتے حمدان کے دل پر پھوار پڑی جتاتی نظروں سے زوہان کو گھورا جو جبڑے بھینچے عبداللہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"اور یہ ہی نہیں یہ جو درمیان میں خوبصورت سی لڑکی بیٹھی تھی یہ بھی مجھ سے محبت کرتی تھی یہاں تک کہ اپنے نکاح سے بھاگ بھی گئی تھی صرف میرے لیے لیکن اسے بھی میرا پٹھان دوست پسند کرتا تھا تو میں نے کبھی غلط نگاہ نہیں ڈالی اس پر اور ھدی کو ولید کی جھولی میں ڈال دیا" عبداللہ گردن اکڑاتے بڑے مزے سے کہا جیسے بچہ ماں کی گود میں ڈالا ہو اور ہزاروں نیکیاں کمائی ہوں ۔

"آپ کتنے اچھے ہیں" عبداللہ کو اپنی تعریف سنائی دی ۔

"شکریہ" عبداللہ مسکراتا ہوا بولا ۔

"لیکن کیا کرو سنگل ہو" عبداللہ کو افسوس بھی ہوا۔

"فکر کیوں کرتے ہیں آپ کو تو کوئی بھی اچھی لڑکی مل جائے گی"
نسوانی آواز میں کہا گیا۔

"لیکن لڑکی چاہیے کس کو مجھے تو حور چاہیے" عبداللہ کہتا شرمایا۔

"میں پہلے ہی سوچ رہی تھی آپ کو لڑکیوں میں دلچسپی ہی نہیں جس طرح آپ ان دلہنوں کو گھور رہے تھے اور مجھے دیکھ رہے تھے آپ جب میں اسٹیج پر اپنے استادوں کے ساتھ کھڑی تھی لیکن آپ کو کیسے پتا

میرا نام حور ہے" نسوانی آواز میں کہا گیا اس لڑکی کو اپنے بارے میں خوش فہمی تھی جبکہ عبداللہ کو بات سمجھ ہی نا آئی ہاں وہ ان تینوں بھوتنیوں کو اپنے دوستوں کے ساتھ اور اپنے دوستوں کو ان بھوتنیوں کے ساتھ دیکھ کر کانٹوں پر لوٹ رہا تھا کہا برداشت تھا عبداللہ کو اپنی اگنورینس -- اس کے چھ دوست جب سے شادی شروع ہوئی تھی اسے اس چیز کا احساس دلا رہے تھے اسی لیے وہ بار بار کوئی نا کوئی حرکت مسلسل ایسی کر رہا تھا کہ عبداللہ پر توجہ دی جائے اور عبداللہ کی یہ ہی شرارتیں ڈرامہ بازی سب کو مجبور کر رہی تھی کہ عبداللہ پر نگاہیں مرکوز کی جائے لیکن عبداللہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کے دوستوں کی تو جان بستی ہے اس میں!

"کیا ہوا کہاں گم ہوگئے" عبداللہ کے کانوں سے آواز ٹکرائی عبداللہ ہوش میں آیا۔

"کہیں نہیں ۔۔ جی آپ بلکل درست کہ رہی ہیں میں آپ کو ہی دیکھ رہا تھا آپ اپنے نام کی طرح بے حد خوبصورت ہیں" عبداللہ نے جھوٹ کہا اور آج یہ جھوٹ عبداللہ کو پورے حیات ہاؤس میں بنا رکے دوڑانے والا تھا جبکہ زوہان حمدان اور ولید جو جب سے ان دونوں کی باتیں سن رہے تھے غصے میں تھے لیکن عبداللہ کی بات پر دھیان عبداللہ کے پاس کھڑی عبداللہ کے قد کے برابر لڑکی پر پہلی دفعہ گیا تھا جس کی پشت ان کے سامنے تھی ان تینوں کو بھی تجسس ہوا اس لڑکی کو دیکھنے کا ، ہوا تو عبداللہ کو بھی تھا کیونکہ پہلی دفعہ عبداللہ نے کسی کی

تعریف کی تھی وہ بھی اسے بنا دیکھے جو اسے بہت مہنگی پڑنے والی تھی ۔

"مجھے بھی آپ بہت پسند ہیں ۔۔ آئی لو یو " لڑکی بولی اور زوہان حمدان اور ولید جہاں شاک میں گئے تھے وہی عبداللہ بھی شاک میں تھا واہ ایک تعریف پر لڑکی مل گئی اور آدھے گھنٹے کے بعد آئی لو یوں بھی لڑکی نے بول دیا عبداللہ کا دل کیا بھنگڑا ڈال دے جبکہ حمدان ولید اور زوہان نے ایک دوسرے کو دیکھتے عبداللہ کی قسمت پر رشک کیا ۔۔ اتنے وقت کے بعد بھی ، محبت کا اظہار کرنے کے باوجود بھی ، نکاح کے بعد بھی ، ابھی تک ان کی بیویوں نے آئی لو یو تو چھوڑو آئی لو یو ٹو تک نہیں بولا تھا جبکہ عبداللہ دل ہی دل میں اترایا تھا ۔

''جی آئی لو یو ٹو'' عبداللہ نے شرماتے ہوئے کہا۔

''آپ مجھے کبھی چھوڑے گے تو نہیں ؟''لڑکی نے استفسار کیا جبکہ عبداللہ کا دل کیا اس پگلی کو بولے جب حور خود چل کر بندہ بشر کے سامنے آئے تو کون کافر اسے چھوڑے گا۔۔ لیکن وہ خاموش رہا اور نفی میں سر ہلا گیا۔

''میں نہیں چھوڑو گا'' عبداللہ پھر شرما گیا یہ پروپوزل تھا جس میں لڑکی سے زیادہ لڑکا شرما رہا تھا۔۔

"حور تمہیں استاد بلا رہے ہیں" ایک مردانہ زنانہ آواز پر وہ تینوں اچھلے تھے اور تینوں نے پلٹتے اس آواز کی سمت دیکھا جہاں ایک خواجہ سرا کھڑا تھا لڑکیوں کے لباس میں اور پھر حور نامی اس لڑکی کو جسے وہ تینوں لڑکی سمجھ رہے تھے لیکن وہ لڑکی تو تھی ہی نہیں وہ عبداللہ کے برابر قد کا بے حد خوبصورت خواجہ سرا تھا جس کی آواز بلکل لڑکیوں کی طرح پتلی تھی زوہان حمدان اور عبداللہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جبکہ عبداللہ کھڑا کھڑا کوما میں چلا گیا -- وہ دنیا کا پہلا مرد تھا جس نے ناصرف خواجہ سرا کا پرپوزل ایکسیپٹ کیا تھا بلکہ اسے کبھی نا چھوڑنے کا وعدہ بھی کر چکا تھا اسے بنا دیکھے !

"ہاں آتی ہو مجھے استاد سے بات بھی کرنی ہے مجھے میرے خوابوں کا شہزادہ مل گیا ہے" حور نامی خواجہ سرا عبداللہ کو دیکھتے اس کا ہاتھ تھامے بولا شاہ زیب صاحب نے خواجہ سراؤں کو بچوں کی خوشیوں میں شامل ہونے کے لیے بلایا تھا جنہوں نے مہندی کے فنکشن میں خوب چار چاند لگا دیئے تھے یہ بات ان چاروں کو معلوم تھی مگر یہ نہیں پتا تھا کہ آج اتنا بڑا پرینک، پرینک ماسٹر (عبداللہ) کے ساتھ قسمت کرے گی۔

عبداللہ نے کرنٹ کھا کر حور کا ہاتھ چھوڑا جبکہ زوہان حمدان ولید منہ کھولے عبداللہ اور حور کو دیکھ رہے تھے عبداللہ کے چہرے کی ہوئیاں اڑی تھیں۔

"کیا ہوا میری جان ؟" حور نے پھر عبداللہ کا ہاتھ تھامے آنکھیں ٹپٹپا کر استفسار کیا ۔

"کونسی جان کہاں کی جان ؟ میرے اندر تو خود جان نہیں " عبداللہ چیخا تھا تو حمدان زوہان اور ولید پیٹ پر ہاتھ رکھے قہقہہ لگا اٹھے تھے وہ تینوں پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے جبکہ حور نے پریشانی سے عبداللہ کو دیکھا تو شاہ زیب صاحب ، ارشد مئیو دونوں اسی سمت آرہے تھے سب کو کھڑا دیکھ کر رک گئے ۔

"شکریہ آپ لوگوں کا ہمارے بچوں کی خوشیوں میں شامل ہونے کا --

یہ میرا بیٹا ہے عبداللہ اسے بھی دعا دے کے اللہ عقل دے اس کو " شاہ زیب صاحب مسکرا کر بولے تھے جبکہ عبداللہ کا دل کیا کاش کم کے میلے میں اس کا باپ بچھڑ جاتا البتہ ارشد مئیو نے ولید زوہان اور حمدان کو پاگلوں کی طرح قہقہہ لگاتے دیکھ نا سمجھی سے انھیں گھورا ۔

"میری جان " حور عبداللہ کا ہاتھ تھامتی بولی عبداللہ کو ہاتھ چھڑانا بھاری پڑ گیا ۔

"میری خود کی جان کو نکلے پچاس سال ہو گئے میں تو مردہ ہو" عبداللہ کا دل کیا دھاڑے مار مار کر رو دے سب کو رلانے والا آج قسمت کے اتنے گھٹیا مزاق پر رو بھی نا سکا ۔۔عبداللہ گھٹی گھٹی آواز میں بولا تھا ۔

"کیا ہو رہا ہے عبداللہ عقل کرو" شاہ زیب صاحب بھڑکے تھے ۔

"عقل کی نہیں آپ کو بہو کی ضرورت ہے" حور منہ میں پلو ڈالے شرماتے ہوئے بولی جبکہ عبداللہ اپنا ہاتھ حور سے جھٹکے سے چھڑواتا دونوں ہاتھوں سے اپنے جیل سے سیٹ کیے بال نوچ گیا ۔

''جی جی انکل بلکل ٹھیک کہ رہی ہے ہماری بھابھی '' زوہان ہنسی پر ضبط کرتا بولا تو بھابھی کے لفظ پر حور کے گالوں پر لالیاں بکھری تو شاہ زیب صاحب اور ارشد مئیو نے ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھا ۔

''بھابھی ؟'' ارشد مئیو نے شرماتی ہوئی حور کو دیکھ حیرت سے کہا ۔

''جی جی ہماری بھابھی '' ولید بھی چہکا ان تینوں کے تو دل پر پھوار پڑی تھی عبداللہ کی حالت دیکھ کر کیسے اتنا اچھا موقع جانے دیتے رج کے بدلہ لینے کا ارادہ کیا تینوں نے ۔

"اور انکل آپ کو تو ویسے بھی عبداللہ کے لیے کوئی بیچاری لڑکی نہیں چاہیے تھی اور عبداللہ نے بھی کچھ دیر پہلے کہا کہ اسے بھی لڑکی نہیں چاہیے حور چاہیے تو بس اللہ نے ڈیلور کر دی حور" حمدان قہقہہ لگاتا بامشکل بولا تھا ۔

"ویسے اتنی جلدی تو پیزا ڈیلور نہیں ہوتا جتنی جلدی جنت کی حور ڈیلور ہوئی ہے" ارشد مئیو نے حور اور عبداللہ کو دیکھتے کہا ۔

"جوڑی اچھی ہے ماشاءاللہ شاہ زیب ہاں کر دے" ارشد مئیو ساری بات سمجھتے عبداللہ کی حالت سے محفوظ ہوتے مزید بولے ۔

"اپنی تو بنا لے آپ پہلے ناکام عاشق مئیو صاحب اور میری فکر نہیں کرے جب آپ کے بھگوڑے ناکام عاشق بھانجے کی شادی کروا سکتا ہو تو اپنی بھی کر سکتا ہوں -- ہننہ برا وقت کیا آیا ، آگئے سب میری موت کا تماشہ دیکھنے " عبداللہ جل ہی تو گیا تھا جبکہ زوہان کو آگ لگی اب شاید پوری زندگی زوہان کو یہ ناکام عاشق والا طنز سننا تھا عبداللہ سے جبکہ ارشد مئیو عبداللہ کی حالت سے محفوظ ہوتے قہقہہ لگا اٹھے جس نے جلتے پر تیل کا کام کیا -

"مجھ پر تو خواجہ سرا بھی فلیٹ ہیں اور آپ پچاس کی عمر میں بھی تنہا " عبداللہ دانت پیسے بولا جب سے اسے ارشد مئیو کی اپنی ماں کے حوالے سے پسندیدگی کا پتا چلا تھا وہ جلتا کڑھتا ہینڈسم ارشد مئیو کی عمر کو پانچ

سال بڑھا کر بتاتا جس سے ارشد مئیو محفوظ ہوتے تھے اتنا تو شاہ زیب

صاحب خار نہیں کھاتے تھے ارشد مئیو سے جتنا ان کا بیٹا خار کھاتا تھا

وجہ یہ تھی کہ عبداللہ کا ماننا تھا وہ اپنے باپ سے زیادہ اپنی ماں سے

محبت کرتا ہے یہ اس کا غرور تھا لیکن جب ارشد مئیو کی محبت کا اندازہ

ہوا تو ایک جلن اس کے دل میں گھر کر گئی ۔

"ہاں تم تو چکنے ہو نا اس لیے " ارشد مئیو نے اپنی ہنسی دباتے عبداللہ

کو چھیڑا تھا زوہان ولید حمدان ہنس ہنس کر دہرے ہو گئے جبکہ شاہ

زیب صاحب تو ابھی تک حیران پریشان عبداللہ کو گھور رہے تھے ۔

"اچھا سسر جی انھیں چھوڑے -- سسر جی میں آپ کی بہت خدمت کرو گی " حور شرما گئی شاہ زیب صاحب پہلے حیران رہے پھر عبداللہ کو دیکھا -

"تجھے شرم نہیں آئی " شاہ زیب صاحب غصے سے بولے -

"سسر جی آپ انھیں نہیں ڈانٹے " حور کو برا لگا جبکہ عبداللہ اپنے لیے "انھیں " لفظ سنتا دانت پیس گیا جبکہ زوہان حمدان ولید اور ارشد میئو نے ہوٹنگ کی تھی عبداللہ مزید کلسا تھا -

''ڈیڈ میں نے کچھ نہیں کیا -- میں نہیں جانتا ان کو '' عبداللہ باپ کے گھورنے پر احتجاج کرتا ''ان '' پر زور دیتا بولا -

''ائے ہائے ایسے کیسے نہیں جانتے آپ نے مجھ سے وعدہ کیا کبھی نہیں چھوڑے گے مجھے اور آئی لو یو ٹو بھی تو بولا تھا '' حور اپنے ازلی انداز میں بولی اس کے ساتھی نے اسے گھورا شاہ زیب صاحب نے انھیں کتنی عزت سے یہاں بلایا تھا اور حور ان کی عزت خاک میں ملا رہی تھی اس کی عادت تھی جو لڑکا مل جاتا اس سے ایسے ہی باتیں کرتی تھی لیکن حور کہاں کسی کی ماننے والی تھی -

"ڈیڈ یہ جھوٹ بول رہی ہے" عبداللہ ہتھے سے اکھڑا تھا عبداللہ کو دن میں تارے نظر آگئے ۔

"نہیں نہیں انکل بلکل سچ کہ رہی ہیں بھابھی ہم نے خود اپنے گناہگار کانوں سے سنا تھا" زوہان نے جلدی جلدی کہا ۔

"نہیں ڈیڈ ۔۔" عبداللہ احتجاج کرنے لگا اس کی حالت پتلی ہوئی ویسے بھی جتنا کل اس نے شاہ زیب صاحب کو پریشان کیا تھا اسے ڈر تھا اس کا جلالی باپ بدلے لینے کے چکر میں حور سے اس کا رشتہ ہی پکا نا کردے ۔

"چلو ٹھیک ہے پھر جب میاں بیوی راضی تو میں کیا کر سکتا ہوں مجھے رشتہ منظور ہے " شاہ زیب صاحب سنجیدگی سے بولے تھے اور زوہان حمدان اور ولید نے حور کو گھیرے میں لیا عبداللہ کا ڈر صحیح ثابت ہوا جبکہ باقی مہمان کھانا کھانے میں مصروف تھے تو دلہنیں فوٹو شوٹ کروانے میں سب ہی حمدان زوہان اور ولید کے گانے کی وجہ سے اس سمت متوجہ ہوئے ۔

ہلدی لگے گی

تیل چڑھے گا

ڈھول بجے گے

تمبو گڈھے گا

شاہی گھلے گی

کنگنا بندھے گا

دلھو بن کے یار

مارو گھوڑی چڑھے گا

بھابھی اولئے گی رے

مارے بھابھی آوے گی --

بھابھی اولئے گی رے

مارے بھابھی آوے گی !!

زوہان حمدان اور ولید نے زور زور سے گاتے حور کے گرد گھیرا ڈالے

ڈانس کیا اور اپنی اپنی واسکٹ اتار کر اپنے ہاتھوں میں برق رفتاری سے

گھمانے لگے سارے مہمان اور دلہنیں انھیں حیرت سے دیکھنے لگی --

وہ تینوں شریف دوست تھے لیکن جب بغیرتی پر اترے تو ایک خواجہ سرا

کو اپنی بھابھی بنا کر عبداللہ کی اب تک کی جانے والی تمام بغیرتیوں

کا رکارڈ توڑ گئے !

"بھو اب تمھارا کام ہے میرے بیٹے کا خیال رکھنا اور شاید وہ ناراض

ہے ایسا کرو اسے پیار سے جا کر مناؤ شادی کے لیے " شاہ زیب

صاحب نے حور سے سنجیدگی سے کہا جبکہ حور کے ساتھی نے شاہ زیب

صاحب کی شرارت سمجھتے بامشکل قہقہہ ضبط کیا تو عبداللہ الٹے پیر بھاگا

عبداللہ آگے آگے اور حور اپنا شرارہ سنبھالے عبداللہ کے پیچھے پیچھے -- وہ دنیا کے پہلے والد تھے جنھوں نے بیٹے سے بدلہ لینے کے لیے ایک خواجہ سرا کو اپنی بہو بنایا تھا اور بیٹے کے پیچھے بھگایا تھا !

زوہان حمدان ولید ارشد مئیو اور شاہ زیب صاحب ہنس ہنس کر بنا مہمانوں کی پرواہ کیے لوٹ پوٹ ہو گئے اور عبداللہ کی چیخے پورے گھر میں گونج رہی تھیں جن سے بے زار ہو کر مشتاق مئیو نے گانا پلے کروایا۔

آج شادی کا فنکشن تھا تینوں دلہنیں خوبصورت سرخ عروسی لباس میں برائیڈل میک اپ اور جیولری میں قیامت ڈھا رہی تھی وہی ہمارے دلہے سفید شیروانی میں غضب ڈھا رہے تھے فنکشن اپنے عروج پر تھا عبداللہ میاں بھی سنجیدگی سے بیٹھے اپنے چھ دوستوں کی شادی میں دل کھول کر دل ہی دل میں ان کو کوس رہے تھے منہ سے بول کچھ نہیں پا رہے تھے کل جھٹکا بہت زور سے لگا تھا عبداللہ کو لیکن کچھ کچھ کرنے کا بہت ارادہ رکھتے تھے ، بیچارہ عبداللہ رات کے ایک بجے حور سے اپنی عزت بچا کر گھر لوٹا تھا اور اس کی حالت دیکھ مشتاق مئیو کا پورا خاندان لوٹ پوٹ ہوا تھا عبداللہ کا کرتا جو پیچھے سے پھٹ چکا تھا عبداللہ نے فلیش بیک میں جاتے جھرجھری لی موت آجائے غالب لیکن کسی حور پر دل نا آئے -- عبداللہ کل کے صدمے میں اس طرح

غرق تھا کہ آج اس نے صبح سے کوئی شرارت نا کی بلکہ شاہ زیب

صاحب کی ہر بات خوش اسلوبی سے مانی تھی شاہ زیب صاحب دل

ہی دل میں خوش تھے وہی حمدان زوہان اور ولید بامشکل عبداللہ کی

فرمابرداری پر اپنی ہنسی چھپائے ہوئے تھے ۔

شادی میں دودھ پلائی اور جوتا چرائی کی رسم نہیں کی گئی تھی وجہ ان

تینوں دلہنوں کی کوئی بہن جو نہیں تھی اور عبداللہ نے اچھا دوست

ہونے کا فرض نبھاتے پیسے لوٹنے کے لیے کسی اور کو ان کی منہ بولی

بہن بننے بھی نہیں دیا تھا حمزہ آگے آیا تھا جسے دو چپیڑ لگا کر عبداللہ

نے خاموش کروا دیا تھا اب اچھا لگتا عبداللہ کے تینوں دوست اس کے

علاؤہ دوسرے لوگوں پر خرچہ کر رہے ہے وہ بھی سانجھے کاروبار

(حمدان ولید عبداللہ اور زوہان کے مشترکہ کار شو روم) کے حق حلال کے پیسوں سے جن پر فضول خرچی کرنے کا واحد حق صرف عبداللہ کو تھا ہنننہ --

حمدان کے والد تمام مہمانوں کا مائک میں شکریہ ادا کر کے اسٹیج سے نیچے اترے تھے کہ وہاں تین لڑکیاں داخل ہوئی اور ان تینوں کی نظر حمدان ولید اور زوہان پر تھی ۔

"یہ شادی نہیں ہو سکتی "تینوں لڑکیوں نے عبایہ پہنا ہوا تھا اور چہرے پر پٹھانی نقاب تھا ۔

''شادی تو ہو چکی ہے '' حمدان کے والد نے نا سمجھی سے جواب دیا لڑکی گڑبڑائی تھی عبداللہ نے دلچسپی سے ان تینوں کو دیکھا پلان شروع ہوا ۔

''ہمارا مطلب ہے یہ جو دلہے بنے بیٹھے ہے ان تینوں نے ہمیں دھوکا دیا ہے '' دوسری لڑکی نے بات سنبھالی حمدان ولید اور زوہان کے منہ حیرت سے کھلے تھے وہی مہرین علیشے اور ھدی نے بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ان لڑکیوں کو دیکھا مہرین کے والدین ھدی کے چچا چچی اور علیشے کی والدہ بھی سب مہمانوں سمیت حیران تھی ۔

''دھوکہ کیسا دھوکا؟ ''ارشد مئیو نے پوچھا ۔

"فیس پاؤڈر کی جگہ آٹا پیچ دیا ہو گا " عبداللہ کی زبان میں کھجلی ہوئی

ارشد مئیو نے اسے گھورا ۔

"یہ جو لڑکا ہے گورا چیٹا سا اس نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا تھا "

بائیں جانب والی لڑکی حمدان کی سمت اشارہ کرتی بولی علیشے نے حمدان

کو گھورا ۔

"پہلے اپنا نام تو بتاؤ باجی" عبداللہ کلس کر بولا تھا ۔

"میرا نام مینہ ہے " دائیں جانب ولی بولی ۔

''میرا نام شیلا ہے '' بیچ والی بولی ۔

''تمہارا منی ہو گا '' عبداللہ دانت دیکھا کر قہقہہ لگا کر بائیں والی سے بولا
۔

''آپ نے صحیح کہا میرا نام منی ہے '' منی نے مسکراتے ہوئے عبداللہ کو دیکھا سب کے منہ حیرت سے کھلے تھے جبکہ عبداللہ کے قہقہے میں اضافہ ہوا تھا یہ نام رکھنے والا وہی تو تھا عبداللہ نے اپنی ایکٹنگ پر خود کو داد دی ۔

"ہاں اب بولو کس نے کس کو دھوکا دیا" باپ کی گھوریوں سے عبداللہ واپس ٹون میں آیا تھا سنجیدہ ٹون میں ۔

"مجھے بدنام کیا ہے اس نے" منی حمدان کی طرف اشارہ کرتی بولی ۔

"منی تو ویسے ہی برسوں سے بدنام ہے" حمدان کے منہ سے بے ساختہ نکلا علیشے نے اپنا کلچ حمدان کے سینے پر مارا حمدان کراہ اٹھا اور علیشے کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھنے لگا کیا سوچا تھا سہاگ رات پر علیشے کا چہرہ سرخ کرے گا شرم سے ہائے لیکن یہاں تو بیگم غصے سے سرخ پڑ رہی تھی حمدان کے ارمان ۔

"بھائی صاحب اس نے مجھ سے محبت کی باتیں کی ہے دن رات اور شادی اس سے کر رہا ہے مجھے بدنام کر دیا ہے پورے ایشیا میں اور اپنا نام کسی اور کو دے رہا ہے میں پوچھتی ہو یہ کیسا انصاف ہے ٹھاکر" منی جزباتی ہوتی دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کیے اپنا سینہ پیٹتی بولی تھی عبداللہ بوکھلا گیا تھا جبکہ مینہ اور شیلا نے اسے سنبھالا تھا عبداللہ فورا اس کی طرف آیا اور اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔

"بس کر کمینے اور ایکٹنگ کے دو روپے کاٹ لو گا" عبداللہ منی کے کان میں غرایا تھا اصل میں وہ منی نہیں منا تھا جسے عبداللہ نے منی بنایا تھا کل کا بدلہ لینے کے لیے کل ان تینوں نے اس کی بینڈ بجائی

تھی آج عبداللہ کی باری تھی عبداللہ نے اپنے بچپن کے تین دوستوں کے ساتھ مل کر یہ پلان بنایا تھا وہ تینوں لڑکیوں کی آواز نکالنے میں ماہر تھے اور ان کی جسامت عبایہ میں لڑکیوں جیسی ہی لگتی تھی ۔

"بس کر میری بہن تجھے انصاف ضرور ملے گا" عبداللہ سب کو دیکھتا بات سنبھال کر بولا حمدان کو تپ چڑھی ۔

"شپاٹر تم میرے دوست ہو یا اس لڑکی کے جو میری سوتن بننے کو تیار کھڑی ہے" علیشے بھی سوں سوں کرتی عبداللہ کو گھور کر بولی ۔

"عورت عورت ہوتی ہے بھوتنی نمبر دو اور میں ہر عورت کی عزت کرتا ہو" عبداللہ نے علیشے کو ڈپٹا جو اب باقاعدہ روتی ہوئی حمدان کے والد کے گلے لگی تھی حمدان کی والدہ کو بھی حمدان پر غصہ آیا اب انھیں علیشے اچھی لگنے لگی تھی ۔

"نالائق یہ تو نے کیا کیا ہے مجھے تجھ سے یہ امید نہیں تھی" حمدان کے والد غرا کر بولے تھے علیشے کی پیٹھ سہلا رہے تھے ۔

"بابا میں نے کیا ۔۔" حمدان ابھی کچھ بولتا کہ والد صاحب نے گھما کر حمدان کا منہ لال کیا پورے ہال میں سناٹا چھا گیا حمدان گال

سہلاتا رہ گیا عبداللہ کو ٹھنڈ پڑی لیکن پھر شیلا کو ٹانگ مار گیا جو تماشہ دیکھ رہی تھی باقیوں کی بھی تو درگت بنوانی تھی عبداللہ نے ۔

"اور تم نے کیا کیا وعدے کیے تھے مجھ سے مجھے پیرس لے کر جاؤ گے برج خلیفہ دیکھاؤ گے " شیلا دہائی دیتی ولید سے بولی تھی جبکہ اب عبداللہ نے منی کو دور پھینک کر شیلا کو چپیڑ لگائی تھی سب نے منہ کھولے عبداللہ کو دیکھا جبکہ ارشد مئیو کچھ کچھ سمجھ چکے تھے ۔

"پیرس میں برج خلیفہ تیرے باپ نے بنایا ہے " عبداللہ دانت پر دانت جما کر شیلا کے کان میں غرایا تھا ۔

"اۓ میرے باپ پر مت جانا " شیلا شکیل بنتے طیش میں آئی تھی دبی دبی آواز میں عبداللہ کے سکاۓ بلیو کرتے کا گریبان پکڑ کر بولی ۔

"انکل تو ویسے بھی لندن میں ہے میں جا بھی نہیں سکتا وہاں کیونکہ آئی ہیٹ پٹواری " عبداللہ شیلا کے بظاہر گلے ملتے لیکن پھر اس کی کمر پر دھموکا جڑتے غرایا تھا شکیل واپس شیلا بنا تھا ۔

"مجھے میری محبت دلا دو بھائی دلا دو مجھے کیا پتا پیرس میں برج خلیفہ ہے یا لندن میں مجھے تو جیسے اس آدمی نے بولا میں نے ویسے یقین کر لیا میری کیا غلطی بھائی کیا غلطی " شیلا جزباتی ہوتے بولی ولید نے دادی کی خونخوار نگاہوں کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا لیکن کوئی فائدہ نہیں

دادی ایک گال ولید کا بھی لال کر چکی تھی اور دوسرا ھدی ولید نے دانت پیسے اس شیلا کو دیکھا پہلا دولہا تھا جو پٹھان ہوتے ہوئے بھی شادی والے دن بیوی سے تھپڑ کھا چکا تھا جبکہ ھدی کے چچا کو افسوس ہو ولید پر انھیں ولید سے یہ امید نہیں تھی ۔

"تجھے الگ سے کارڈ دو شروع کر" عبداللہ مینہ کو دیکھتے آہستگی سے بولا مینہ بولتی کے مہرین بول پڑی ۔

"اور یہ تمہاری ہو گی ہے نا وہ جس سے تم محبت کرتے ہو لیکن اس کی شادی تو کسی اور سے ہو رہی تھی ؟ زوہان میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرو گی" مہرین زوہان کو نم آنکھوں سے دیکھتی اپنی ساس کے

گلے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی جبکہ مشتاق مئیو نے زوہان کا جبڑا ہلا دیا مہرین کے والدین سمیت اس کے بھائی حمزہ کو بھی زوہان پر غصہ آیا تھا جبکہ مینہ کو کچھ کرنا ہی نہیں پڑا ۔

"ابا میں نے کچھ نہیں کیا" زوہان چیخا تھا جبکہ مشتاق مئیو نے پسٹل نکال لی ۔

"میں تجھے زندہ نہیں چھوڑا گا" مشتاق مئیو غرائے تھے ایک تو الگ ذات کی لڑکی سے شادی کی چلو ساتھ دیا انھوں نے معاف کر دیا لیکن محبت بھی کی تھی کسی اور لڑکی سے مشتاق مئیو کا تو خون ہی کھول گیا

وہ فائر کرنے لگے کے گولیاں پسٹل میں تھی ہی نہیں جبکہ پورا ہال ان کے ہاتھ میں گن دیکھے سہما تھا۔

"میری گولیاں کہا گئی" مشتاق مئیو نے حیرانگی سے کہا۔

"میں نے نکال دی تھی بات بات پر ایسے فائر نکالتے ہیں جیسے گبر کے بھائی ہو I hate violence" عبداللہ منہ بنا کر بولا تھا

مشتاق مئیو نے مٹھیاں بھینچی تھی جبکہ عبداللہ کو ٹھنڈ پڑی تھی ان تینوں دلھوں سے بدلہ لے کر کل ان تینوں نے عبداللہ کا مزاق بنایا تھا آج عبداللہ نے ان تینوں کا ان کی ہی شادی میں صرف مزاق

نہیں ان کی عزت کا جنازہ سسرالیوں کے سامنے نکال ڈالا تھا یہ تھا عبداللہ شاہ زیب حیات کا بدلا ۔

"ٹھیک ہے تم تینوں جاؤ اب جو بھی نتیجہ نکلتا ہے میں تم تینوں کو بتا دو گا" ارشد مئیو کو خود کو جانچتی نظروں سے دیکھتا پا کر عبداللہ گڑبڑایا تھا اور شیلا منی اور مینہ کو جانے کا اشارہ کیا جو جانے لگی تو ارشد مئیو نے روک لیا جبکہ پورے ہال میں تو سب ہی سناٹے میں تھے کسی کو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا ۔

"پہلے اپنے چہرے کا دیدار تو کرواتی جاؤ " ارشد مئیو شیلا منی اور مینہ سے بولے ۔

''ہم عزت دار عورتیں ہے ہم ایسے نا محرموں کو اپنی خوبصورت شکلیں نہیں دیکھاتی '' منی سنبھل کر بولی ۔

''نا محرموں سے باتیں کر لیتی ہو ؟'' ارشد مئیو نے گھورا ۔

''ہم بھی تو دیکھیں کس سے ہم نے اتنے وعدے کیے تھے جن کی شکلیں ہمیں یاد نہیں'' ولید پھنکارا تھا اور ارشد مئیو کے قریب آکر کھڑا ہوا ساتھ حمدان اور زوہان بھی آکر کھڑے ہوئے تھے اب سب کی نظر مینہ منی اور شیلا پر تھی جو عبداللہ کے اعتراف میں کھڑی کانپ رہی تھی یقیناً اگر بھانڈا پھوٹتا بہت مار پڑنی تھی ۔

"دیکھ رہی ہو ھدی آج بھی اسے تمہاری بھوتنی جیسی شکل سے زیادہ اپنی گرل فرینڈ کی شکل دیکھنی ہے اپنے شوہر کا ٹھرک پن چیک کرو" عبداللہ سٹیج پر دادی کے گلے لگی روتی ہوئی ھدی سے بولا جس نے ولید کو دادی سمیت خونخوار نظروں سے گھورا تھا البتہ ارشد مئیو نے اتنے میں منی کا نقاب اٹھا دیا تھا جسے دیکھ سب دنگ رہ گئے منی کی جگہ منا جو نکلا تھا عبداللہ نے ارشد مئیو کو دیکھتے دانت پیسے تھے ۔

" عبداللہ بچاؤ " منی بولی کے اتنے میں ولید نے شیلا کا نقاب اتارا جو شکیل نکلا اور پھر ارشد مئیو نے مینہ کا نقاب اتارا جو واجد نکلا سب کے اڑے ہوئے ہوش جیسے واپس آئے تھے سب نے خونخوار نظروں سے

ان تینوں سمیت عبداللہ کو دیکھا شاہ زیب صاحب سر تھام کر بیٹھ گئے یہ عبداللہ نامی شیطان کبھی نہیں باز آنے والا تھا ۔

"سالوں تم لوگ " حمدان اور زوہان بھی ان تینوں کو پہچانتے سٹیج سے اترے تھے ولید نے بھی ان دونوں کا ساتھ دیتے بنا لحاظ کیے تینوں پر ہاتھ صاف کیے تھے جبکہ عبداللہ بتیسی کی نمائش کرتا ان تینوں کے ہاتھ لگنے سے پہلے ہی وہاں سے نکل لیا ۔

ولید کمرے میں داخل ہوا تو اس کا کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا عبداللہ نے ولید حمدان اور زوہان کے روم سجائے تھے یہ اس کے آج کے کارنامے کا سوری بولنے کا طریقہ تھا یہ الگ بات تھی عبداللہ کو شرمندگی بلکل نہیں تھی دادی نے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے ولید کو بتایا تھا ولید مسکرا دیا ایسا ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے جگر سے زیادہ دیر ناراض رہ سکے دروازہ لاک کرتے ولید بیڈ کی سمت آیا جہاں ھدی سمٹی ہوئی گلاب بنے اس کا انتظار کر رہی تھی ھدی کا دل ہتھیلی پر دھک کر رہا تھا۔

"میری زندگی کا حصّہ بننے کے لیے شکریہ" ولید نے ھدی کا ہاتھ تھامتے مہندی کی خوشبو محسوس کرتے وہاں اپنے لب رکھے تو وہ خود

میں مزید سمٹی تھی ولید نے نگاہیں اٹھائے ھدی کے چہرے پر بکھرے قوس و قزح کے رنگ دیکھے تھے ۔

"میری منہ دیکھائی " ھدی نے آگ سی نظروں کی تپش سے نظریں چراتے گھبراتے ہوئے کہا ولید مسکرا دیا ۔

"تم نے تو مجھے دے دی تھپڑ رسید کر کے میں سوچ رہا تھا ریڑن تمہیں بھی کچھ ایسا ہی دو " ولید ھدی کی کلائی میں موجود چوڑیوں کو چھیڑتے ہوئے بولا ۔

"کیا مطلب تم مجھے مارو گے اب " ھدی کی آنکھیں بے یقین ہوئی ولید مسکرا دیا ۔

"تم نے بھی تو مارا تھا " ولید نے چھیڑا ھدی نے اپنا ہاتھ نروٹھے انداز میں کھینچا ۔

"ارے بابا مزاق کر رہا تھا ناراض مجھے ہونا چاہیے سب کے سامنے تم نے مجھے بنا سوچے سمجھے تھپڑ مارا لیکن یہاں تو تم ہی ناراض ہو گئی " ولید سرد سانس کھینچ کر ہوا کے سپرد کرتا بولا ۔

''ولید -- '' ھدی نے روہانسی ہوتے اسے پکارا وہ پہلے ہی اپنی غلطی کی وجہ سے بہت شرمندہ تھی -

''میری جان '' ولید نے آگے جھکتے ھدی کی ہتھیلی پر لب رکھے اور شیروانی کے پاکٹ سے ایک مخملی کیس نکالا اور کھولا اس میں خوبصورت سی ڈائمنڈ رنگ تھی جسے دیکھ ھدی کے چہرے پر ستائشی چمک ابھری وہ رنگ بے حد خوبصورت تھی -

"May I?"

ولید نے مسکراتے پوچھا ھدی نے نظری جھکائے سر اثبات میں ہلایا ولید نے وہ انگوٹھی ھدی کی انگلی میں سجاتے لبوں سے لگائی ھدی سرخ گلاب ہوئی ۔

"میں نے تم سے بہت محبت کی ھدی جب تمہیں پہلی دفعہ دیکھا تھا شاید تب سے ۔۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہو جو سکون تم نے مجھے میری زندگی میں شامل ہو کر دیا ہے میں پوری کوشش کرو گا تمہیں اس سے بڑھ کر سکون محبت اور عزت دے سکو اور تم بس اپنے ولید پر یقین رکھنا" ولید نے کہتے ھدی کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے قریب کرتے ھدی کی پیشانی پر لب رکھے کہا ھدی کی پلکیں لرزی تھی ولید محوت سے ھدی کی لرزتی پلکوں کو دیکھتا رہا پھر ھدی کے کپکپاتے

لبوں کو فوکس میں لیتا مسکراتے ہوئے ھدی کی نتھ آہستگی سے نکالتا ھدی کے چہرے پر جھکا تھا ھدی کا چہرہ شرم سے بوجھل ہوا وہ خود میں سمٹ ولید کی پناہوں میں چھپ رہی تھی ولید سے ہی بچتے ہوئے اور ولید اپنی محبت سے اسے خود میں رفتا رفتا سمیٹ رہا تھا ان کی زندگی مکمل ہو گئی تھی ان کی چھوٹی سی پیار اور دوستی کی داستان کافی تھی ایک لمبی زندگی گزارنے کے لیے ۔

زوہان اپنے کمرے میں آیا تو مہرین کو سادہ سا سوٹ ہاتھ میں تھامے واشروم کی سمت جاتے دیکھا زوہان کا تو دماغ ہی گھوم گیا ابھی مشتاق میئو اور اپنی والدہ سمیت پورے خاندان کو صفائی دے کر آیا تھا کہ وہ

کسی سے بھی محبت نہیں کرتا سوائے اپنی محرم مہرین کے جس پر
پورے خاندان نے اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھا تھا انھیں مہرین کی
اسٹیج پر کی بات یاد تھی اور زوہان پر جیسے بھروسہ ہی نہیں تھا بھو بیٹے
سے زیادہ سگی ہو گی تھی زوہان نے سوچا لیکن وہ جیسے تیسے کر کے
یقین دلا کر کمرے میں داخل ہوا جسے عبداللہ نے بہت خوبصورتی سے
سجایا تھا لیکن مہرین کو ایسے ہی واشروم میں جاتا دیکھ اس کی پیشانی پر
بل پڑے تھے اس نے زوہان کا انتظار تک نہیں کیا زوہان نے مہرین
تک پہنچتے اس کے ہاتھ سے کپڑے لیے صوفے پر رکھے اور مہرین کی
کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے اسے اپنے حصار میں لے گیا جبکہ مہرین منہ
کھولے زوہان کو دیکھے گئی یہ سب بنا مہرین کو سمجھنے کا موقع دئے
زوہان نے کیا تھا۔

"چھوڑو مجھے " مہرین غصے سے بولی ۔

"کیوں چھوڑو " زوہان مہرین کو گھور کر بولا ۔

"ہمارا رشتہ سمجھوتے کا ہے اس لیے بہتر ہے تم مجھ سے اور میں تم سے دور رہے " مہرین نم آنکھوں سے بولی وہ زوہان سے محبت نہیں کرتی تھی لیکن جب سے زوہان اس کا محرم بنا تھا وہ اسے لے کر بہت حساس ہو گئی تھی برداشت نہیں کر پا رہی تھی زوہان کسی اور سے محبت کرتا ہے جبکہ مہرین کی بات سنتے زوہان مہرین کے لبوں پر جھکا اس کی سانسیں کھینچ گیا مہرین نے زوہان کی شیروانی کو بازوں

سے مضبوطی سے تھاما مہرین کے بے حال ہوتے وجود کو دیکھ زوہان بے حد نرمی سے نا چاہتے ہوئے بھی اس کے گدگداز لبوں کو آزادی بخش گیا۔

"جب میں نے تمہیں پہلی دفعہ دیکھا تھا مجھے تم سے تب ہی محبت ہو گئی تھی لیکن تمہاری میری زات الگ دی میں تم سے چاہ کر بھی محبت کا اقرار نہیں کر پایا اس محبت کو دل میں قید رکھا تمہیں ابا اور امی سے مل کر اور میرے خاندان کو دیکھ کر اندازہ ہو گیا ہو گا ہمارے ہاں زات سے باہر شادی نہیں ہوتی اور محبت کی تو بلکل نہیں ۔۔ خیر پھر تمہارا رشتہ شہریار سے ہوا اور میں چاہ کر بھی برداشت نہیں کر پا رہا تھا محبت کا اقرار بھی نہیں کرسکتا تھا جب تمہیں نکاح میں لینے کی اور

ماں باپ کا دل دکھانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا اس لیے سب خاموشی سے برداشت کرتا رہا لیکن وہ برداشت ہی تو نہیں ہو رہا تھا اور اس بات سے حمدان ولید اور عبداللہ واقف تھے لیکن تمہارے اور شہریار کے نکاح سے ایک رات پہلے میں دو دریا پر بیٹھا تھا تمہاری تصویر کو دیکھ رہا تھا اور گہری رات میں سمندر کی لہروں کو کہ شہریار میری طرف آیا مجھے نہیں پتا تھا وہ میرے موبائل میں تمہاری تصویر دیکھ چکا ہے اور میری حالت سے اندازہ لگا چکا ہے کہ مجھے تم سے محبت ہے بلکہ عشق ہے اس لیے شہریار نے بہانا بنا کر نکاح سے منع کر دیا مجھے پرسوں شہریار ملا تھا اس نے مجھے یہ ساری بات بتائی خیر اس کی بھی شادی ہو چکی ہے اس کی خالہ زاد سے وہ خوش ہے اور مجھ سے کہ رہا تھا محبت قسمت والوں کو ملتی ہے تمہیں ملی اس کی قدر کرنا -- علیشے نے آدھی

ادھوری بات سنی تھی اور حمدان نے بھی اسے پوری بات نہیں بتائی تھی کہ وہ تم تھی جس سے میں نکاح سے پہلے محبت کرتا تھا '' زوہان نے مہرین کی آنکھوں میں دیکھتے اس کے نم ہونٹوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے سچائی بتائی مہرین جہاں سانس روکے زوہان کی بات سن رہی تھی وہی آخری بات پر زوہان کی شیروانی کے کھلے کوٹ کو گریبان سے تھام گئی ۔

''اور نکاح کے بعد کس سے کرتے ہو؟ '' مہرین نم آنکھوں سے غصے سے پوچھنے لگی زوہان کا قہقہہ بے ساختہ تھا اس کی بیوی نے پوری محبت کی داستان سننے کے بعد سوال پوچھا تو پوچھا ہیر کون تھی جبکہ

زوہان کے قہقہے پر مہرین ناراض ہوئی اور اس کی باہوں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی ۔

"نکاح کے بعد میں اپنی محرم اپنی بیوی سے محبت کرتا ہو میری جان " زوہان مخمور لہجے میں بولا تھا مہرین کی مزاحمت پل میں تھمی نگاہیں جھکی زوہان دل ہار بیٹھا زوہان نے جھکتے ان جھکی پلکوں پر لب رکھے ۔

"جیولری تم اتار چکی ہو ڈریس تم چینج کرنے والی تھی بنا اپنے شوہر کو دیکھائے اب بتاؤ سزا کیا دوں " زوہان شرارت سے بولا مہرین نے نگاہیں اٹھائی ۔

"تم مجھے سزا دو گے " مہرین کی آنکھوں میں آنسو جھلملائے۔

" ہائے یہ سانولی رنگت پر غضب کی معصوم ادائیں -- کوئی دل نا ہارے تو جان ہار بیٹھے " زوہان نے جھکتے گھمبیر سرگوشی کرتے مہرین کے کانوں کی لو کو دانتوں سے کاٹا مہرین کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا سانولی رنگت میں سرخی گھلی تھی زوہان نے جھٹکے سے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور بیڈ کا رخ کیا مہرین کی پلکیں ہنوز جھکی تھی زوہان مہرین کو بیڈ پر بیٹھائے سائیڈ ڈرار کھولے اس سے ایک کیس نکال گیا مہرین نے کیس کو دیکھا زوہان کو دیکھا جس نے کیس کھولے خوبصورت سا پینڈڈ نکالا تھا مہرین کی جیولری ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی تھی وہ چوڑیوں کے علاؤہ سب اتار چکی تھی زوہان نے پینڈڈ مہرین کے گلے کی زینت بنایا۔

"مجھے تم سے بہت محبت ہے اور وعدہ کرتا ہو یہ محبت ہر گزرتے دن کے ساتھ شدت سے بڑھے گی" زوہان نے مہرین کے قریب اپنا چہرہ کرتے اس پینڈڈ پر اپنے لب رکھے مہرین سمٹی تھی جبکہ زوہان اسے اپنی پناہوں میں قید کیے مزید سمٹنے پر مجبور کر گیا گہری ہوتی رات کے ساتھ زوہان مہرین کو اپنی محبت میں رنگ رہا تھا اور مہرین زوہان کی محبت میں رنگتی جا رہی تھی زوہان اور مہرین کی دوستی سے شروع ہوئی یہ داستان مکمل ہو چکی تھی ذات پات سے پار نکاح کے مضبوط رشتے میں ۔

" کیا ہو گیا ہے منہ پھولا کر کیوں بیٹھے ہو غازی " یہ حمدان کے کمرے کا منظر تھا جہاں وہ منہ پھولا کر بیٹھا شیروانی اتارے اپنے موبائل میں بے حد مصروفیت سے گیم کھیل رہا تھا علیشے کو مکمل اگنور کیے علیشے برداشت کرتی رہی لیکن پھر یک دم گرجی تھی وہ اس کے لیے سنجی سنوری پھولوں سے سجی سیج پر بیٹھی تھی اور وہ اسے منہ بھی نہیں لگا رہا تھا ۔

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی غیروں کی باتوں پر یقین کرو اور ان سے ہی بات کرو " حمدان کروٹ لے کر منہ پھلائے بولا تھا اسٹیج پر ہوئی بات پر ناراض تھا ۔

''غازی غلطی عبداللہ کی ہے'' علیشے نے صفائی دی ۔

''عبداللہ کی نہیں تمہاری ہے تمہیں یقین نہیں مجھ پر'' حمدان نے تصیح کی اور لائیٹ بند کر دی علیشے نے اپنا نچلا لب کاٹا اور لائیٹ آن کیے ڈریسنگ ٹیبل تک آئی اور ساری جیولری اتارنے لگی پھر ڈرار کھولے حمدان کی منہ دیکھائی دیکھی جو وہ جانتی تھی کیا ہے لہنگے کے ساتھ کا ڈوپٹہ صوفے پر اچھالا اور وہ منہ دیکھائی کا تحفہ لیے حمدان تک آئی جو منہ پر تکیہ رکھے سونے کی کوشش کر رہا تھا علیشے نے تکیہ اٹھا کر اپنی بیڈ کی سمت پھینکا حمدان نے تیوری چڑھائے علیشے کو دیکھا لیکن اس کے بکھرے حلیے کو دیکھ حمدان کو اپنے گلے میں کانٹے چبھتے

محسوس ہوئے آنکھیں سٹل ہوئی جبکہ حمدان کے ایسے دیکھنے پر علیشے کی پلکیں لرزی تھی ۔

"یہ بریسلٹ پہنا دو غازی " علیشے اتنی معصومیت سے بولی کہ حمدان چاہ کر بھی انکار نہیں کر پایا علیشے جگہ بناتے بیٹھی تو حمدان بھی سیدھا ہوا ۔

"آئی ایم سوری غازی " حمدان جب بریسلٹ پہنا گیا تو علیشے بولی حمدان بے ساختہ مسکرایا اور علیشے کی بریسلٹ والی کلائی پر لب رکھ گیا ۔

"آئی لو یو بول دیتی زیادہ خوشی ہوتی " حمدان نے جھٹکے سے علیشے کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے اوپر گراتے کہا علیشے شرماتی حمدان کے سینے پر سر رکھ گئی حمدان کا غصہ پل میں اڑن چھو ہوا ۔

"آئی لو یو میری پٹھانی میری خانی " حمدان علیشے کے سر پر بوسہ دیتا بولا ۔

"آئی لو یو ٹو مائے غازی حمدان خان" علیشے بولی تو حمدان گہرا مسکرایا اور کروٹ بدلتا علیشے پر سایہ فگن ہوا علیشے گھبرا گئی ۔

"میری زندگی کو میرے ایمان کو مکمل کرنے کا شکریہ مسسز غازی حمدان خان" حمدان نے کہتے لائیٹس ریموٹ سے آف کی اور علیشے کو اپنے حصار میں لیتے ہر ناراضگی بھول گیا ان کے روم میں آتی چاند کی روشنی میں وہ دونوں اپنی محبت کی گہرائیوں میں گم تھے حمدان اور علیشے کی یہ دوستی سے شروع محبت کی داستان نکاح کے بابرکت رشتے میں فیض یاب اور مکمل ہوئی تھی ۔

ولیمے کا فنکشن تھا اور سب لوگ یہ شادی کا آخری فنکشن انجوائے کرنے کا ارادہ رکھتے تھے اسی لیے حمدان ولید اور زوہان نے صبح ہوتے

ہی اپنی ہر نا کی ہوئی غلطی کی معافی مانگتے عبداللہ کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے یہ فنکشن انھیں ان کی بیویوں کے ساتھ نارمل طریقے سے انجوائے کرنے دے جس پر عبداللہ نے کندھے اچکائے تھے اب وہ لوگ بورنگ فنکشن چاہتے تھے تو عبداللہ کیا کرتا اور نا چاہتے ہوئے بھی ان کی بات مان گیا تینوں دلہے ڈنر سوٹ میں ملبوس تھے اور دلہنیں خوبصورت برائیڈل میکسی میں میک اپ اور جیولری کے ساتھ اپنے شوہروں کی محبت میں کھلتا گلاب لگ رہی تھی ہر کوئی تینوں جوڑے کی بلائیں لے رہا تھا وہی عبداللہ حاشر اور انس کے ساتھ بیٹھا یہ فنکشن انجوائے کم بے زار زیادہ ہو رہا تھا ۔

"یار عبداللہ تیرے تینوں سب سے اچھے دوستوں کو تو محبت بھی ہو چکی ہے اور ماشاء اللہ سے تینوں کی شادی بھی ہو چکی ہے" حاشر نے بولنا شروع کیا۔

"لیکن تجھے کب محبت ہو گی ؟" حاشر نے سوچتے ہوئے کہا جبکہ عبداللہ مسکرایا۔

"کبھی نہیں کیوں کہ عبداللہ شاہ زیب حیات شرارتیں کرنے کے لیے پیدا ہوا ہے محبت جیسی بکواس چیز کے لیے نہیں اور مجھے محبت میرے دوستوں سے ہے ان کی یاری سے ہے کسی لڑکی سے محبت عبداللہ کو کبھی نہیں ہو گی ہاں شادی ہو سکتی ہے اپنے باپ کے

پسند کی لڑکی سے لیکن محبت کبھی نہیں -- مزاق مستی اپنی جگہ اور محبت جیسی بورنگ چیز اپنی جگہ " عبداللہ نے آنکھیں گھمائے سنجیدگی سے کرسی سے ٹیک لگائے کہا اتنے میں لالا وہاں ٹپکا ولیمے میں یونیورسٹی کے پروفیسرز سمیت ہر جاننے والا انوائیٹڈ تھا کیونکہ خرچہ لڑکے والوں کی زمہ داری تھی ویسے تو ہر فنکشن لڑکے والوں نے ہی کیا تھا لیکن زرتاج آنٹی (علیشے کی والدہ) ھدی کے چچا اور مہرین کے والدین نے پھر بھی اپنا حصہ دیا تھا علیشے کی والدہ نے شوہر کی پینشن جمع کر کے خرچہ کیا تھا حمدان اور اس کے والد کے منع کرنے کے باوجود اور جہیز تو کسی نے بھی نہیں لیا اب انھیں لڑکے والے منع بھی نہیں کر پائے کیونکہ وہ لوگ باضد تھے اس لیے سارے فنکشن جتنے ہو سکے کم خرچے پر کئے تھے مگر ولیمے کا فنکشن دھوم دھام سے تمام عزیز و

اقارب کو بلا کر سر انجام دیا گیا تھا اور خرچہ سارا حمدان زوہان اور ولید سے کیا تھا نا کہ اپنے والدین profit نے اپنے شو روم سے آئے کی جمع پونجی لوٹا کر اور ہمارے معاشرے میں حمدان ولید اور زوہان جیسے لڑکوں کو زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیے تاکہ کسی باپ کو بیٹی بوجھ نا لگے ۔

"بورنگ کیسے بھئی محبت تو سنا ہے بہت پیارا احساس ہے " انس نے نا سمجھی سے استفسار کیا ۔

"دیکھ زوہان کو مہرین سے پہلی نظر میں محبت ہوئی ولید کو ھدی سے پہلی نظر میں محبت ہوئی اور حمدان کو علیشے سے نا جانے کب لڑتے

لڑتے محبت ہوئی اور آج وہ تینوں محبت کی شادی کیے اپنی بیویوں کے نخرے اٹھا رہے ہے اپنے دوستوں سے دور ہو گئے ہے پہلے انھیں اپنی بیویاں یاد آتی ہے اور بعد میں میں اور تم سب ، محبت انسان کو نکما کر دیتی ہے غلام بنا دیتی ہے یہ تینوں کیسے مغرور شہزادے تھے اور اب دیکھ بیوی کا پلو پکڑ کر گھوم رہے ہے کچھ دنوں میں بچوں کے ڈائپر چینج کرتے ملے گے اگر محبت کی شادی نا کرتے یہ سب ان کے ساتھ نا ہوتا بیوی سے محبت اپنی جگہ مگر جورو کے غلام بنے نا پھر رہے ہوتے بیچارے ، اپنے دوستوں سے بھی مل پاتے فیملی کو بھی ٹائم دے پاتے لیکن محبت نے انھیں کہی کا نہیں چھوڑا " عبداللہ نے حمدان ولید اور زوہان کو دیکھتے کہا حمدان نے علیشے کا کلچ پکڑا تھا تو ولید نے ھدی کا ڈوپٹے کا کنارہ جو اسٹیج پر پھسل رہا تھا تو زوہان

مہرین کی بندیا ٹھیک کر رہا تھا حاشر انس اور لالا کو عبداللہ کی بات صحیح لگی تینوں نے افسوس سے سر جھٹکا۔

"مارڑا جب تم کو محبت ہو گا نا تب تمہیں بورنگ نہیں سب سے اچھا محبت لگے گا تمہارے دوستوں سے بھی اچھا" لالا نے مسکراتے ہوئے کچھ سوچتے کہا۔

"ہاں تمہاری غنچہ گل جیسا محبت ہے نا تو تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے لالا یہ دوست میرے جانور ہی تو ہے اور مجھے اپنے جانوروں سے بہت محبت ہے ۔۔ لیکن پہلی نظر کی محبت کسی سے کرنے کی کوئی گنجائش نہیں" عبداللہ سیدھا ہوتا ہاتھ اٹھائے آنکھیں ٹپٹپا کر بولا حاشر

اور انس گڑبڑائے تھے لالا کا منہ بنا آنکھیں نم ہوئی غنچہ گل کے نام پر

۔

"مارڑا ہمیں تم سے بات ہی نہیں کرنی جب دیکھو ہمارے دل پر ہاتھ مارتا ہے یاد رکھو ہم نے غازی کو بددعا دی تھی اسے بھی محبت ہو گئی اور اب تم نے ہمارا دل دکھایا اللہ کرے تمہیں بھی محبت ہو جائے اور ایسی محبت ہو جو پہلی نظر کی ہو اور تم اس کے لیے تڑپو جیسے ہم اپنی غنچہ گل سے ملنے کو تڑپتا ہے " لالا بھرائی آواز میں بولا تھا اور ہاتھ جھلا کر وہاں سے چل دیا جبکہ حاشر اور انس کا قہقہہ گونجا لالا کی تپی ہوئی شکل دیکھ کر عبداللہ نے آنکھیں گھمائی اور لالا کی بددعا عرش تک پہنچ چکی تھی عبداللہ کی آنکھیں ایک جگہ ٹھہر گئی ۔

ہال کے سینٹر میں ایک لڑکی خوبصورت آسمانی رنگ کی فراک پہنے کھڑی تھی گلے میں ہم رنگ نیٹ کا ڈوپٹہ تھا جو شانوں پر بکھرا تھا آنکھیں سیاہ بڑی بڑی لبوں پر پنک لپ اسٹک تھی آبشار جیسے ڈارک براؤن بال پشت پر کھلے تھے آنکھوں میں سیاہ کاجل تھا وہ بار بار اپنی مخروطی انگلیوں سے گردن سے بالوں کو ہٹا کر پشت پر ڈال رہی تھی عبداللہ دم سادھے اس حسن کی پیکر کو دیکھتا رہا حاشر انس اس سے کیا بول رہے تھے اسے نہیں پتا تھا کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا بس عبداللہ تھا اور وہ لڑکی تھی بلکل پری جیسی ولید حمدان اور زوہان اپنے دوستوں کو فوٹو شوٹ کے لیے بلانے آئے تھے کہ عبداللہ کو سٹل دیکھ وہ کافی دیر سے اسے پکار رہے تھے لیکن پھر جب عبداللہ ہوش میں نا آیا تو زوہان

نے ٹھنڈے پانی کا گلاس عبداللہ کے سر پر ڈالا عبداللہ ہڑبڑا کر ہوش میں آیا ادھر ادھر ہونکوں کی طرح خود پر چھائے ولید زوہان حاشر انس اور حمدان کو دیکھا پھر دوسرے لمحے انھیں دھکا دیتا جگہ سے اٹھا اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس سمت دیکھنے لگا جہاں وہ لڑکی کھڑی تھی مگر بد قسمتی سے اب وہاں وہ لڑکی نہیں تھی عبداللہ کا دل دھک سے رہ گیا لالا واقعی کالی زبان کا تھا اس کی بددعا عبداللہ کی دل کی دنیا ہلا چکی تھی دو سیکنڈ کے نظروں کے کھیل نے عبداللہ کو دل سے فارغ کر دیا تھا وہ جو کہتا تھا محبت بکواس ہے ، اسے محبت جیسی بورنگ چیز کبھی نہیں ہو گئی اور پہلی نظر کی محبت تو کبھی نہیں -- اسے پہلی نظر کی محبت ہو چکی تھی محبت کا نور عبداللہ کے دل میں اتر چکا تھا ۔

دو سال بعد :-

"کہاں ہو تم -- جب میری زندگی میں آنا نہیں تھا تو میری نظروں میں بسی کیوں ؟ کیوں میرے دل کی دنیا کو ویران کر دیا ؟ کیوں ؟ میں کتنا خوش تھا اپنی زندگی میں کتنی مشکلوں سے اپنی زندگی میں خوشیاں بھری تھی میں نے -- پیدا ہوا ماں چلی گئی پھر دادی کو ماں مانا دادی چلی گئی باپ کے ساتھ محبت کی وہ دن بھر کام کرتے اور رات کو مجھے وقت دے کر سو جاتے میں پورا دن تنہائی کا شکار رہتا بے شک میرے باپ نے میرے لیے پوری زندگی قربان کر دی لیکن میری تنہائی وہ دور نا کر سکے پھر میری زندگی میں حمدان ولید اور زوہان آلئے ان سے

محبت کی ان سے یاری لگائی اور انھوں نے مجھ پر جان چھڑکی آج بھی چھڑکتے ہے لیکن وہ بھی اب اپنی زندگی میں مصروف ہو چکے ہے ڈیڈ کو ارشد انکل کے ساتھ یاری لگانے سے اور مجھے شادی نا کرنے کے طعنے دینے سے فرصت نہیں ملتی اور میرے دوستوں کو اپنی بیویوں کے نخرے اٹھانے سے ، ان سالوں کی شادی ہی نہیں کروانی چاہیے تھی خود بیویوں کے ساتھ مصروف ہے اور مجھے بے بی سٹر بنا دیا ہے تم مجھے مل جاتی تو ہمارے بھی بچے ہوتے میں بھی دوسروں کے بچے نہیں سنبھال رہا ہوتا یہ محبت بہت بری چیز ہے بہت بری بہت بکواس " عبداللہ آنکھیں بند کیے بینچ سے ٹیک لگائے اپنا سر بینچ کی سطح پر ٹکائے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے اپنی سوچوں میں اس لڑکی سے مخاطب تھا جسے عبداللہ نے حمدان زوہان اور ولید کے ولیمے پر دیکھا تھا

اور اس کے بعد اس لڑکی کا پتا معلوم کرنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہا مووی میں بھی اور فوٹوگراف میں بھی وہ لڑکی کہی نہیں ملی تھی سب اس کا مزاق بنا رہے تھے یہاں تک کے حمدان زوہان اور ولید بھی کہ اسے محبت کسی غیر انسانی مخلوق سے ہوئی ہے مگر یہ عبداللہ جانتا تھا وہ تھی ، دو سال پہلے والے عبداللہ اور اب کے عبداللہ میں زمین آسمان کا فرق تھا یہ عبداللہ شرارتیں نہیں کڑوی کسیلی باتیں کرتا تھا دوسروں کو ناکام عاشق بلانے والا عاشقی کے غم میں کریلا بنا ہوا تھا اور باقی سب مست تھے اپنی زندگی میں عبداللہ ابھی مزید کچھ سوچتا کہ حناوے کی رونے کی آواز سے وہ ہوش میں آیا اور سامنے میٹ پر بیٹھے بچوں کو دیکھنے لگا ۔

ایک سال کی حناوے پیر رگڑ کر رو رہی تھی تو نو ماہ کا معاذ ٹکر ٹکر اسے دیکھتا چوکلیٹ کھا رہا تھا وہی چھ ماہ کا ہادی چت لیٹا درختوں کے ہلتے ہوئے پتوں سے کلکاریاں مارتا کھیل رہا تھا حناوے حمدان اور علیشے کی بیٹی تھی تو معاذ زوہان اور مہرین کا پیارا سا بیٹا جبکہ ہادی ھدی اور ولید کا بیٹا تھا عبداللہ نے معاذ کو گھورا اس نے حناوے سے چوکلیٹ چھینی تھی نو ماہ کا معاذ بہت شریر تھا وہ ایک سال کی حناوے پر بھاری تھا عبداللہ سر جھٹک کر حناوے کے قریب آیا اور معاذ کے سر پر ہلکی سی چت رسید کی حناوے فورا خاموش ہوئی اور موٹی موٹی بھوری آنکھوں میں موتی لیے عبداللہ کو دیکھتی روتی کھلکھلا دی عبداللہ بھی حناوے کے گال چھوتا مسکرا دیا اور اسے اپنی باہوں میں بھر کر پیار کرنے لگا جبکہ معاذ چوکلیٹ ختم کیے اب اپنے سر پر پڑنے والی ہلکی چت کا اثر لیتے

رونے لگا تھا جسے دیکھ عبداللہ نے سرد سانس کھینچی تو ہادی بھی

کلکاریوں کی جگہ رونے لگا اسے معاذ کا رونا پسند نہیں آیا تھا عبداللہ نے

ان دونوں کو ان کے بیبی ویل میں ڈالا اور سامان پیک کرتا ویل کے

پیچھے بنی جگہ پر ازسایہ اور حناوے کو گود میں لیے پارک سے نکلتا چلا گیا

کہ سڑک پر ہی ان تینوں کی کار عبداللہ کو دیکھ رکی تھی ۔

''میری پرنسس '' حمدان جو اس وقت بلیو جینز اور وائٹ شرٹ میں

ملبوس تھا حناوے کو عبداللہ سے لیے چومتا ہوا بولا حناوے کھلکھلا دی

علیشے بھی حمدان کے قریب آئی علیشے نے اس وقت وائٹ سوٹ پہنا

ہوا تھا اور ہمیشہ کی طرح بہت پیاری لگ رہی تھی ۔

"شکریہ تمہارا شپاٹر " حمدان عبداللہ سے بولا جو غصے سے انھیں دیکھ رہا تھا وہ لوگ گھومنے پھرنے گئے تھے اپنے بچوں کو عبداللہ کے پاس چھوڑ کر عبداللہ نے کوئی جواب نہیں دیا ۔

"یہ کیا عبداللہ اس کا منہ تو صاف کر دیتے " مہرین معاذ کو دیکھتی اسے اپنی باہوں میں بھرے بولی مہرین نے گولڈن میکسی پہنی تھی اور اس کے پیچھے زوہان کھڑا تھا جس نے لائیٹ براؤن شلوار قمیض زیب تن کی تھی وہ دونوں کسی دوست کے بچے کے عقیقے میں گئے تھے معاذ کو عبداللہ کے حوالے کر کے ۔

"میں تمہارے بچے کا نوکر لگا ہو" عبداللہ کلس کر بولا تھا مہرین نے عبداللہ کی تپی ہوئی شکل دیکھی اور زوہان کو دیکھا ۔

"ہائے میرا شہزادہ " ولید ہادی کو باہوں میں بھرے پیار سے بولا وہ بلیک جینز اور شرٹ میں ملبوس تھا تو ھدی پیرٹ گرین خوبصورت پٹھانی فراک میں وہ دونوں لنچ کر کے آرہے تھے ہادی کو عبداللہ کے پاس چھوڑ کر ۔

"کیا ہوا تپا ہوا کیوں ہے ؟" زوہان نے جان بوجھ کر پوچھا ۔

"تمہاری اولادوں کو سنبھالنے کے لیے اتوار کی چھٹی ہوتی ہے میری شو روم سے" عبداللہ کلس کر دوبارہ بولا ۔

"یار ہم شادی شدہ ہے تو ہی فارغ ہے اور بڑے بھی سب مصروف تھے تو ہم نے سوچا ۔۔ " ولید کہ ہی رہا تھا کہ عبداللہ نے اس کی بات کاٹی ۔

"تم نے سوچا کہ عبداللہ فارغ بندہ ہے کیوں نا اسے بچوں کی آیا بنا دیا جائے" عبداللہ غرایا تھا اور مزید ایک لفظ کہے وہاں سے نکلتا چلا گیا ان چھ نے عبداللہ کی پشت کو دیکھا ۔

"مسٹر سلطان کے ہاں گاڑی آج ڈیلور کرنی ہے اور تم نے کہا تھا تم کر دو گے " حمدان نے عبداللہ کو دیکھتے کہا عبداللہ رکا اور پلٹا اور ان چھ کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتا واپس سیدھا ہوتے قدم بڑھا گیا۔

"یہ عبداللہ پہلے جیسا شرارتی عبداللہ کب بنے گا جب دیکھو سڑتا رہتا ہے " علیشے اداسی سے بولی تھی انھیں عبداللہ کی شرارتیں یاد آتی تھی ۔

"جب اسے وہ ان دیکھی محبت ملے گی جس نے عبداللہ کی شرارتیں ختم کر دی ہے " ولید نے مسکرا کر کہا ۔

"میں دعا کرتی ہو جلد مل جائے اور ہمارا پہلے والا شپاٹر واپس مل جائے ہمیں " مہرین بولی تو سب نے بے ساختہ آمین کہا حناوے سمیت معاذ اور ہادی بھی کھلکھلا دئے ۔

"آپ لوگ بھی اللہ سے دعا کرو چاچو کو چاچی مل جائے کیا پتا اللہ آپ کی سن لے " ھدی تینوں بچوں کو دیکھتی محبت سے بولی وہ تینوں پھر کھلکھلا دئے ۔

عبداللہ حمدان ولید اور زوہان نے شو روم کے کام میں بہت ترقی حاصل کی تھی وہ چاروں محنت سے کام کرتے تھے اور اب ان کا لائف سٹائل کافی حد تک چینج ہو چکا تھا ان کے حق حلال کے پیسوں سے ،

زوہان نے حیات ہاؤس کے برابر والا گھر خرید لیا تھا اب ارشد میئو کے ساتھ مہرین زوہان اور ان کا معاذ وہی رہتے تھے تو حیات ہاؤس سنسان ہو چکا تھا وہاں شاہ زیب حیات اور عبداللہ ہی رہتے تھے شاہ زیب صاحب کتنی دفعہ عبداللہ سے شادی کا کہ چکے تھے لیکن عبداللہ کی ضد تھی شادی کرے گا تو اپنی محبت سے جس پر شاہ زیب صاحب اس سے بحث کر کر کے تھک جاتے اور خاموش ہو جاتے تو وہی ولید ھدی اور دادی بھی بے پناہ خوشیوں کے ساتھ خانزادہ ولا میں رہتے تھے ، مہرین کے والدین حمزہ کے ساتھ خوش تھے تو حمدان بھی اپنے والدین کے ساتھ علیشے کی والدہ اور اپنی حناوے کے ساتھ خوش باش زندگی گزار رہا تھا حاشر انس اور ارحم کی بھی شادی ہو چکی تھی وہ بھی اپنی

اپنی زندگیوں میں خوش تھے لیکن عبداللہ کی شرارتیں دو سال پہلے ہی دم توڑ چکی تھی وہ خاموش رہتا ۔

عبداللہ چینج کرتا بلیو جینز پر گرے ٹی شرٹ پہنے گھر سے شو روم کے لیے اپنی بائیک پر نکلا تھا کل مسٹر سلطان نے ان کے شو روم سے ایک کار بک کی تھی اتوار کے دن شو روم بند ہوتا تھا لیکن مسٹر سلطان کو آج ہی کار چاہیے تھی وجہ آج ان کی اکلوتی بیٹی کا برتھ ڈے تھا عبداللہ شو روم پہنچا تو ورکرز نے کار کو ریڈ ربن سے سجایا ہوا تھا عبداللہ چابی لیے کار کے ساتھ مسٹر سلطان کے بتائے گئے پتے پر نکلا تھا مطلوبہ ایڈریس پر پہنچ کر چوکیدار نے دروازہ کھولا تھا شاید مسٹر سلطان اسے پہلے ہی مطلع کر چکے تھے کار اندر انٹر ہوئی عبداللہ باہر نکلا ہی تھا

کچھ دیر میں حمدان اسے یہی سے پک کرنے والا تھا مسٹر سلطان نے عبداللہ سے مصافحہ کیا۔

"آئے اندر چلے پلیز" سلطان صاحب نے خوش اسلوبی سے کہا عبداللہ مسکرا دیا۔

"شکریہ لیکن مجھے جانا ہے" عبداللہ نے معزرت کی۔

"ایسے کیسے آج میری بیٹی کا برتھ ڈے ہے اور اسے دیکھنے رشتے والے بھی آئے ہے آپ کی مہمان نوازی کیے بنا تو میں نہیں جانے دو گا

آپ کو" سلطان صاحب محبت سے عبداللہ پر زور ڈالتے بولے تھے

عبداللہ منع ہی نا کر پایا۔

"ایسے فورس کر رہے ہے جیسے مجھے اپنی بیٹی کا رشتہ دینا ہے" عبداللہ سر جھکائے بڑبڑایا تھا اس کا بلکل دل نہیں تھا بیٹھنے کا وہ سلطان صاحب کے منہ پر بول دیتا اگر وہ عبداللہ کے کسٹمر نا ہوتے کاروبار کا پہلا اصول جو سر نیازی نے انھیں سکھایا تھا کہ کسٹمر کی خوش اخلاقی کا فائدہ اٹھاؤ اور رشتہ گہرا بناؤ تاکہ کسٹمر کسی دوسرے کے پاس جائے ہی نا خوش اخلاق کسٹمر بہت قسمت والوں کو ملتے ہے۔

"آپ نے کچھ کہا" سلطان صاحب نے استفسار کیا عبداللہ نے نفی میں سر ہلایا سلطان صاحب عبداللہ کو لیے گھر میں داخل ہوئے لیکن لاؤنج میں پہنچتے ہی عبداللہ کا منہ کھل گیا۔

شاہ زیب صاحب ، ارشد مئیو ، علیشے حمدان حناوے ، زوہان مہرین معاذ اور ھدی ولید ھادی لاؤنج میں موجود تھے اور چائے کیکس اور بیکری کے کچھ ایٹمز سے لطف اندوز ہو رہے تھے ۔

"آپ سب لوگ یہاں کیا کر رہے ہے؟" عبداللہ نے حیرت سے کہا جبکہ وہ سب عبداللہ کو دیکھ کر مسکرائے ۔

"رشتہ لے کر آئے ہے" شاہ زیب صاحب نے کہا۔

"کس کا؟" عبداللہ نے پوچھا جبکہ سلطان صاحب شاہ زیب صاحب کے برابر صوفے پر بیٹھے تھے اور مسکراتی نظروں سے عبداللہ کو دیکھ رہے تھے یہ سب حمدان ولید اور زوہان کا پلان تھا وہ تینوں مسکرائے تھے۔

"میں اپنی مری ہوئی ماں پر سوتن برداشت نہیں کرو گا" عبداللہ شاہ زیب صاحب کے بولنے سے پہلے بول پڑا جبکہ ولید حمدان زوہان جو چائے کا کپ منہ سے لگائے تھے بری طرح کھانسے تو شاہ زیب

صاحب نے قہر بار نظروں سے عبداللہ کو دیکھا وہی سلطان صاحب اور ارشد مئیو قہقہہ لگا اٹھے اور علیشے مہرین اور ھدی مسکرا دی ۔

"گدھے تیرا" شاہ زیب صاحب دانت پیس کر بولے تھے عبداللہ کے نقوش تن گئے ۔

"انکل بات سنے میں شادی نہیں کر سکتا میں اس رشتے سے خوش نہیں میں کسی اور سے محبت کرتا ہو" عبداللہ نے ایک سانس میں کہا سلطان صاحب نے بغور عبداللہ کو دیکھا ۔

''تمہارے والد بتا چکے ہے بیٹا'' سلطان صاحب نے کہا۔

''تو پھر بھی آپ اپنی اکلوتی بیٹی کا رشتہ مجھ سے طے کرنا چاہتے ہے؟ خیر جو بھی ہو میں آپ کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا'' عبداللہ حیران ہوا لیکن پھر دو ٹوک انداز میں بولا۔

''پہلے لڑکی دیکھ لے اگر تو پھر بھی راضی نا ہو تو میں اپنے بیٹے کے لیے رشتہ ڈن کر لو گا'' زوہان شرارت سے بولا تھا۔

"پہلے اپنے کنوارے ماموں کو تو بیاہ دے -- اس ڈیڑھ فٹیے کا کرے گا رشتہ" عبداللہ کلس کر بولا تھا جبکہ معاذ عبداللہ کی بات سنتا رونا شروع کر گیا اسے شاید چاچو کی بات پسند نہیں آئی تھی وہی ارشد میئو کا دل کیا عبداللہ کا گلا دبا دے تو سلطان صاحب قہقہہ لگا اٹھے عبداللہ نے سلطان صاحب کو ہونکوں کی طرح دیکھا وہ اتنی بدتمیزی کر رہا تھا اپنے عزیزوں سے اور سلطان صاحب ایسے لطف اندوز ہو رہے تھے جیسے وہ کومیڈی کر رہا ہے -

"ٹھیک ہے تو جا سکتا ہے -- سلطان یار میں معافی چاہتا ہو ہم نے تیرا وقت ضائع کیا" شاہ زیب صاحب جیسے عبداللہ کی بات مان گئے

تھے عبداللہ کو اتنی جلدی بات ماننے کی امید تو نا تھی لیکن خیر اس کا کام ہو گیا۔

"ارے بیٹا آؤ بیٹھو۔۔اور تم یہاں کیوں کھڑے ہو جاؤ یہاں سے اب تمہارا یہاں کوئی کام نہیں" شاہ زیب صاحب نے عبداللہ کے پیچھے کھڑی سلطان صاحب کی اکلوتی بیٹی سے کہا اور ساتھ عبداللہ سے بھی عبداللہ سنجیدگی سے پلٹا تھا کہ وہ ساکت رہ گیا۔

وہ لڑکی آج بھی آسمانی رنگ کی فراک پہنے کھڑی تھی گلے میں ہم رنگ نیٹ کا ڈوپٹہ تھا جو شانوں پر بکھرا تھا آنکھیں سیاہ بڑی بڑی لبوں پر پنک لپ اسٹک تھی آبشار جیسے ڈارک براؤن بال پشت پر کھلے تھے

آنکھوں میں سیاہ کاجل آج بھی تھا یہ وہی لڑکی تھی جس سے عبداللہ کو پہلی نظر میں دو سال پہلے محبت ہوئی تھی اور عبداللہ کا سکھ چین شرارتیں سب ختم ہو گیا تھا پہلی نظر میں ایسی شدید محبت ہوئی تھی عبداللہ شاہ زیب حیات کو ۔

"تم گئے نہیں " حمدان عبداللہ کے قریب آتا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے بولا جبکہ سامنے کھڑی لڑکی نے اپنی مخروطی انگلیوں سے گردن سے بالوں کو ہٹا کر پشت پر ڈالا افف یہ ادا عبداللہ ہوش میں آیا منہ اب بھی کھلا تھا ۔

''منہ تو بند کرو شپاٹر '' زوہان عبداللہ کے کھلے منہ کو دو انگلیوں سے بند کرتا مسکراہٹ دبا کر بولا تھا عبداللہ نے ہڑبڑا کر انھیں دیکھا ۔

''لگتا ہے عبداللہ کو لڑکی پسند آگئی'' ولید زوہان کے کندھے پر کہنی ٹکائے مسکراتا بولا ۔

''قبول ہے قبول ہے قبول ہے '' عبداللہ ٹرانس کی کیفیت میں لڑکی پر نظریں گاڑھے بولا لڑکی خفیف سی سر جھکا گئی خوبصورت سفید چہرہ گلابی ہوا تھا وہ شرما رہی تھی جبکہ حمدان ولید اور زوہان کا قہقہہ گونجا سلطان صاحب ، شاہ زیب صاحب ، ارشد مئیو بھی تینوں لڑکیوں سمیت مسکرا دئے تو بچے بھی اپنے والدین کو دیکھ مسکرائے تھے ۔

''سوچ لے بھابھی ہمارا دوست لڑکیوں کو بھوتنی بولتا ہے '' مہرین نے وہی سے بیٹھے شرارت سے کہا اس لڑکی نے نگاہیں اٹھائے مہرین کو دیکھا ۔

''نہیں نہیں نالائق لڑکیوں کو بولتا ہو'' عبداللہ نے فورا وضاحت دی

مہرین نے عبداللہ کو گھورا ۔

''اور موٹی بھی بولتا ہے '' علیشے نے بھی ڈرایا ۔

"غصے میں منہ پھولائی لڑکیوں کو بولتا ہو جیسے کے یہ موٹی بھوتنی نمبر 2" عبداللہ معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپا کر بولا علیشے نے وہی سے عبداللہ کو حمدان کی کار کی چابی پھینک کر ماری جو عبداللہ نے مڑتے فورا کیچ کی علیشے منہ بنا گئی تو لڑکی بھی عبداللہ کو غور سے دیکھنے لگی عبداللہ کی جان پر بنی شادی سے منع نا کر دے ۔

"اور ۔۔۔" ابھی ھدی کچھ بولتی کے عبداللہ نے ہاتھ جوڑے علیشے ھدی اور مہرین کے سامنے ۔

"کیوں میرا گھر بسنے سے پہلے اجاڑنا چاہتی کو بھوتنیوں یہ مت بھولو تم جیسی بھوتنیوں کو میں نے اپنے جگری یار دئے ہے میں نے تمہاری

شادی کروائی ہے میری تو ہونے دو یار " عبداللہ بس کچھ دیر میں رو ہی دیتا سب پھر قہقہہ لگا اٹھے لڑکی بھی مسکرائی ۔

"میری تو میرے ابا نے کروائی ہے " حمدان گردن اکڑا کر بولا عبداللہ نے گھورا ۔

"منہ بند کر " عبداللہ غصے سے بولا حمدان کا منہ بنا ۔

"یہ تو بتاؤ تم لوگوں کو تمہاری بھابھی کہاں سے ملی " عبداللہ مسکراتا پھر لڑکی کو دیکھ بولا لڑکی خفیف ہوئی ۔

"اوو" جبکہ سب نے ہم زبان ہوٹنگ کی عبداللہ نے اپنا سر کھجایا لڑکی سرخ پڑی عبداللہ محوت سے دیکھنے لگا۔

"سلطان انکل ماموں کے دوست ہے سلطان انکل اور ہماری ہونے والی بھابھی ہمارے ولیمے میں آئی تھی مووی فوٹوگرافر کسی کے پاس ان کی تصویر نا ملی تمہارے ساتھ ہم بھی تلاش کر کر کے تھک گئے تھے پھر امید ہی چھوڑ دی لیکن ہمیں یقین تھا اگر عبداللہ نے کسی لڑکی کو دیکھا ہے تو مطلب دیکھا ہے لیکن کیا کرتے تجھے اداس دیکھ دیکھ کر تھک گئے تھے اس لیے سب تیرا وہم بتانے لگے ہم اپنی زندگیوں میں مصروف سہی مگر تجھ سے غافل نا تھے میرے یار ۔۔ لیکن

بے بس تھے نا نام پتا تھا تیری محبت کا نا کوئی تصویر تھی یاد تھا تو تیرا

بتایا گیا حلیہ پھر ابھی ایک ہفتے پہلے میں ماموں کے ساتھ سلطان

انکل کے گھر آیا تھا سلطان انکل قطر سے اب پاکستان ہمیشہ کے لیے

شفٹ ہوئے ہے تو ہم ملنے آئے تھے اور پھر میں نے اپنے ولیمے کی

تصویر ان کے گھر میں دیکھی جہاں ماموں سلطان انکل اور ہماری

بھابھی کھڑی تھی حلیہ یاد تھا اور میں دیکھتے ہی پہچان گیا پھر کیا تھا

میں نے ماموں کو بتایا ماموں نے سلطان انکل کو پٹایا اور ہم سب نے

یہ پلان بنایا اور آج ہی علیشے مہرین اور ھدی کو بھی بتایا تھا ویسے

بھابھی کو تمہاری محبت کے متعلق بتا چکے ہے کہ کیسے ہمارا عبداللہ نکما

ہو گیا آپ کی محبت میں شرارتیں ہی تو کرتا تھا اب کریلا بن گیا ہے

پلیز اس سے شادی کر لے ہمیں ہمارا عبداللہ لوٹا دے اور ہماری پیاری

ڈاکٹر بھابھی تیری کریلے جیسی شکل میرا مطلب ہے تصویر دیکھتے ہی مان گئی " زوہان نے کہنا شروع کیا اور ساری بات بتائی عبداللہ زوہان کے گلے لگتے اسے کس کر گیا گال پر۔

"مبارک ہو ہمارا پرانا عبداللہ واپس اپنی ٹون میں آگیا" ولید نے عبداللہ کی اب تک کی کی گئی دو سال بعد شرارتی سی باتوں اور اب اس حرکت کو دیکھتے کہا سب کا پھر قہقہہ گونجا لڑکی بھی مسکرائی۔

"تو نے ہمیں ہماری محبت سے ملایا ہمیں تو تجھے ملانا ہی تھا تیری محبت سے" زوہان نے کہا۔

''بس کر پگلے رلائے گا کیا'' عبداللہ حمدان اور ولید کے بھی گلے لگتا بولا تھا سب پھر ہنس پڑے ارشد میئو عبداللہ کے قریب آئے ۔

''اب تو مجھے بھی گلے لگانا بنتا ہے تیرے سسر کو میں نے پٹایا ہے '' ارشد میئو بولے تھے عبداللہ ان کے گلے پڑ گیا اور کان میں سرگوشی کی ''لیکن میری ماں کو نہیں پٹا سکے '' ارشد میئو ہڑبڑائے عبداللہ نے دونوں گالوں پر کس کیا سلطان صاحب اور شاہ زیب صاحب کھلکھلا دئے ارشد میئو نے عبداللہ کو گھورا جو بے شرمی سے آنکھ ونگ کر گیا ۔

''تمہارا نام کیا ہے '' عبداللہ نے استفسار کیا جبکہ سب دوبارہ قہقہہ لگانے کو تیار ہوئے ارشد میئو عبداللہ سے دور ہوئے جبکہ لڑکی بہت

شوق سے عبداللہ کی حرکتیں دیکھ رہی تھی وہ بنا ماں کے پلی تھی ہمیشہ اکیلی رہی تھی اسے ان سب کی دوستی اور محبتیں بھا گئی تھی اور سب سے زیادہ یاروں کا یار عبداللہ ، عبداللہ کی تصویر دیکھتے اسے بھی عبداللہ پسند آگیا تھا ۔

" حور " حور نے آنکھیں ٹپٹپا کر کہا عبداللہ کا منہ کھلا سب کا قہقہہ گونجا وہ لوگ عبداللہ اور حور کی داستان بھی حور کو سنا چکے تھے حور سب کے ساتھ کھلکھلا دی عبداللہ کی شکل دیکھ کر جبکہ عبداللہ بے ہوش ہو گیا جسے حمدان زوہان اور ولید نے سنبھلا تھا ۔

مسٹر نالائق ہو تو غازی حمدان خان جیسا ، غصے کی تیز ہو تو علیشے خان جیسی ، خاموش محبت کرنے والا ہو تو ولید خانزادہ جیسا ، خوبصورت ہو تو ولید کی ھدی جیسی ، عشق کا مارا ہو تو زوہان مئیو جیسا ، نالائق ہو تو زوہان کی مہرین جیسی ، دل لوٹ لینے والا ہو تو عبداللہ شاہ زیب حیات جیسا ، یاروں کا یار ، یاری کی شان شپاٹر !!

حمدان ولید زوہان اور عبداللہ کی یاری کی داستان یہی تک تھی ایک خوشیوں بھری شرارتوں بھری کراچی میں رہنے والے عام سے لوگوں کی خاص سی کہانی "یاری " !!

کہتے ہے دوستی کرنی ہو تو کراچی شہر کے لوگوں سے کرو --

وہ دوست کے ہر غم کو بھولنانے کا فن رکھتے ہے !

مرجھائے پھولوں کو مہکانے کا فن رکھتے ہے !

زندگی کی تلخیاں ساحلِ سمندر کے پانی جتنی نمکین صحیح -- یہاں کے بسنے والے ان تلخیوں میں ڈوب کر مسکراتے چہرے کے ساتھ ابھرنے کا ہنر رکھتے ہے !

"یاری " ناول کراچی کے تمام دوستوں کے نام ، میری پیاری سی مرحومہ دوست کے نام (اللہ مغفرت فرمائے آمین) ، اور یاری ناول پڑھ کر مسکرانے والے تمام خوبصورت چہروں کے نام --

****ختم شدہ ****